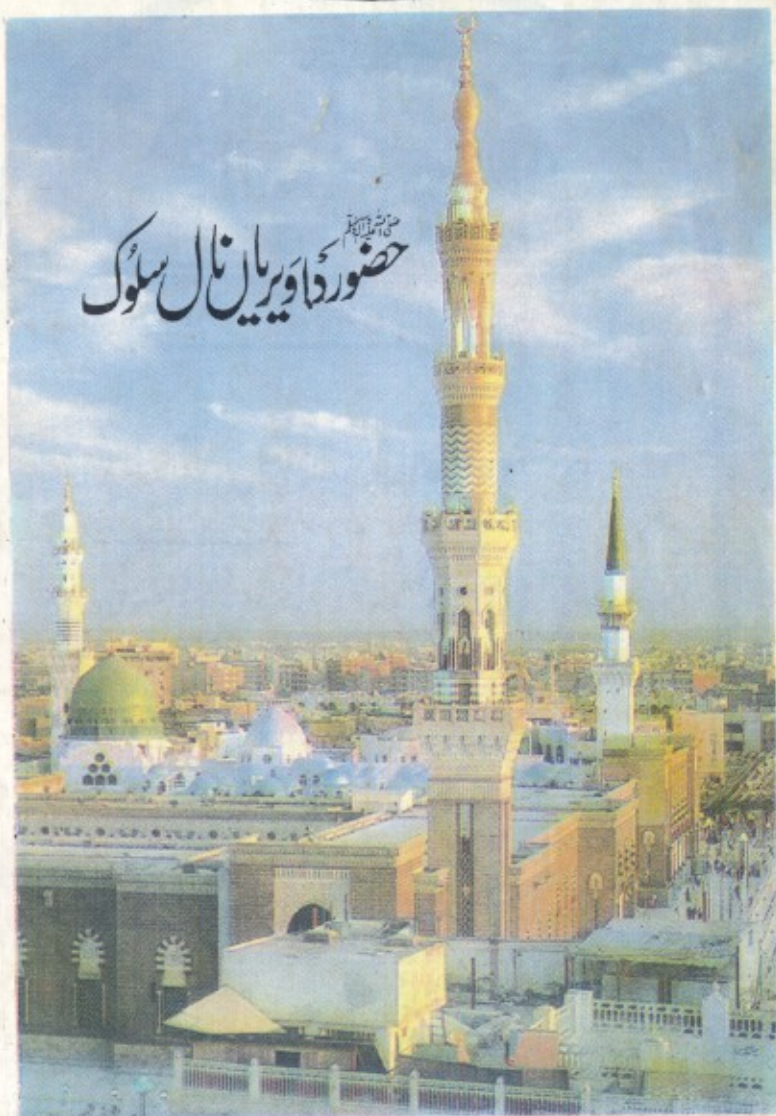


نعمت نامہ لاہور

حضورِ گداویریاں نال سلوک



# ماہنامہ نعت لاہور

جلد ۱۰ مئی ۱۹۹۷ء شماره ۵

حضور مہدی علیہ السلام دا ویریاں نال سلوک

ایڈیٹر: راجارشیہ محمود

مشیر خصوصی:

چوہدری رفیق احمد باجواہ  
ایڈووکیٹ

ڈپٹی ایڈیٹر:

شہناز کوثر

نظم محمد محمود

قیمت ۵ روپے (عام شماره)  
۴ روپے (اشاعت خصوصی)  
۲۰۰ روپے (زیر سالانہ)  
عربالک کے لیے ۱۰۰ روپے

مینجر: ختم محمد محمود

پبلشر: راجارشیہ محمود

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر جم پرنٹر لاہور

خطا: منظر رقم

پکیوٹر کمپوزنگ: نعت کمپوزنگ سنٹر

بائنڈر: خلیفہ عبدالجید بک بائنڈنگ ہاؤس ۳۸- اردو بازار لاہور

اظہر منزل مبدی شریٹ نمبر ۵ نیو شالامار کالونی - ملتان روڈ

فون ۷۴۶۳۶۸ لاہور (پاکستان) پوسٹ کوڈ ۵۴۵۰۰



## راجا رشید محمود کی مطبوعات

اردو مجموعہ ہائے نعت

- ۱- وَرَقْنَا لَكَ رِثَةً - ۱۹۷۷ء، ۱۹۸۱ء، ۱۹۹۳ء (صفحہ ۱۳۶)
- ۲- حدیث شوق (دوسرا مجموعہ نعت) ۱۹۸۲ء، ۱۹۸۳ء، ۱۹۸۶ء (صفحہ ۱۷۶)
- ۳- منشور نعت (اردو پنجابی فردیات) ۱۹۸۸ء (صفحہ ۱۷۶)
- ۴- سیرت منظم (بصورت قطعہ) ۱۹۹۲ء (صفحہ ۱۳۸)
- ۵- "۹۲" (نعتیہ قطعہ) ۱۹۹۳ء (صفحہ ۱۱۳)

پنجابی مجموعہ ہائے نعت

- ۶- نعتاں دی آئی (مدار آئی ایواریڈ یافتہ) ۱۹۸۵ء، ۱۹۸۷ء (صفحہ ۱۲۳)
- ۷- حق دی آئید - ۱۹۵۶ء (۸ صفحات)

تحقیق نعت

- ۸- پاکستان میں نعت ۱۹۹۳ء (صفحہ ۲۲۳)
- ۹- غیر مسالوں کی نعت گوئی - ۱۹۹۳ء (صفحہ ۳۰۰)
- ۱۰- خواتین کی نعت گوئی - ۱۹۹۵ء (صفحہ ۳۳۶)
- ۱۱- نعت کیا ہے؟ - ۱۹۹۵ء (صفحہ ۱۱۳)

انتخاب نعت

- ۱۲- مدح رسول ﷺ - ۱۹۷۳ء (صفحہ ۱۹۸)
- ۱۳- نعت خاتم الزلزلین ﷺ - ۱۹۸۲ء، ۱۹۸۸ء، ۱۹۹۳ء (صفحہ ۱۸۳)
- ۱۴- نعت حافظہ (حافظہ پہلی میسج کی نعتوں کا انتخاب) ۱۹۸۷ء (صفحہ ۲۷۶)
- ۱۵- قلم رحمت (امیر جماعت کی نعتوں کا انتخاب) ۱۹۸۷ء (صفحہ ۹۶)
- ۱۶- نعت کائنات (امانہ سخن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب) مبسوط تحقیق مقدمے کے ساتھ - جنگ پبلشرز کے زیر اہتمام - چار رنگ طباعت - ۱۹۹۳ء (صفحہ ۸۶۱ - بڑا سائز)

اسلامی موضوعات پر کتابیں

- ۱۷- احادیث اور معاشرہ - ۱۹۸۶ء، ۱۹۸۷ء، ۱۹۸۸ء (بھارت میں بھی چھپی) صفحات ۱۹۲
- ۱۸- ماں باپ کے حقوق - ۱۹۸۵ء، ۱۹۹۳ء (صفحہ ۱۱۲)
- ۱۹- حمد و نعت (تدوین) ۱۶ مضامین، ۳۹ منظومات - ۱۹۸۸ء (صفحہ ۲۲۳)
- ۲۰- میلاد النبی ﷺ (تدوین) ۱۸ مضامین، ۸۰ میلاد یہ نعتیں - ۱۹۸۸ء (صفحہ ۳۳۶)
- ۲۱- منہ النبی ﷺ (تدوین) ۱۸ مضامین، ۵۷ منظومات - ۱۹۸۸ء (صفحہ ۲۲۳)

اپنے علم میں اضافہ کرنے کیلئے ہمارے ادارہ کی

## شاہکار ٹیکنیکل کتب کا مطالعہ کیجئے۔

جن کو پڑھ کر ہزاروں افراد اندرون ملک و بیرون ملک کام کر کے لاکھوں روپیہ کماتے رہے ہیں

ہمارے ہاں انگلش میڈیم سکولوں کی کتب کے علاوہ

دنیا بھر کے مختلف موضوعات مثلاً برقیات، الیکٹرونکس، آٹومو بائل، سول انجینئرنگ، کمپیوٹر، طب، صنعت و حرفت، کھیل، کھانا پکانا

کے علاوہ بے شمار جنرل کتب دستیاب ہیں۔ ایک پورے کا ڈاک بکس بھیج کر فہرست کتب مفت طلب فرمائیں۔ ادارہ



ہمدرد کتب خانہ  
فون نمبرز:  
7358947  
7312368

۱۴- اردو بازار، لاہور نمبر ۷



## تاریخ اور تاریخی شخصیات پر کتابیں

۲۲۔ اقبال و احمد رضا: خدمت گرانہ پیغمبر - ۱۹۷۷ء، ۱۹۸۲ء (جلد ۱) ۱۹۸۷ء (جلد ۲) (صفحہ ۱۱۲)

۲۳۔ اقبال و قائد اعظم اور پاکستان - ۱۹۸۳ء، ۱۹۸۷ء (صفحہ ۱۶۰)

۲۴۔ قائد اعظم - - - - - انظار و کردار - ۱۹۸۵ء (صفحہ ۱۶۰)

۲۵۔ تحریکِ ہجرت ۱۹۲۰ء (تاریخی و تحقیقی تجزیہ) ۱۹۸۲ء، ۱۹۸۶ء، ۱۹۹۳ء (صفحہ ۳۶۳)

## مزید کتابیں

۲۶۔ میرے سرکار محمد رسول اللہ ﷺ - ۱۹۸۷ء (صفحہ ۱۳۳)

۲۷۔ حضور ﷺ اور سچے - ۱۹۹۳ء (صفحہ ۱۱۲)

۲۸۔ تفسیرِ عالمین اور رحمت اللعالمین ﷺ - ۱۹۹۳ء (صفحہ ۲۵۶)

۲۹۔ درودِ سلام - ۱۹۹۳ء، ۱۹۹۵ء (سات ایڈیشن چھپے) (صفحہ ۱۲۸)

۳۰۔ قرطاسِ محبت (مکتبِ رسول ﷺ کے ۷۰ نظائر) ۱۹۹۲ء (صفحہ ۱۳۳)

۳۱۔ فر سعادت، منزلِ رحمت (سفرِ نامہِ حجاز) ۱۹۹۲ء (صفحہ ۲۲۳)

۳۲۔ راجِ دلا رہے (بچوں کے لئے نظمیں) ۱۹۸۵ء، ۱۹۸۷ء، ۱۹۹۱ء (صفحہ ۹۶)

۳۳۔ سیارِ مصطفیٰ ﷺ - ۱۹۹۱ء (صفحہ ۳۸)

۳۴۔ عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت ﷺ - ۱۹۸۷ء، ۱۹۸۸ء (صفحہ ۳۲)

۳۵۔ منظومات - (نظمیں، مناقب، نظمیں) ۱۹۹۵ء (صفحہ ۱۶۰)

۳۶۔ دیارِ نور - (سفرِ نامہِ حجاز) ۱۹۹۵ء (صفحہ ۱۱۲)

۳۷۔ حضور ﷺ کی مادائے کریمہ - ۱۹۹۵ء (صفحہ ۲۵۶)

## تراجم

۳۸۔ انصافِ الکبریٰ - جلد اول و دوم (از علامہ سیوطی) ۱۹۸۲ء

۳۹۔ فتوح الغیب (از حضرت غوثِ اعظم) ۱۹۸۳ء

۴۰۔ تعبیر الرؤیا (منسوب بہ امام بیہق) ۱۹۸۲ء

۴۱۔ نظریہ پاکستان اور نصابی کتب (مدین و تربہ) ۱۹۷۱ء

## خدمتِ نعت کا انتقال

صاحبزادہ رضی شیرازی خانوادہ پیر جماعت علی شاہ علی پوری رحمہ اللہ علیہ کے فردِ فرید۔ اردو اور فارسی کے قادر الکلام شاعر۔ ایک صاحبِ علم شخصیت۔ صوفی، صانی، علم، بردباری اور انکسار کا مرقع۔ بہت اچھے نعت گو شاعر۔ مرید کے میں انتقال فرما گئے۔

سید نور محمد قادری معروف ماہرِ اقبالیات۔ بہت بڑے ذخیرہ کتب کے مالک، ان کی جتنی تحریریں سامنے آئی ہیں، تحقیق و تفتیش ان کا تفتیش ہے۔ مدیرِ نعت کے والدِ گرامی راجا غلام محمد (مصنف امتیازِ حق / آؤادہ ابطالِ باطل) کے دوست۔ چند کتابیں اور بہت سے علمی مقالے شائع ہوئے۔ چک ۱۵ شمالی (ضلع منڈی بہاء الدین) میں رحلت فرمائی۔

حسرت حسین حسرت اردو اور انگریزی کے نعت گو۔ حضرت احسان دانش کے ہونہار شاگردوں میں حزیں صدیقی کے بعد انھی کا نام اپنی قادر الکلامی کے باعث سب سے بڑا تھا۔ ماہنامہ ”نعت“ اور مدیرِ نعت سے خصوصی تعلق تھا۔ روزنامہ ”جنگ“ لاہور اور ہمدرد کتب خانہ نے نعت کے متعلق خدمات پر انھیں ”نعت ایوارڈ“ دیا۔

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر ”پیغمبرِ اعظم و آخر ﷺ“ کے مؤلف۔ صاحبِ علم و دانش۔ نثر میں حضورِ اکرم ﷺ کی نعت پر مؤدبانہ قلم اٹھانے والے۔

ڈاکٹر عرش صدیقی دوہوں کی ہیئت میں نعت کہی۔ نامور ادبی شخصیت۔ مکتان میں انتقال فرمایا۔

علامہ شمس بریلوی بہت سی کتابوں کے مصنف۔ ”اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کا ادبی جائزہ“ ان کا خاص کارنامہ ہے۔ سلام رضا کے کچھ اشعار کی تضمین بھی کی۔ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے سرپرست۔ کراچی میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔

○۔ اللہ کریم ان سب خدمتِ نعت کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ انھیں حضور

رسولِ اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہو۔ آمین!



مقامِ اعلیٰ آریستم  
سغارِ حسن کا شائے رسولِ اکرم ہو  
اس آدمی کی محبت خدا نصیب کرے

نعت سے محبت کرنے والی محترم

بہن **زینت خاتون** مرحومہ مغفورہ

کے ایصالِ ثواب کے لیے

قارئین کرم سے درخواست ہے کہ  
مرحومہ کی بلند می درجات کیلئے دعا کریں

**ملک خاتون محمد**

بابا پور کالونی نمبر ۳  
بابا پور - لاہور -

## ماہنامہ "نعت" کے گزشتہ شمارے

1988 - حیدر باری تعالیٰ - نعت کیا ہے؟ مدینۃ الرسول ﷺ (اول و دوم) اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (اول و دوم) - نعتِ قدسی - غیر مسلموں کی نعت (اول) - رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (اول) - میلاد النبی ﷺ (اول و دوم) سوم)

1989 - لاکھوں سلام (اول و دوم) - رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (دوم) معراج النبی ﷺ (اول و دوم) - غیر مسلموں کی نعت (دوم) کلامِ ضیاء القادری (اول و دوم) - اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (سوم) - درود و سلام (اول و دوم) سوم)

1990 - حسن رضا بریلوی کی نعت - آزاد بیکانیری کی نعت (اول) - واریثوں کی نعت - درود و سلام (چہارم تا ہشتم) - رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (سوم) - غیر مسلموں کی نعت (سوم) - اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (چہارم) - میلاد النبی ﷺ (چہارم)

1991 - شہیدانِ ناموس رسالت (اول تا ہفتم) - غریب سہارنپوری کی نعت - اقبال کی نعت - فیضانِ رِضا - نعتیہ سندس - عربی ادب میں ذکرِ میلاد - سرپائے سرکار ﷺ (اول) - حضور ﷺ کا بچپن

1992 - نعتیہ رباعیات - آزاد نعتیہ نظم - سیرت منظوم - نعت کے سائے میں - حیاتِ طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت (اول و دوم و سوم) - آزاد بیکانیری کی نعت (دوم) - سرپائے سرکار ﷺ (دوم) - سفرِ سعادت منزلِ محبت (اشاعتِ خصوصی)

1993 - ۹۳ (قطعات) - عربی نعت اور علامہ نبائی - ستار وارثی کی نعت - بھڑا لکھنوی کی نعت - حضور ﷺ اور بیچ - حضور ﷺ کے سیاہ فام رفقا - رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (چہارم) - نعت ہی نعت (اول) - یا رسول اللہ ﷺ - حضور ﷺ کی رشتہ دار خواتین - تسخیرِ عالمین اور رحمتِ للعالمین ﷺ (اشاعتِ خصوصی)

1994 - محمد حسین فقیر کی نعت - اختر الہادی کی نعت - شیخ آبریلوی اور جمیل نظر کی نعت - بے چین رنجپوری کی نعت - دیارِ نور - خمینیس - نعت ہی نعت (دوم و سوم) - نور علی نور - حضور ﷺ کی معاشی زندگی - مدینۃ الرسول ﷺ (سوم) - معراج النبی ﷺ (سوم)

1995 - حضور ﷺ کی عداوتِ کریمہ - استغاثے - نعت کیا ہے؟ (دوم و سوم و چہارم) - نعت ہی نعت (چہارم و ہفتم) - کافی کی نعت - انتخابِ نعت - خواتین کی نعت گوئی (اشاعتِ خصوصی) - غیر مسلموں کی نعت گوئی (اشاعتِ خصوصی)

1996 - لطف بریلوی کی نعت - ہجرتِ مصطفیٰ ﷺ - سرکار ﷺ دی سیرت (بغالی) - تلوارِ قدسی - حضور ﷺ کے لیے لفظ "آپ" کا استعمال - مجھے اُن ﷺ سے پیار ہے - انک کے نعت گو شعرا - اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا (اول و دوم) - دو خصوصی اشاعتیں - نعت ہی نعت (ہشتم)

1997 - شہرِ کرم (جنوری) - نعت ہی نعت حصہ ہفتم - (فروری) - ہوا یہ کہ..... (مارچ)

آئندہ شمارہ: دربارِ رسول ﷺ سے اعزاز یافتہ خواتین (جون ۱۹۹۷)



مٹھلی گل

سرکارِ مٹھلیؐ واسوہ، تے ساوا کردار

# حضورِ داویریاں نال سلوک

اللہ کریم نے مسلماناں دے سپرد ساری دنیا دی اصلاح دا کم کیتا سی۔ ایس مقصد  
لئی ضروری سی جے ایس پھلوں آپنی اصلاح کریئے۔ اللہ تعالیٰ تے اوہدے محبوب رسول  
ﷺ نے جیہڑیاں کمل توں سانوں منع کیتا اے، اوہنل دے نیڑے نال جائیئے، تے  
جیہڑے کمل دا حکم فرمایا اے، اوہ کریئے۔ پر اسلوی بد قسمتی ایہ اے کہ بہت وڈے  
مومن، تے بہت اچھے انسان بنن لئی جس کردار دی لوڑ سی، تے جیہڑے اخلاق چاہن دے  
سن، ایس اوہنل توں چھڈ کے اخلاقی برائیاں نال محبتیں دودھالیاں نیں۔ اخلاقی لحاظ نال  
اوہ نو یکلیاں گلاں جیہڑیاں حضور پاک ﷺ دی تعلیم پاروں مسلماناں وچ پیدا ہوئیاں سن،  
آتے جنھنل دی وجہ توں اسل دنیا دی امامت دی مسند سنبھالی سی، ہن ساتھوں کھس  
گئیاں نیں۔

ہندیاں دے حق کھوہن وچ ایس شیر آل۔ اوہ کم جنھنل توں معاشرے نوں  
فائدے پہنچ سکدے نیں، ایس چھڈ بیٹھے آل۔ اپنیاں ملواں بھینل نوں بنا سنوار کے  
بزاراں گلیاں وچ اسل کھلا چھڈ دتا اے۔ فیر، ایس ای آل جیہڑے اوہنل تے اوازے  
سکدے آل، اوہنل نال بد سلوکی کرن دی تابہگ رکھدے آل۔ کاروبار وچ بددیانتی  
ایس کریئے۔ ملاوٹ کر کے اپنے مسلمان بھراواں دے قتل واسلمان ایس کریئے۔ گھٹ  
تولنا تے جھوٹ بولنا ساڈی خصوصیت بن گئی ہووے۔ ناجائز منافع خوری، سنگٹ، ذخیرہ  
اندوزی، چور بازاری توں ایس باز نہ آئیے۔ دفترال وچ کم کرن دی بجائے گپل مارپیے،  
رشوتیں لیے، سفارشل کریئے تے کئے۔

ظلم مسرود



ساڑے وچوں جیسے تاجر نیں، اوہ اپنے مومن بھائیوں نوں لٹ کے راتوں رات مالدار بنن واسطے ہر اوہ کم کرن اتے لک نہی بیٹھے نیں جدے توں رب رسول (جل و علا و صلی اللہ علیہ وسلم) نے منع فرمایا اے۔ جیسے مزدور نیں، اوہ نعرے بازی تے ایمان رکھدے نیں۔ جیسے صنعت کار نیں، اوہ اجارہ داری اتے ذخیرہ اندوزی دے ذریعے منگائی کر کے قوم نوں لٹ رہے نیں۔ جیسے عالم نیں، اوہ قرآن حدیث دیاں تاویلاں اپنی مرضی تل کر کے مسلمانوں نوں مذہب دے تل تے ایسویں جتے بقیوں وچ وندے نیں پئے، جیسے ہر ویلے اک دوجے نوں وڈ حدے نظریں اون، تن جے مولویاں دے روٹی ٹکڑا بندوبست ہندا رہوے۔ جیسے حاکم نیں، اوہ اپنیاں کرسیاں پچلون خاطر ملک نوں داء تے لان واسطے ہر ویلے تیار لہدے نیں۔ جیسے اپوزیشن وچ نیں، اوہ اسلام آلو اپڑن دی تانگ وچ اسلام نوں وی استعمال کر لین دا داعیہ رکھدے نیں۔

مطلب ایہ جے کوئی بندہ ایہ نہیں سوچدا کہ اوہوں رب کریم نے بنایا کیوں اے۔ کیہ اوہی تخلیق دا مطلب صرف جائز ناجائز کمائی کر کے اپنے تے اپنے گھروالیاں دے وڈ حدے کھوہ بھرنا ای اے۔ تے ایہ اٹھا کھوہ تے کدی بھرا ای نہیں۔ اسیں اوس اخلاق نوں کیوں نہیں اپناؤندے، جدے واسطے ساڑے سرکار ﷺ بھیجے گئے سن۔ ساڑے وچوں ہر کوئی اپنا احتساب کیوں نہیں کردا۔

جے اسیں مسلمان آں، جے ساڈا دعویٰ ایہ اے کہ اسیں رب کریم تے اوہدے رسول پاک ﷺ دا کلمہ پڑھدے آں تے فیروہن دی گل کیوں نہیں من دے، فیروہن اسلام دی تعلیم توں منہ کیوں موڑدے آں۔

حضور پاک ﷺ نے ہر مومن نوں دوجے مومن دا بھائی قرار دتا۔ ہر مسلمان نوں ہدایت فرمائی جے اوہ دوجے مسلمان بھرا دے کم آوے، اوہدا دکھ درد وندے۔ متفق علیہ حدیث پاک اے، سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مسلمان مسلمان دا بھائی

اے۔ اوہ نہ اوہدے تے ظلم کرے، نہ اوہنوں ذلیل کرے۔ تے جیسے بندہ اپنے بھائی دی حاجت پوری کرے گا، اللہ تعالیٰ اوہی حاجت پوری فرمائے گا۔ جیسے مسلمان اپنے مسلمان بھائی دی کسے تکلیف وچ اوہی مدد کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت وچ اوہیاں تکلیفاں دور فرمائے گا۔ تے جیسے بندہ اپنے مسلمان بھائی دی پردہ پوشی کرے گا، قیامت والے دن اللہ کریم اوہدے پردے کجے گا۔

ایس حدیث پاک دا مطلب ایہ نکلیا کہ جیسے آدمی اپنے کسے مسلمان بھائی تے ظلم کردا اے یا اوہنوں ذلیل کردا اے، اوہ اللہ پاک تے اوہدے حبیب پاک ﷺ دے حکم دی خلاف ورزی کردا اے۔ فیروہن سرکار ﷺ نے اپنے مسلمان بھراواں دیاں حاجتوں پوریوں کرن، اوہنوں دیاں تکلیفوں وچ کم اون تے اوہنوں دی پردہ پوشی کرن دا حکم دی فرمایا۔ نالے دیا کہ قیامت والے دن اللہ پاک ایمنوں کمل دا بدلہ کتنل چنگا عطا فرمائے گا۔

بخاری شریف تے مسلم شریف وچ حضرت عبداللہ بن عمرؓ توں روایت اے، حضور پر نور ﷺ نے فرمایا، تلو اے ساریاں وچوں چنگا اوہ اے جدے اخلاق زیادہ چنگے نیں۔ سنن ابی داؤد وچ حضرت ابو ہریرہؓ دی روایت اے کہ جیسے خلق وچ چنگے نیں، اوہو ای کامل ایمان والے نیں۔ مسند امام مالک تے مسند امام احمد بن حنبل وچ اے، سرکار ﷺ نے فرمایا، مینوں تے گھلیا ای ایس لئی گیا اے کہ میں اخلاقی خوبیاں نوں کمل تیکر پہنچواں۔

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی نیں، حضور پاک ﷺ دعا فرموندے سن ”رہا توں مینوں سوئے اُنچ دتے نی، میرا اخلاق وی چنگا کر دے!“ (مسند امام احمد) اللہ نے تے حضور پاک ﷺ نوں اخلاق دیاں انتہاں تیک اپڑایا ہویا اے۔ اُنک لعل خلق عظیم۔ بے شک تلو اخلاق ساریاں توں اچا تے ودھیک اے (سورۃ القلم) آپ سرکار ﷺ ایہ دعا اُمت دی رہنمائی واسطے منکدے سن۔ تن جے مومنوں نوں پانگ سکے کہ اخلاق دی اہمیت کئی کوہے۔



سنن ابی داؤد نے جامع ترمذی وچ حضرت ابو الدرداءؓ روایت کدے نیں، سرکار علیہ السلوٰۃ والسلام نے فرمایا، قیامت والے دن مومن دیاں عملماں دی بکری تے ساریاں توں بھاری شے اوہدا چنگا غلط ای ہونا ایں۔ بیہقی وچ اے۔ بعض صحابہؓ نے پچھیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) انسان نوں جو کجھ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اے، اوہدے وچ ساریاں توں چنگی شے کیہڑی اے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”چنگی اخلاق۔“

متفق علیہ حدیث شریف اے، حضور رسول پاک ﷺ نے تن واری دہرایا: اللہ دی سونہ! اوہ مومن نیں، اللہ دی سونہ، اوہ مومن نیں۔ صحابہؓ نے پچھیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیہڑا؟ فرمایا، جمدی بُرائی توں اوہدا گواہنڈی محفوظ نہ ہووے۔ حضور پاک ﷺ دے ایس فرمان دی روشنی وچ ہر بندہ آپنے گواہنڈی نوں تکلیف نہ پہنچوے، اوہدے کم آوے، اوہدے دکھ سکھ وچ شریک ہووے تے معاشرے وچ سکون اطمینان دا دور دورہ نہ ہو جائے۔

صحیح بخاری وچ اے، حضور ﷺ نے فرمایا، طاقتور اوہ نیں، جیرہ گھول وچ اپنی طاقت دا لوہا منوالے، طاقتور اوہ اے، جیرہ اپنے غصے تے قابو پالے۔ غصہ عقل دا دشمن اے۔ جے بندہ غصے دے ہتھوں مجبور نہ ہو جائے تے اوہ لڑائی نہ لڑے، اوہ سازش نہ کرے۔ اوہ دشمنیاں مل نہ لے، اوہ محبت سلوک تل زندگی گزارے۔ بخاری شریف وچ اے، اک شخص نے حضور ﷺ دی خدمت وچ عرض کیتی، میںوں کجھ فصیحت فرماتے۔ فرمایا، غصہ نہ کیتا کر۔ حضرت ابو ہریرہؓ راوی نیں، حضور ﷺ گھڑی گھڑی ایہو ای فرموندے رہے، غصہ نہ کیتا کر، غصہ نہ کیتا کر۔ سنن ابی داؤد وچ حضرت عطیہ بن عروہؓ توں روایت اے، حضور پاک ﷺ نے فرمایا، غصہ کرنا شیطان توں اے، شیطان آگ توں پیدا کیتا گیا اے تے آگ پانی تل بجھائی جا سکدی اے۔ ایس لئی جس ویلے تلوے وچوں کے نوں غصہ آوے، اوہنوں چاہی دا اے کہ اوہ وضو کرے۔ اللہ کریم نے

قرآن پاک وچ فرمایا۔ **وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ**۔ مطلب ایہ پی جیرے غصہ پی جان والے نیں، تے لوکل نوں معاف کردین والے نیں، رب اوہنوں ”مُحْسِنِينَ“ وچ رکن دا اے تے اوہنوں تل محبت فرموند اے۔

مسلم شریف وچ اے، سرکار ﷺ نے فرمایا: انسان واسطے اپنی ای بُرائی کلنی اے کہ اوہ اپنے مسلمان بھائی نوں حقیر تے ذلیل سمجھے۔ فرمایا، مسلمان دیاں ساریاں چیزاں، اوہدا خون، اوہدا مال، اوہدی عزت، آبرو، دوجے مسلمان واسطے حرام نیں۔

ایس حدیث شریف وچ درس دتیا اے کہ اسلامی بھائی چارے دی عمارت دی رینہ کیہ اے۔ ایہدے وچ ساڈے حق کیہ نیں، ساڈا فرض کیہ اے۔ اسل کیہڑے کم کرنے نیں، کیہڑیاں مکمل توں بچتا ایں۔ افسوس ناک صورت ایہ اے کہ ساڈے وچوں ہر بندہ دوجے مسلمان بھرا نوں کے نہ کے صورت وچ ذلیل کرن اتے لگ بتمی پھردا اے۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا اے، کہ جیرہ مسلمان اپنے مسلمان بھائی نوں حقیر تے ذلیل سمجھدا اے، اوہنوں کے ہور بُرائی دی لوڑ ای نیں۔ اپنی ای اوہنوں دوزخ اپڑاون واسطے کلنی رہوے گی۔ فیر فرمایا گیا، مسلمان دا خون، اوہدا مال تے اوہدی آبرو وی دوجے مسلمان بھرا واسطے حرام نیں۔ ساتوں ایس حدیث پاک دی روشنی وچ اپنے کرداراں دا ویرا کرنا چاہی دا اے، اپنیاں گلیں وچ منہ پا کے ویکھنا چاہی دا اے کہ اسیں کتنوں دے مسلمان آں۔ ساڈے اخبار ہر روز ویسٹیل دے حسب تل قنلاں دیاں خبراں چھاپدے نیں۔ مسلمان اپنے مسلمان بھراواں دا مل کھن لئی ہر ویلے منہ کھولی پھردے نیں، تے اک دوجے دی عزت آبرو دے دشمن بنے ہوئے نیں۔ فیر اسیں کیہڑے منہ تل اپنے آپ نوں مسلمان اکھواندے آں، تے کیہڑی جیسہ تل اللہ تے اوہدے محبوب رسول ﷺ دی محبت وادم بھردے آں!

سنن ابن ماجہ وچ حضرت براء بن عازبؓ توں روایت اے۔ حضور پر نور ﷺ



اسلام اوہ تے نہیں جیہڑ کوئی اک یا کوئی دو جائز ہی گروپ کوئے۔ اسلام تے اوہ اے، جیہڑ ساڈے سرکار ﷺ لیاے۔ تے اوہ ایسوی اے کہ اک بے گناہ دی جان لین والا پوری انسانیت دا قاتل اے۔ فیر، ایہ کیہڑے اسلام دے نام لیوانیں جیہڑ تھوک دے حسبِ تال بندیاں دی فصل وڈھن لگا ہویا اے۔ اللہ معاف فرمائے۔

اسلام دے اندر تے امن تے سلامتی باجھ ہے ای کجھ نہیں۔ مسلماناں نوں تے کسے انسان نوں وی تکلیف دین دی منائی اے۔ سانوں تے ایہ حکم دیا گیا اے کہ اسیں کسے دوجے مسلمان نوں ذہنی، جسمانی یا روحانی تکلیف دا خیال وی دل وچ نہ لیاویے۔ ایہ گل ساڈی نیت وچ وی شامل ہو گئی تہ دی مارے جلاواں گے۔ اسلامی معاشرہ تے محبت اتے بھائی چارے دی رینہ تے اُساریا گیا سی۔ سانوں تے اک دوجے دا بھائی بتایا گیا سی۔ فیر، اسیں کیہو متہ بھائی آں جیہڑے اک دوجے دی گچھی لہ رہے آں۔

یاں تے سانوں اجتماعی طور تے مَن لینا چاہی دا اے پئی ساڈے تال ساڈیاں مایاں نے رکھے سن، ساڈا ایہدے وچ قصور کوئی نہیں، اُنچ ساڈا اسلام تال کوئی تعلق نہیں، تے یاں سانوں بندیاں بننا چاہی دا اے، رب رسول (جَلِّ شَئْنُہ و صَلَّی اللہ علیہ و آلہ و سلم) دا حکم مَنّا پوے گا۔ سورۃ التّساوِچ رب کریم نے فرمایا۔ ”تے جیہڑ کوئی مسلمان نوں جان بچھ کے قتل کرے، اوہدی سزا جہنم اے۔ ہمیشہ اوہدے وچ ای رہوے گا۔ اوس قاتل تے اللہ دا غضب تے اللہ دی لعنت۔ نالے اوہدے لئی بڑا عذاب تیار کیتا گیا اے۔“

بخاری شریف وچ حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) توں روایت اے کہ کسے ایسی جان نوں ناحق قتل کرنا جنھوں قتل کرن دی اجازت نہ ہووے، اوہنل سخت قسم دیاں آئند چچوں اے جنھل وچوں مکملن دی کوئی راہ ای نہیں۔ بخاری شریف وچ ای حضرت جُنْدُبؓ توں روایت اے، ساڈے سرکار ﷺ نے فرمایا، کسے دا ناحق وگایا جان والا ”بک کولہو“ خون وگھون والے دے تے جنت دے درمیان حائل رہوے گا۔

سَنَن نسائی وچ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ راوی نہیں کہ جیہڑ بندہ خدا تعالیٰ

نے فرمایا: اک مومن دا ناحق قتل ساری دنیا دے وگاڑ توں ودھیک اے۔ صحیح بخاری وچ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ توں حضور پاک ﷺ دا فرمان روایت اے کہ قیامت والے دن ساریاں توں پہلوں جس چیز دا فیصلہ کیتا جائے گا، اوہ خون اے۔ یعنی قیامت دے دن سب توں پہلاں ناحق قتل کرن والے نوں سزا دتی جائے گی۔ سورۃ بنی اسرائیل وچ اللہ کریم دا ارشاد اے۔ ”جس جان نوں مارنا رب کریم نے حرام کر دتا اے، اوہنوں ناحق قتل نہ کرو۔“ سورۃ المائدہ وچ تے اک انسان دے قتل نوں پوری انسانیت دا قتل فرمایا گیا ہے۔ ارشاد اے۔ ”جیہڑ بندہ جان دے بدلے جان یا فسلو پھیلاون دے جُرموں بغیر، کسے بندے نوں مارے، تے ایہ اِنج ای اے جیویں اوہنے ساریاں انساناں نوں مار سُنیائے، جتنے اک جان نوں بچالیا، اوہنے گویا ساریاں انساناں دی زندگی بچائی۔“

اللہ پاک تے اوہدے محبوب پاک ﷺ نے ناحق قتل توں منع کردیاں ہویاں اک انسان دے قتل نوں ساری انسانی دنیا دے قتل دی طرح قرار دتا اے۔ ساڈی بد بختی ایہ ہے کہ اسیں اسلام دا تال وی لینے آں۔ جس ویلے سانوں کوئی سیاسی یا معاشرتی ضرورت آچندی اے، اسیں اپنے حق وچ کوئی دلیل ڈھونڈن واسطے اللہ تے اوہدے رسول ﷺ دے احکام پڑھن تے پھولن دی لگ پینے آں۔ پر ساڈے آلے دوالے دین راتیں جیہڑے قتل ہندے نیں، ساڈے اخبار ایسوی جیہیں کئی خبراں لے کے صبح سویرے سانوں اپنا منہ دکھاوندے نیں، جنھل وچ زندگیاں دے سورج ڈُبن دی اطلاع ہندی اے۔ وڈھنل تے تیویاں خلونداں شوہراں نوں قتل کر رہیا نہیں یا کروا رہیاں نیں۔ ایسوی حال دوجے پاسے اے۔ فلاں نے فلاں نوں گولی مار دتی۔ اوہنے ایہدا گانا لہا دتا۔ کسے نے بیماری، تنگی، ترشی، لڑائی جھگڑے توں تنگ آ کے حرام موت سیرمی، کسے نے محبت وچ ناگاہی پاروں ایہ راہ لئی۔ ایہدے تال تال مَن تے دہشت گردی نے بے گناہ مَرَن والیاں دی تعداد وچ روز بروز وادھا کرن دا ٹھیکا لے لیا اے۔ اسلام دے تال تے کلا شکوفہاں چکرن والیاں نے ہور ات چک لئی اے۔



دے علاوہ کے دوجے دی عزت واسطے کے نوں قتل کروا اے، اوہدے عملاں دوج قتل ہون والے گناہ وی لکھے جانے نیں۔ بخاری شریف (کتاب الدیات) تے سنن ابی داؤد (کتاب الحدود) دوج حضرت عبداللہ بن مسعودؓ تے اُم المؤمنین عائشہ صدیقہؓ توں روایت اے کہ جان دے بدلے جان لئی جا سکدی اے۔ شادی شدہ زنا کرے تے اوہنوں سنگسار کیتا جلوے۔ مسلمان مرتد ہو جائے یا کوئی اللہ تے اوہدے رسول ﷺ نال لڑن واسطے نکلے تے اوہنوں قتل کیتا جلوے۔ ایہدے توں اڈ کے گل تے خون کرنا جائز نہیں۔

ہن ایہ نکھیر قارئین کر لین کہ ساڈے اخباراں دوج ہر روز جنھاں قتلایاں خبراں پھچدیاں نیں، تے ساڈے آل دوالے بیہڑے خون ہندے نیں، اوہ اتے بیان کیتیاں گئیاں تھن وچہل توں نہیں ہندے۔ فیراں کیو جیہہ مسلمان آں، ساڈیاں عقلاں دوج وٹے کیوں پے گئے نیں۔

سنن ابن ماجہ دوج اے، حضور پاک ﷺ نے فرمایا: جیہہ بندہ اک مسلمان دے قتل دوج آدمی گل کہہ کے وی مد کرے، اوہ اللہ تعالیٰ نال انج ملے گا کہ اوہدیاں دواں اکھل دے درمیان لکھیا ہویا ہووے گا، ”ایہ اللہ دی رحمت توں ناامید اے۔“ جیہیں دوج اے کہ جس بندے نے کسے مسلمان دل لوہے دی بنی ہوئی کسے شے نال اشارہ وی کیتا، اوہ جہنمی تے فرشتیاں دی لعنت واقع دار اے۔ مسلم شریف دوج اے جس نے اپنے مسلمان بھائی تے ہتھیار پکيا، اوہ ساڈے وچوں نہیں۔

اللہ پاک نے قرآن پاک ایس لئی اپنے حبیب ﷺ تے نازل فرمایا کہ ایس مسلمان اوہدے دوج بیان کہتے گئے اصولاں مطابق اپنیاں زندگیں گزارے۔ اسل ایہ کم پھڑلایا اے کہ ساڈے وچوں جیہہ بندہ یا جیہہ مذہبی یا کوئی سیاسی دھڑا جس طرح نال اپنی حیاتی گزارنا چاہو ہندا اے، اوہدے جواز واسطے اللہ پاک دی ایس کتب وچوں کجھ ڈھونڈن بھالن لگ پیندا اے۔ تے کجھ تلویل کر کے، کجھ ترجمے تشریح تفسیر دوج گویز دے ذریعے

اپنے مطلب دی کوئی شے کڈھ لیندا اے۔

ساڈے واسطے لازمی تے ایہ سی پی ایس اللہ تعالیٰ دے حکم دے مطابق تے حضور رسول پاک ﷺ دی تشریح موجب اوہ کم کریے جنھاں دا حکم دتا گیا اے، تے اوہنوں کمل توں باز آجائے جنھاں نوں ٹھاکیا گیا اے۔ اللہ تعالیٰ نے سب کجھ اپنے کلام دوج بیان فرمادتا اے، پر ایس بھالن گلیے تے سانوں اوہ کئی واری نہیں دی لہذا۔ اوہدی جو تعبیر، جو تشریح حضور پاک ﷺ دیاں حدیثیں دوج تے آپ سرکار ﷺ دے عمل پاک وچوں لہدی اے، اوہو ای سچ اے۔

معاشرے نوں مثالی بناؤن واسطے، لوکاں نوں آپو دوج محبت تے بھائی چارے نال وٹوں کرن لئی نبی پاک ﷺ نے جو ارشادات فرمائے نیں، تے آپ سرکار ﷺ نے اپنے مثالی کردار دا جو نمونہ پیش فرمایا اے، ایس اوہدے تے چل کے ای کامیابی نوں حاصل کر سکدے آں۔ دنیا دیاں اوکڑاں دوج وی تے قیامت دی اوکھت اندر دی۔

حضور پاک ﷺ مسلماناں نوں آپو دوج بھائی بھائی بنا دتا۔ ایس رشتے اندر رنگ، نسل، علاقے دا کوئی فرق نکھیر نہیں پا سکدا۔ پاکستان دا اک و سنیک مسلمان بھارت یا روس یا کینیڈا یا کسے دور دراز ملک دے ہر مسلمان دا بھائی اے۔ اوہنوں دکھ پنچے تے اینوں پریشان ہونا چاہی دا اے۔ ایہدی خوشی دوج اوہ شریک ہووے گا۔ ایس عالمی بھائی چارے دوج اک دوجے دے کم اونا، یاں اک دوجے دی کسے زیادتی نوں معاف کردتا تے ضروری ہے ای۔ حضور پاک ﷺ نے اپنے سامنے، اپنے ہتھیں، اپنے عمل نال، اپنے احکام دے ذریعے جیہہ معاشرہ تشکیل دتا، اوہ ایس سلسلے دوج مثالی حیثیت رکھدا اے۔ حضور پاک ﷺ نے جو کجھ ارشاد فرمایا، اوہ پہلوں آپ کیتا، تے اپنے صحابہ کرام کولوں کروایا۔ اتے قیامت تیکر اون والے مسلماناں لئی اوہو ای طریقہ چنگا اے۔

ساڈے سرکار ﷺ نے مسلماناں نوں اک کچے پیڑے اسلامی رشتے دوج پرو دتا۔ ایس لئی کہ مسلمان دوجیاں انساناں لئی نمونہ بنن، اسلامی معاشرہ غیر مسلم معاشریاں لئی







## اسلام دے سب توں وڈے دشمن اُتے کرم

ابوسفیان بن حرب حضور پاک ﷺ دے اعلانِ نبوت توں لے کے فتح مکہ تیکہ دے سارے عرصے وچ اسلام تے اسلام دا پیغام لوکلن تیکر اپڑاؤن والے سرکارِ ﷺ دا پکا مخالف رہیا۔ خاص طور تے، ابو جہل دے مرن توں بعد تے اسلام دیاں مخالفان دا لیڈر ایسواہی رہیا۔

قریش دا وفد حضرت ابوطالب کول آیا کہ تیں اپنے محترمیٰ نوں موڑ لو۔ ایہ لوکلن نوں پتہاں دے پوجا توں نال روکن تے لکھتے رب نوں من دی گل نال کرن۔ توحید دے پیغام توں روکن ٹھاکن لئی قریش دیاں وڈیاں دا جیہڑا اکھ حضرت ابوطالب کول آیا، اوہدے وچ سیرت ابن ہشام موجب ۲۵ بندے سن جنہاں وچوں اک ابوسفیان وی سی۔

جس ویلے مدینہ طیبہ ول ہجرت شروع ہوئی۔ تے صحابہؓ اکا دکا ہو کے مدینہ شریف چلے گئے، مکہ مکرمہ دیاں کافراں نوں بڑا دکھ لگا۔ اوہناں نوں سمجھ آ گئی کہ جے ایہ سارے ساڈے اثر چوں نکل گئے تے اکٹھے ہو کے ساڈے لئی مصیبت بن جان گے۔ وڈی بیعت عقبہ توں کوئی ڈھائی مہینے مگروں صفر دے اخیر لے دنال وچ مکے دیاں کافراں نے ”دار الندوہ“ وچ اکھ کیتا تے متاکپائی پئی کے طرح حضور پاک ﷺ نوں مار دتا جائے۔ ایس اکھ وچ قریش دیاں ساریاں قبیلیاں دے وڈے ہن۔ بنی عبد شمس بن عبد مناف وچوں، ربیعہ تے دوہتر شیبہ تے عتبہ دے نال ابوسفیان بن حرب وی ایس سازش وچ شریک سی۔

سیرت ابن اسحاق وچ لے کہ حضرت جبرئیلؑ حضور ﷺ دی بارگاہ

وچ حاضر ہوئے تے آپ ﷺ نوں ایس اکھ بارے دسیا، نالے اللہ ولوں ہجرت کرن کی اجازت اپڑائی۔ سلمان منصور پوری رحمت للعالمین ﷺ وچ لکھدے نیں کہ دار الندوہ والا ایہ اکھ ۲۶ صفر نوں، نبوت دے چودھویں سال ہویا سی۔

اسلام تے کفر دی پہلی لڑائی بدر دے مقام تے ہوئی۔ ایس لڑائی دا مُدھ مکے والیاں دا اوہ قافلہ سی، جیہڑا انچارج ابوسفیان سی۔ ایس جنگ وچ ابو جہل ماریا گیا، تے اوہدی جگہ اسلام دی ہر ویلے دی دشمنی دا جھنڈا ابوسفیان بن حرب نے چک لیا۔ حضور پاک ﷺ تے آپ دیاں ساتھیاں سنگیاں دی مخالفت کرن والیاں دا اگوا ایہ بندہ بنیا۔ چنیاں سازشیں ہوئیاں، چنیاں لڑائیاں ہوئیاں، فتح مکہ تیکر اوہناں وچ کفر دا سرکردہ ایسواہی سی۔

اعشیٰ میمون بن قیس جاہلیت دے زمانے دے اوہناں ستل شاعروں وچوں سی جنہاں دیاں قصیدیاں نوں عکاظ دے بزار وچ بڑی مشہوری ملی سی۔ فر ایہ تے قصیدے سونے دے پانی نال لکھ کے خانے کعبے وچ تنگ دتے گئے سن۔ ”سبعہ معلقہ“ دا ایہ شاعر حضور پاک ﷺ دیاں گلاں سن سن کے متاثر ہویا۔ احسنے اک قصیدہ لکھیا، جہذا ذکر ڈاکٹر زکی مبارک دی **المدائح النبویہ** **فراہدب العربی** وچ تے ڈاکٹر عبد اللہ عباس ندوی دی کتاب عربی میں نعتیہ کلام وچ موجود اے۔ اپنا ایہ نعتیہ قصیدہ لے کے اعشیٰ حضور پاک ﷺ دی بارگاہ ول ٹریا۔ کتاباں وچ لوند اے کہ قریش دے کئی وڈے، تے بعضے کھندے نیں، ساریاں دا نمائندہ ابوسفیان بن حرب اعشیٰ نوں راہ وچ آملیا، کچھ تڑیاں لائیاں، کچھ ترلے پائے، نالے سو اونٹھ دین دا وعدہ کیتا، تے انہوں



اسلام دی نعت توں محروم رکھن داپر بندھ کرایا۔

زاد المعاد وچ اے کہ بدر توں بعد مدینے دے یہودی تے منافق اتے  
کئے دے کافر مسلمان دے خلاف سوچ وچار وچ لگے ہوئے سن۔ ابوسفیان نوں  
اپنے طور تے بڑی آگ لگی ہوئی سی۔ اسنے مَنّت مَنّت مَنّت کہ میں لوہاں چر نہاؤ تا ای  
نہیں جد تیک میں محمد (ﷺ) تل لڑائی نہ لڑاواں۔ اپنی سونہ پوری کرن لئی ایہ  
دو سو سوار لے کے مدینے ول ٹریا۔

جعفر سجانی دی فروغِ ابدیت، محمد حسین ہیکل دی حیاتِ محمد (ﷺ)  
تے نور بخش توکلی دی غزواتِ النبی (ﷺ) وچ اے کہ بدر دی جنگ نوں اے  
دو مہینے ای ہوئے سن۔ مدینے پاک دے کول عریض تل دی اک جگہ تے حملہ کر  
کے ابوسفیان نے اک انصاری تے اوہدے اک ساتھی نوں قتل کردتا، کھجور دے  
کچھ بوٹے ساڑے تے راتوں رات ڈاکے دی ایہ واردات کر کے کئے واپس نس  
پیا۔ حضور پاک (ﷺ) نوں پتا لگاتے آپ (ﷺ) نے کچھ صحابہؓ نوں تل لے کے پچھا  
کیتا، پر ابوسفیان ہوراں نس وچ ایسی کال کیتی، پئی اپنے ستوٹ کے نس  
گئے۔ مسلمان نوں ستواں دیاں بوریاں تے ہور سلمان لہھا، بندے ہتھ نہ آئے۔  
عربی وچ ستواں نوں ”سویق“ کہندے نیں۔ ایس لیے ایس غزوے دا تل ای  
ایہ پے گیا۔

ابوسفیان نوں حضور پاک (ﷺ) دی جان لین دا ایذا چاء چڑھیا ہویا سی،  
جے طبقات ابن سعد تے مدارجُ النبوت دے مطابق اتنے اک بدو نوں  
بڑی وڈی رقم دالالچ دے کے حضور (ﷺ) نوں قتل کرن واسطے مدینے پاک گھلیا۔  
بدو کول خنجر اپنا سی، اونٹھ تے سفر خرچ وغیرہ ابوسفیان نے دتا۔ اوہ مدینہ طیبہ

اپنیا، تے حضور پاک (ﷺ) مسجد نبوی (ﷺ) وچ تشریف فرما سن۔ بدو نے پچھیا  
”ابن عبدالمطلب کون صاحب نیں؟“ آپ سرکار (ﷺ) نے اوہدے ول سکیا،  
تے فرمایا، ”لو بھی، مینوں قتل کرن واسطے آیا ہے۔ حضرت اُسید بن حنیضؓ اک دم  
اٹھے تے اوں بدو نوں قابو کر لٹوئے۔ خنجر اوہدی ڈب وچوں ڈگ پیا۔ نیت  
صاف نظر اوندی سی پئی، بندہ موقعے تے پھڑیا وی گیا، پر سرکار (ﷺ) نے اوہنوں  
معاف فرمادتا۔

بدر دی لڑائی وچ ہار کے کئے دیاں کافراں دے اندر ساڑ پئے اُٹھدے  
سن، سینیاں وچ آگل گلیاں ہوئیاں سانے۔ اکٹھیاں ہو کے فیصلہ کیتوئے کہ  
مسلمان تل فیصلہ کن جنگ لڑیے، تے ہمیش لئی ایہ پھاہ وڈھ دیے۔ ایس فیصلے  
وچ جیسرے وڈے سردار شامل سن، اوہتل وچ صفوان بن امیہ، عکرمہ بن  
ابوجہل، عبد اللہ بن ربیعہ تے ابوسفیان بن حرب ساریاں توں آگے سن۔  
ابوسفیان نوں تے غزوہ سویق وچوں اپنی بھاجڑ، تے ایس بھاجڑ وچ ستواں دیاں  
بوریاں ای نہیں سن پیاں گھلیاں۔ اپنے فیصلے مطابق ایہناں لوکل نے اُٹھ دی  
جنگ دی تیاری کیتی۔ ایس پورے لشکر داسپہ سالار ابوسفیان نوں بنایا گیا۔

لڑائی شروع ہون توں پہلوں ابوسفیان نے اک ہور داء مارن دی  
کوشش کیتی۔ اتنے انصار نوں سُنیا گھلیا پئی ساڈی ایہ لڑائی اپنے چاچے دے پتر  
محمد (ﷺ) تل اے۔ ساڈی گھر دی گل اے، تیس پاسے ہو جاؤ۔ انصار تے  
انصار سن۔ اوہتل بڑا بھیڑا جواب گھلیا۔

سیرت ابن ہشام وچ اوند اے کہ بنو حارث دا اک بندہ خلّیس بن  
زبان اُٹھ دی لڑائی ختم ہون تے، ابوسفیان کولوں لنگھیا تے اوہنے ویکھیا، پئی



جنگ توں بعد، واپس مڑیاں ابوسفیان نے کہیا، اگلے سال بدر وچ فیر لڑاں گے۔  
حضور پاک ﷺ نے اک صحابیؓ نوں کہیا۔ ”کوہ سو“ منظور اے۔“

شعبان سن ۴ ہجری وچ حضور پاک ﷺ ڈیڑھ ہزار بندے لے کے بدر  
اپڑ گئے۔ ابوسفیان وی دو ہزار لشکر لے کے آیا، پر مڑا لہران اپڑ کے ڈھکی ڈھاہ  
بیٹھا، تے واپس مڑ گیا۔ حضور پاک ﷺ اٹھ دن انتظار کردے رہے، اخیر مدینے  
پاک مڑ آئے۔

جنگ خندق واسطے پورے عرب دے سارے کافر اکٹھے ہو کے آئے  
سن۔ قریش، کنانہ، تمامہ تے دوجے ساتھی قبیلے مدینے شریف ول ٹرے۔ اینہاں  
ساریاں داسپہ سالار ابوسفیان ای سی۔ رب سچے نے ایس موقعے تے وی  
ساریاں کافراں نوں ذلیل خوار فرمایا، تے ساریاں نوں نسا پے گیا۔

بعض کتاباں وچ اوند اے کہ ابوسفیان نے حضور پاک ﷺ نوں قتل  
کرن لئی اک بندہ تیار کر کے مدینہ طیبہ گھلیا، جیہڑا ناکام رہیا۔ حضور پاک ﷺ  
نے عمرو بن امیہ زمزیؓ نوں سلمہ بن ابوسلمہؓ نال شوال سن ۶ ہجری وچ ابوسفیان  
دائٹھا مکان لئی بھیجا۔ ایہ وی کامیاب نہ ہووے۔ سلمان منصور پوری رحمت  
للعالمین ﷺ وچ ایس سریتے نوں نہیں من دے۔

ابوسفیان بن حرب دی دھی حضرت اُمّ حبیبہؓ شروع وچ ای مسلمان ہو  
گئیاں سن۔ ایہ اپنے خاوند عبید اللہ بن حش نال حبشہ ہجرت کر گئیاں۔ اوتھے  
ای حبیبہ پیدا ہوئی۔ عبید اللہ بن حش حبشہ وچ عیسائی ہو گیا، تے اوتھے ای مر  
گیا۔ حضرت ام حبیبہؓ ابوسفیان دی دھی سن، پر اینہاں وی ماں ہند نہیں سی۔  
اینہاں دی والدہ دا نال صفیہ بنت ابوالعاص سی جو حضرت عثمان غنیؓ دی چاچی

سید الشہدا حضرت امیر حمزہؓ دی لاش مبارک پئی ہوئی اے تے ابوسفیان اونہاں  
دیاں کھکھواڑاں تے نیزے مار مار کے لاش وگاڑ رہیا اے، اپنا کلیجا ٹھنڈا کر رہیا  
اے، تے کہندا اے پیا، چکھ لیا ای سوا! نقوش، رسول ﷺ نمبر جلد ۱۱ وچ  
ڈاکٹر محمد یوسف گورایہ نے لکھیا اے کہ جلیس بن زبان سید الاحابیش سی۔ احد  
دی جنگ وچ ایہ قریش دیاں کافراں نال سی۔ اسلامی انسائیکلو پیڈیا وچ ایہدا  
نال ”الحلیس بن ملقمہ“ لکھیا ہویا اے، جیہڑا صحیح نہیں۔

بخاری شریف وچ ابوسفیان تے حضرت عمرؓ دا مکالمہ اوند اے،  
جیہڑا لڑائی توں مگروں ہویا۔ زاو المعاد وچ نقل اے۔ ایہدے وچ ابوسفیان  
نے مسلماناں نوں پچھیا، تمہارے وچ محمد (ﷺ) جن؟ حضور ﷺ نے مسلماناں  
نوں جواب دین توں منع فرما دتا۔ کوئی آواز نہ آئی تے فیر اوہنے پہلوں حضرت  
ابوبکرؓ بارے، فیر حضرت عمرؓ بارے ایہو سوال کیتا۔ جواب نہ ملیو سو، تے کہن لگا،  
چنگا اے، اینہاں کولوں تے جان چھٹی۔ ایہدے تے حضرت عمرؓ نے جواب دتا  
کہ اسیں رب دے فضل نال سارے جیوندے آں۔ کہن لگا، تمہاریاں لاشاں دی  
بے حرمتی ہوئی اے، پر میں نہ کرائی اے، نہ ایہ گل مینوں بھیڑی گئی اے۔  
مسلماناں نے نعرہ لایا۔ اللہ وڈا اے۔ ابوسفیان بولیا، ساڈا عڑی ساڈے نال اے،  
تمہارے کول عڑی کوئی نہیں۔ صحابہؓ نے کہیا۔ ساڈا مولا اللہ اے، تیرا کوئی مولا  
نہیں۔ ابوسفیان نے کہیا، اسل بدر دی جنگ دا بدلہ لے لیا اے۔ حضرت عمرؓ  
نے جواب دتا۔ کم آکو جیہا نہیں رہیا۔ ساڈے جیہڑے بندے مرے نیں، اوہ  
جنت وچ نیں، تمہارے جہنم وچ۔

ابن اسحاق دے حوالے نال سیرت دی کتاباں وچ اوند اے، اُحد دی



سن۔ حبشہ دے بادشاہ اسمہ نجاشی نے حضرت اُمّ حبیبہؓ واکلح حضور پاک ﷺ بل پر دھویا۔

صلح حدیبیہ دیاں شرطیں اُتے پہلوں تے کافر بڑے خوش ہوئے۔ فیر سمجھ آئیو نے تے پریشان ہو کے معاہدہ توڑ دتیو نے۔ بعد وچ فیر خیال آیا کہ ہور غلطی کر بیٹھے آں تے ابوسفیان نوں صلح حدیبیہ دا معاہدہ بحال رکھن واسطے مدینے گھلیو نے۔ حضور پاک ﷺ نہیں مئے۔ ایس موقع تے ابوسفیان حضرت اُمّ حبیبہؓ نوں ملن آیا۔ حضور پاک ﷺ دے بسترے تے بن لگا تے اُمّ المؤمنینؓ نے روک کئے، بستر اُچک لیا۔ بڑا چیکیا، پر اُمّ المؤمنینؓ نے فرمایا، تیس کافراو تے ایہ حضور خاتم النبیین ﷺ دا بستر اے۔ کوئی مشرک تے نپاک بندہ ایس بسترے تے کس طرح بہہ سکدا اے۔

حضور پاک ﷺ فتح مکہ لئی لشکر لے کے مدینے پاک توں چلے تے مرا لہران دی وادی وچ آ کے رُکے۔ حضرت عباسؓ لشکروں باہر نکلے تے ابوسفیان بن حرب، حکیم بن حزام تے بذیل بن ورقا ثل ملاقات ہو گئی۔ ابوسفیان نے لشکر بارے پچھیا، تے حضرت عباسؓ نے ساری گل دس دتی کہ دس ہزار دا ایہ لشکر تھائے سر تے اپڑیا کھلا اے، تیس تیس نہس کر دتے جاؤ گے۔ ابوسفیان نے پچھیا۔ ہُن کیہ کریے۔ حضرت عباسؓ نے فرمایا، بچت دی صورت تے ایہو ای جے کہ اطاعت قبول کر لو۔ میرے ثل چلو، میں حضور پاک ﷺ دی خدمت وچ گزارش کراں گا کہ آپ سرکار ﷺ تہانوں امان عطا فرما دیں۔

حضرت عباسؓ ابوسفیان نوں لے کے ٹرے، تے حضرت عمرؓ نوں پتا لگ گیا۔ ابوسفیان دی پوری تاریخ حضرت عمرؓ دے سامنے سی۔ اوہ کہن، ایہدے

توں وڈا اللہ دے رسول ﷺ دا دشمن ہو کر کیڑا اے۔ میں ایہدا گناہ لاؤ ہنا ایں۔ حضرت عباسؓ اوہنوں بچاندے سن۔ دوہاں وچ واہ وا کھیہ بہ کھیہ ہوئی۔ پرتار تخی ابن خلدون وچ لے کہ حضور ﷺ کول حاضر ہوئے، تے آپ سرکار ﷺ نے ابوسفیان نوں امان دے دتی۔ فیر دُنیا جاندی اے کہ حضور ﷺ نے اسلام دے ایس سب توں وڈے دشمن دے گھرنوں دارالامان قرار دے دتا۔ جیہڑا ابوسفیان دے گھر وچ داخل ہو جائے گا، اوہنوں کچھ نہیں کہیا جائے گا۔ اللہ اللہ! حضور پاک ﷺ دا آپ دے من والیاں دا تے اسلام دا سب توں وڈا دشمن سرکار ﷺ دے درباروں معاف کر دتا گیا۔ ایسے موقع تے، بعد وچ ابوسفیان اسلام لے آئے۔

## سُستیاں پیاں تے تلوار چکن والے نوں معافی

حدیث وچ دو اکو جسے واقعے نظر آوندے نیں۔ ہو سکدا اے، ایہ اکو ای واقعہ ہووے جنھوں بیان کرن والیاں دے اختلاف نے دو واقعے بنا دتا ہووے۔ ایہ وی ممکن اے کہ دو الگ الگ موقعیں تے ایہو جیسی صورت پیش آئی ہووے۔

غزوہ انمار واسطے جاندیاں ہویاں ذی امر دے مقام تے، یا نجد توں واپسی تے جنگ وچ، حضور ﷺ صحابہ کرامؓ کولوں علیحدہ ہو گئے۔ آپ ﷺ اک بوٹے دی چھلویں ارام فرماوے لگے، اپنی تلوار او سے درخت ثل تنگ دتی۔ تھوڑی دیر ہوئی سی کہ اک روایت موجب حضرت جابر انصاریؓ کہندے نیں، اسل ویکھیا کہ سرکار ﷺ کول اک بڈو بیٹھا ہویا اے۔ اسیں حاضر ہوئے تے آپ ﷺ نے



سن۔ جبشہ دے بلوشاہ احمد نجاشی نے حضرت اُمّ حبیبہؓ وانکاح حضور پاک ﷺ  
تل پڑھوایا۔

صلح حدیبیہ دیاں شرطیں اُتے پہلوں تے کافر بڑے خوش ہوئے۔ فیر  
کچھ آئیو نے تے پریشان ہو کے معاملہ توڑ دتیو نے۔ بعد وچ فیر خیال آیا کہ ہور  
غلطی کر بیٹھے آں تے ابوسفیان نوں صلح حدیبیہ دا معاملہ بحال رکھن واسطے  
مدینے گھلیو نے۔ حضور پاک ﷺ نہیں کتنے۔ ایس موقع تے ابوسفیان حضرت  
اُمّ حبیبہؓ نوں ملن آیا۔ حضور پاک ﷺ دے بسترے تے بہن لگا تے اُمّ المؤمنینؓ  
نے روک کئے، بستر اُچک لیا۔ بڑا چیکیا، پر اُمّ المؤمنینؓ نے فرمایا، 'تیس کافراو'  
تے ایہ حضور خاتم النبیین ﷺ دا بستر اے۔ کوئی مشرک تے ٹپاک بندہ ایس  
بسترے تے کس طرح بہہ سکدا اے۔

حضور پاک ﷺ فتح مکہ لئی لشکر لے کے مدینے پاک توں چلے تے  
مرآئہ لہران دی وادی وچ آ کے رُکے۔ حضرت عباسؓ لشکروں باہر نکلے تے  
ابوسفیان بن حرب، حکیم بن حزام تے بذیل بن ورقا تل ملاقات ہو گئی۔  
ابوسفیان نے لشکر بارے پچھیا، تے حضرت عباسؓ نے ساری گل دس دتی کہ دس  
ہزار دا ایہ لشکر تہاڑے سرتے اپڑیا کھلا اے، تیس تہس تہس کر دتے جاؤ گے۔  
ابوسفیان نے پچھیا۔ ہُن کیہ کریے۔ حضرت عباسؓ نے فرمایا، بچت دی صورت  
تے ایہو ای جے کہ اطاعت قبول کر لو۔ میرے تل چلو، میں حضور پاک ﷺ دی  
خدمت وچ گزارش کراں گا کہ آپ سرکار ﷺ تہانوں امان عطا فرما دیں۔

حضرت عباسؓ ابوسفیان نوں لے کے رُکے، تے حضرت عمرؓ نوں پتا لگ  
گیہ۔ ابوسفیان دی پوری تاریخ حضرت عمرؓ دے سامنے سی۔ اوہ کہن، ایہ دے

توں وڈا اللہ دے رسول ﷺ دا دشمن ہو کر کیڑا اے۔ میں ایہدا گناہ لاؤ ہناں۔  
حضرت عباسؓ اوہنوں پچاندے سن۔ دوہاں وچ واہ وا کہیہ بہ کہیہ ہوئی۔ پرتار تہ  
ابن خلدون وچ اے کہ حضور ﷺ کول حاضر ہوئے، تے آپ سرکار ﷺ نے  
ابوسفیان نوں امان دے دتی۔ فیر دُنیا جاندی اے کہ حضور ﷺ نے اسلام دے  
ایس سب توں وڈے دشمن دے گھرنوں دارالامان قرار دے دتا۔ جیہڑا ابوسفیان  
دے گھر وچ داخل ہو جائے گا، اوہنوں کچھ نہیں کہیا جائے گا۔ اللہ اللہ! حضور  
پاک ﷺ، وا آپ دے من والیاں دا، تے اسلام دا سب توں وڈا دشمن سرکار  
ﷺ دے درباروں معاف کر دیا گیا۔ ایسے موقع تے، بعد وچ ابوسفیان اسلام  
لے آئے۔

## سُتیاں پیاں تے تلوار چکن والے نوں معافی

حدیث وچ دو اکو تہسہ واقعے نظر آوندے نیں۔ ہو سکدا اے، ایہ اکو  
ای واقعہ ہووے جنھوں بیان کرن والیاں دے اختلاف نے دو واقعے بنا دتا  
ہووے۔ ایہ وی ممکن اے کہ دو الگ الگ موقعیں تے ایہو جیسی صورت پیش  
آئی ہووے۔

غزوہ انمار واسطے جاندیاں ہویاں ذی امر دے مقام تے، یا نجد توں واپسی  
تے جنگل وچ، حضور ﷺ صحابہ کرامؓ کولوں علیحدہ ہو گئے۔ آپ ﷺ اک بوٹے  
دی چھلویں ارام فرماون لگے، اپنی تلوار اوسے درخت تل ٹنگ دتی۔ تھوڑی دیر  
ہوئی سی کہ اک روایت موجب حضرت جابر انصاریؓ کہندے نیں، اسل ویکھیا  
کہ سرکار ﷺ کول اک بڈو بیٹھا ہویا اے۔ ایس حاضر ہوئے تے آپ ﷺ نے



فرمایا، میں سنا پیاں سل۔ ایہ بندہ آیا، انہنے میری تلوار بٹے نالوں کھنچ کے میرے تے سدھی کر لئی۔ میری اکھ کھل گئی۔ ایہ مینوں کن لگا، ہُن تہانوں کون بچا سکدا اے؟ میں کہیا، رب سچا۔ تلوار ایہدے ہتھوں ڈگ پئی۔ مشکوٰۃ المصابیح وچ صحیحین دے حوالے نل ایہدے توں ودھ ایہ گل وی لکھی ہوئی اے کہ حضور ﷺ نے تلوار چک کے اوس بدو نوں پچھیا، ہُن دس تینوں میرے کولوں کون بچا سکدا اے۔ اوہ کن لگا، مینوں معاف فرما دیو۔ سرکار ﷺ نے فرمایا، رب سچے بابج عبادت دے لائق کوئی نہیں، تے میں اوہدا سچا رسول آں۔ بدو نے کہیا، میں مسلمان تے نہیں ہندا، پر میں تہاڈے نل یا تہاڈے من والیاں نال کدی نہیں لڑاں گا۔

مسلم شریف وچ اے کہ دُشور بن حارث نے تلوار کھنچی سی۔ ایہ بڑا بہادر سی۔ تے ایس واقعے توں بعد مسلمان ہو گیا سی۔

واقعے بھلوں دو ہون، یا اکو ہووے۔ ایہ گل واضح ہو گئی کہ سرکار ﷺ نے اوس بندے نوں جیہڑا آپنے ولوں حضور پاک ﷺ نوں قتل کرن ای لگا سی، معاف فرمادتا، کچھ نہیں کہیا۔

### گزبن جابرؓ واسلام

حضور پاک ﷺ نے اپنے مبارک قدمل نل جس زمین نوں شرف بخشیا، جس شہر نوں یشرب توں مدینۃ النبی ﷺ بنایا، اوہنوں طیبہ، طابہ قرار دتا، اوتھے آیاں اے زیادہ وقت نہیں سی گزریا، کہ کئے دا اک کافر گزبن جابر فری مدینے پاک دے کول اک چراگاہ تے حملہ آور ہويا۔ ذرّ نل دے اک صحابی

حفاظت لئی اوتھے ہے سن، اوہنل نوں شہید کر کے، واقدی دی مغازی الرسول ﷺ تے ابن حزم ظاہری دی جوامع السیرۃ مطابق درختل نوں اک لادیتو سو۔ تے سارا مال ڈنگر لے لیا۔

حضور پاک ﷺ نوں پتا لگا تے ستر صحابی لے کے اوہدا پچھا کیتا۔ تعاقب دی خبر لگیو سو، تے مال ڈنگر چھڑ کے اپنے ساتھیاں سمیت نس گیا۔ حضور ﷺ ڈھور ڈنگر لے کے واپس آ گئے، بہتا پچھانہ کیتو نے۔

ایس گزبن جابر دے مسلمان ہون دی روایت سیرت پاک دیاں کتابلں وچ نہیں مل دی۔ پر سن ۴ ہجری وچ بنو عرینہ دے کچھ ڈاکواں نے فیرایو جیسی حرکت کیتی، حضور پاک ﷺ دی اونٹنیاں ہک کے لے گئے تے سرکار ﷺ نے گزبن جابر فریؓ نوں اوہنل دا پتھا کرن واسطے گھلیا۔

مطلب ایہ ہویا کہ گزبن جابر نے ڈنگر چوری کرن دی جو حرکت کیتی سی، جیہڑا اک مسلمان نوں شہید کیتا سی، جس طرح درخت ساڑے سن، جس دیلے اوہ مسلمان ہویا تے آپ سرکار ﷺ نے اوہنوں معاف فرمادتا، کچھ وی نہیں کہیا۔ حالاں جے کئے والیاں دی ایہ پہلی جرأت سی۔ ایس واقعے توں پہلاں جنملاں غزویاں دا نل لیا جاندا اے، غزوہ ابوا، غزوہ بواط، غزوہ ذی عشیہ، ایہ مدھوں غزوے ہے ای نہیں۔ ایہ تے صلح تے امن دے معاہدے کرن لئی حضور ﷺ نے سفر کیتے سن۔ ساڑے سیرت نگاراں نے حضور پاک ﷺ دے ہر سفر نوں ”غزوہ“ لکھ کے غزویاں دی گنتی وچ وادھا کر دتا اے، تے دشمنل نوں ایویں ای ایہ کن دا موقع دتا اے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے وڑے غزوے لڑے، تے اسلام تلوار دے زور نل بھیلیا۔



غزوہ صفوان وچ وی، پہلوں بیان کیتے گئے واقعے دے مطابق کوئی لڑائی  
شرعی نہیں ہوئی۔ کُز بن جابر ڈنگر چھڈ کے نس گیا، تے حضور ﷺ ڈنگر لے  
کے واپس آ گئے۔

جعفر شاہ پھلواروی نے پیغمبر انسانیت ﷺ وچ ایس واقعے بارے  
لکھیا اے کہ ایہ کتے دیاں کافراں دی ایس سازش دا حصہ سی جیہدے تال اوہ ایہ  
پتا کرنا چاہندے سن کہ جے اسیں حملہ آور ہوئے تے مسلماناں نے کیہ انتظام  
کر رکھے نیں۔ اسیں اوہناں نوں کس طرح تے کتال کوپریشان کر سکے آں۔

### رب نوں یاد کرن والے نے رب نوں مَن لیا

اُسدُ الغلبہ وچ نقل اے کہ فضالہ بن عمر یثی وی حضور پاک ﷺ دا  
جانی دشمن سی۔ ہر ویلے ایسے کوشش وچ رہندا سی کہ کسے طرح داء لگے کہ  
میں حضور پاک ﷺ نوں قتل کر دیاں۔ فتح مکہ توں بعد اک دن حضور ﷺ خانہ  
کعبہ دا طواف کر رہے سن، فضالہ نے ویکھیا کہ موقع اے، اپنے دل وچ جیہڑی  
خواہش نوں اک مدت توں پال رہیا سی، اوہدے تے عمل کرن کارن اگے ودھیا۔  
آپ ﷺ دے قریب ہویا تے آپ ﷺ نے کیا: فضالہ! توں ایس؟ کہن لگا،  
آہوجی، میں ای آں۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا، اپنے دل دماغ وچ کیہ متا پکا رہیا  
سیں؟ کہن لگا۔ کجی نہیں، میں تے رب نوں یاد کر رہیاں۔

حضور پاک ﷺ ایہ سن کے ستے تے فرمایا۔ ”بھڑیا! رب سچے کولوں  
بخشش منگیا کر۔“ ایہ فرما کے آپ ﷺ نے اپنا ہتھ مبارک اوہدے سینے تے  
رکھیا۔ اوہ سینہ جیہڑا کینے تال بھرا ہویا سی، جیہدے اندر بغض سی، جیہدے وچ

آپ ﷺ نوں معاذ اللہ قتل کرن دے منصوبے بن دے رہندے سن، حضور  
پاک ﷺ دے پیار بھرے ہتھ مبارک دے لگن تال ای محبت تال بھر گیا۔  
فضالہ یثی اوے ویلے ایمان لے آئے۔ رضی اللہ عنہ۔

### معافی، امان نامہ تے کسریٰ دے کنگن

ساڈے سرکار ﷺ کتے پاک توں یثرب ول جا رہے سن۔ یثرب نوں  
طیبہ بناؤنا سی۔ اوہتے اسلام دے پہلی ریاست قائم کرنی سی۔ اوہتے مسلماناں نوں  
اک طاقت بنانا سی، جیہدے توں اسلام دے سارے دشمن یر کن۔

حضور پاک ﷺ اپنے گھروں نکل کے تن دن غار ثور وچ رہے۔ تال  
حضرت ابو بکر صدیقؓ سن۔ لکھیا جاندا اے کہ دشمنان کولوں چھپے رہے۔ گل رنج  
وی سمجھ نہیں اوندی کہ جد حضور پاک ﷺ دے گھروں نکلن توں پہلاں ای گھر  
دے چوال پاسے دشمنان دا پہرہ سی، اللہ پاک نے سرکار ﷺ دا ایہ معجزہ دکھایا کہ  
آپ ﷺ کسے نوں نظرای نہ آئے۔ فیر مدینے پاک دے راہ وچ وی اللہ پاک  
نے اپنے محبوب پاک ﷺ نوں دشمنان کولوں بچایا۔ فیر، تن راتیں غار ثور وچ  
چھپن دی کیہڑی لوڑ سی۔ تن دن تال بعد سفر شروع کرن دی بجائے اوے دن  
ٹر پیندے، تال وی کسے دشمن نے کجی نہیں سی وگاڑ سکنا۔ ساڈے خیال مطابق  
تن دن غار ثور وچ قیام فرماون دا مطلب ایہ سی کہ اُمت نوں سبق دتا جائے کہ  
جے کدی دشمن اوچھیاں ہتھیاراں تے اتر آئے، مرکزی بندے نوں قتل کرن  
تے تَل جائے تے کجی دنال واسطے ایدھر اودھر ہو جان وچ وی کوئی حرج نہیں۔

بہر حال، حضور پاک ﷺ اپنے تال حضرت ابو بکرؓ نوں، حضرت عامر بن



فیروزہ نوں، تے عبد اللہ بن اربطہ نوں لے کے مدینے پاک ول ٹرے۔ بخاری شریف وچ اے کہ کافراں نے منادی کرا دتی کہ جیہڑا بندہ حضور ﷺ نوں زندہ گرفتار کر کے لے آوے، یا اوہناں نوں قتل کر کے ساڈی تسلی کرا دے، اسیں اوہنوں سو اونٹھ دیاں گے۔

بنو مدین لکھ مکہ مکرمہ تے مدینہ منورہ دے راہ وچ قید کول وسدے سن۔ اوہناں تیکر انعام دا اعلان اپنیا، سراقہ بن مالک جُشعی مدنی سو اونٹھ حاصل کرن دی سوچن لگ پیا۔ ایسے چر وچ اوہنوں کسے دسیا کہ سمندر دے نیڑے اوہنے کجھ بندے سفر کردے تگے نیں۔ سراقہ نے دوڑ لا دتی۔ حضور پاک ﷺ اوس ویلے رابغ توں اگے ودھ چکے سن۔ سراقہ گھوڑا دوڑا کے آپ ﷺ تیکر اپڑ گیا۔ حضور ﷺ دے نیڑے جان لگا، نیت بھیرٹی ساسو، گھوڑا زمین وچ دھس گئو سو۔ لکھدے نیں، پئی دو واری ایہو ای ہویا۔ گھوڑا بھونیں وچ دھس جاندا سی، تے آپ منہ پرے آپیندا سی۔

اخیر، تھہ بنجھ کھلوتا، یا محمد (ﷺ) میریاں اکھیاں کھل گئیاں نیں۔ میں سمجھ گیا واں جے میں تہانوں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکدا، مینوں معافی دے دیو۔ سراقہ مسلمان نہیں ہویا۔ دو واری بُری نیت نال اگے ودھیا سی، پر سرکار ﷺ نے معاف فرماؤن وچ ذرا دیر نہیں لائی۔ دوجی واری فیر گھوڑا زمین وچوں نکل آیا تے سراقہ کہن لگا، رب دی سونہ، میری نیت ٹھیک ہو گئی ہے۔ میں کوئی ایسی گل نہیں کراں گا جیہڑی تہانوں چنگی نہ لگے۔ میری درخواست ایہ اے کہ مینوں ”امان نامہ“ عطا فرما دیو۔

بخاری شریف وچ اے، آپ سرکار ﷺ نے عامر بن فیروزہ نوں حکم

دنا، امان نامہ تیار کر دیو۔ اوہناں امان نامہ لکھیا، سرکار ﷺ نے مُر مبارک لا دتی۔ فیر فرمایا، سراقہ! میں تیرے ہتھال وچ کسری دے کنگن پیا ویہناں۔

سُبْحَانَ اللہ! دشمن نوں بھونیں دی پکڑ کولوں چھڑایا، اوہنوں معاف فرما دتا، اوہنوں امان دے دتی، امان نامہ لکھوا کے مُر لا کے دے دتا، نالے ایران دے بلوشاہ دے کنگن عطا فرماؤن دا حکم جاری فرما دتا۔ اوس دشمن نوں، جیہڑا مسلمان فیروہی نہیں ہویا۔

سرکار ﷺ نے مکہ فتح کیتا۔ بعدوں حنین تے طائف دیاں معرکیں توں فارغ ہو کے جعرانہ دے مقام تے تشریف فرما سن، کہ سراقہ امان نامہ صحابہ کرامؓ نوں دکھا کے، بارگاہ وچ حاضر ہویا، تے اسلام لیا۔

الاصالبہ فی تمییز الصحابہؓ وچ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھدے نیں۔ سرکار ﷺ نے سراقہ نوں فرمایا سی، اوس ویلے تیری کیہ حالت ہووے گی جد توں والاں نال بھریا ہویاں باہواں وچ کسری دے کنگن پائیں گا۔ روض الانف وچ امام سہیلی لکھدے نیں، حضرت عمر فاروقؓ دے زمانے وچ ایران فتح ہویا تے کسری دے کنگن وی مل غنیمت وچ آئے۔ غنیمت وڈن دی واری آئی تے مسلماناں دے خلیفہؓ نے سراقہ نوں بلا کے کنگن اوہنوں پوائے تے کہیا، ”کسری لوکل دارب بنیا پھر اسی، رب تے اللہ پاک اے جنھے اوہدے کنگن بنو مدین دے اک بدو نوں پوادتے نیں۔“

قتل کرن لئی اون والے تے شفقت

اسلام آتے حضور پاک ﷺ دے بہت وڈے دشمن وچوں عمیر بن



وہب وی سی۔ استیعاب وچ اے کہ امینے بدر دی جنگ ٹالن لئی کئی پاپڑ ویلے، پر گل ٹال بنی۔ جنگ ہوئی، تے ایس لڑائی وچ عمیر دا پتر وہب گرفتار ہو گیا۔

کے دیاں ساریاں کافراں نوں بدر وچ ہرنا ہضم نہیں سی ہو رہیا۔ کافر صرف ہرے ای تے نہیں سن، وڈے وڈے مارے وی گئے تے کئی قید وی ہو گئے سن۔ عمیر بن وہب کے دیاں مشہور لوکاں وچوں سی۔ ایہداتے پتر وی پھڑپھا گیا سی ایس لئی ایہنوں غصہ ودھیک ای سی۔ امینے صفوان بن امیہ ٹال گل کیتی پئی جے توں میرے گھربار دا خیال رکھیں تے میں مدینے جا کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوں (نعوذ باللہ) قتل کراؤناں۔ صفوان نے ایہ بھار چک لیا، ٹالے ایہدی مہم لئی سلمان دا پر بندھ وی کردتا۔

عمیر مدینے پاک اپڑیا۔ مسجد نبوی شریف دے بوہے کول سواری توں اتر کے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دی بارگاہ ول ٹریا۔ حضرت عمرؓ نے ویکھیا عمیر نے تلوار گلے ٹال لٹکائی ہوئی اے تے ٹریا آ رہیا اے۔ اوہناں نے سرکار ﷺ نوں جا کے دسیا۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا اون دیو سو، روکنا نہیں۔ عمیر آیا۔ سرکار ﷺ نے پچھیا، کیویں آیا ایس؟ کن لگا: پتر نوں چھڑاؤن آیاں۔ آپ ﷺ نے پچھیا ”ایہ تلوار کیوں ٹال لئی پھرنا ایس؟ کن لگا: علوتاں بھیڑیاں، سواری تو اتڑیاں تے تلوار گلیوں لاہناں بھل گیاں۔

حضور پاک ﷺ نے فرمایا، جے توں تلوار باہر چھڑنا بھل گیا ایس، اتے پتر نوں چھڑاؤن ای آیا ایس، تے ایہ دس، صفوان بن امیہ ٹال تیری گل بات کیہ ہوئی سی؟

پریشان ہو گیا۔ کن لگا، تیس ای فرماؤ، کیہ گل ہوئی سی۔ سرکار ﷺ

نے سارے مکالے، دعوے تے وعدے وعید سنا دتے۔ سن کے حالت ای بدل گئی کن لگا، جیہڑی گل میرے تے صفوان وچ ہوئی سی، اوہدی تے اسل کدھال نوں وی خبر نہیں سی ہون دتی۔ بلاشبک تیس سچے نبی او۔ ایہ کہ کے عمیر بن وہب نے کلمہ پڑھ لیا تے حضور پاک ﷺ نے قتل کرن لئی اون والے دا اسلام قبول فرمایا۔

### صفوان بن امیہ تے مہربانیاں

امیہ بن خلف نے اپنے غلام حضرت بلالؓ دے اسلام لیاؤن پاروں، اوہناں تے جتے ظلم کیتے، اوہ تے کسے توں لکے چھپے نہیں، اوہ تے بدر دی لڑائی وچ قتل ہو گیا۔ اوہدے پتر صفوان نے عمیر بن وہب دے گھربار دی ذمہ داری قبول کیتی تے اوہنوں مدینے گھلیا پئی (نعوذ باللہ) حضور ﷺ نوں قتل کر دے۔ عمیر نے سرکار ﷺ دے چھن تے کہیا، میں اپنے جنگی قیدی پتر وہب نوں چھڑاؤن آیاں۔ حضور ﷺ نے فرمایا، تے جیہڑی متا صفوان ٹال پکا آیا ایس، اوہ دس بھلا۔ فیر سرکار ﷺ نے دوواں وچ کیتی گل بات سنا دتی، تے عمیرؓ مسلمان ہو گئے۔

حضور رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیتا تے صفوان بن امیہ نس کے اپنے داوے کول چلا گیا۔ عمیر بن وہب صفوان دے چاچے دے پتر سن۔ اوہ حضور ﷺ دی خدمت وچ حاضر ہوئے تے صفوان واسطے امان منگی۔ سرکار ﷺ نے اوہنوں امان دین دا اعلان فرمادتا، تے نشانی دے طور تے اپنی چادر پاک (یا بعضے کہندے نیں پگ شریف) دے دتی۔ عمیر بن وہب دے پتر وہب بن عمیرؓ



صفوان نوں لے کے حضور پاک ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہوئے۔ صفوان نے پچھیا، تسلی مینوں دو مہینیاں واسطے امان دتی اے؟ حضور ﷺ نے فرمایا تینوں چوہہ مہینیاں لئی امان دیتاں۔

فیر حضور ﷺ حنین دی جنگ واسطے تشریف لے گئے تے صفوان کولوں کجھ ہتھیار اوہارے لے گئے۔ اُس دُ الغابہ وچ لکھیا اے، حنین وچ صفوان بن امیہ کافراں ول سی تے مسلمان اوہدے ہتھیار ورت رہے سن۔ حنین دی فتح مگروں حضور ﷺ نے صفوان نوں غنیمت وچوں حصہ دتا۔

بعدوں وی سرکار ﷺ صفوان نوں کجھ نہ کجھ عطا فرماوندے رہے۔ اخیر صفوان مسلمان ہو گئے۔ ابن ابی شمر <sup>موجہ صفوان</sup> کہندے نیں، مینوں حضور پاک ﷺ نے ایہل کجھ عطا فرمایا جے مینوں سمجھ آ گئی کہ اپنی سختی نبی دے بغیر کوئی کرای نہیں سکدا۔ ایس لئی میں حضور پاک تے ایمان لے آیا۔

## قتل دی بجائے معافی تے انعام اکرام

زہیر دا پتر کعب حضور پاک ﷺ دے خلاف شعر لکھدا، تے کافراں وچ پڑھ پڑھ کے سناوند اسی۔ مکہ فتح ہویا تے سرکار ﷺ نے ساریاں ای کافراں نوں عام معافی دے دتی۔ صرف اوہ تیراں بندے تے ۳ زنتیاں جنہاں مسلماناں دے خلاف ات چکی ہوئی سی، یاں اوہ حضور پاک ﷺ دے خلاف بکواس کردے رہے سن، اوہناں دے قتل دا حکم صادر فرمایا۔ اوہناں وچوں وی جنہاں سرکار ﷺ دی بارگاہ ہے حاضر ہو کے معافی منگ لئی، اوہناں نوں معاف کر دیا گیا۔ کعب دے بھائی حضرت بکرؓ مسلمان ہو چکے سن۔ اوہناں کعب نوں سنیا گھلیا پئی چنگی گل ایہ

ای اے کہ توں حضور پاک ﷺ دی خدمت وچ حاضر ہو کے توبہ کر لے۔ نہیں تے ماریا جائیں گا۔ حضرت بکرؓ نے کعب نوں جیڑے شعر لکھے اوہناں وچوں اک شعر دا مطلب ایہ اے، جے توں بچنا ایس تے لات تے عزیٰ (بتاں) نوں چھڑ کے رب سچے دل منہ کر، نجات وی مل جائی گی، نالے سلامتی وی پائیں گا۔

کعب ابن زہیر دی سمجھ وچ گل آ گئی۔ حضور پاک ﷺ دی خدمت وچ پیش کرن لئی قصیدہ لکھ کے رُپیا۔ جینہ اپڑ کے اپنے اک واقف کار نوں نال لہو سو، تے حضور پاک ﷺ دی بارگاہ آپڑیا۔ بہ کے عرض کرن لگا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! کعب ابن زہیر مسلمان ہو کے تہاڈی خدمت وچ حاضر ہونا چاؤندا اے۔ جے میں اوہنوں لے آواں تے اوہنوں امان مل سکدی اے۔ سرکار ﷺ نے فرمایا۔ ہاں۔ عرض کرن لگا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! کعب میں ای آں۔

عاصم بن عمر بن قنہ کہندے نیں، ایہ سن کے اک انصاری جوش وچ آ گئے۔ عرض کیتو نیں، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! مینوں حکم دیو، ایہدی گنجی لاہ دیاں، ایہ خدا داد ثمن تہاڈے خلاف شعر لکھدا اسی۔

حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔ ناں بھئی ناں۔ ایہ جو کجھ کردا رہیا اے، اوہدے تے نادم ہویا اے، تاں ای ایہ ساڈے کول آیا اے۔ ایہنوں کجھ نہیں کہنا۔

ایس موقع تے حضرت کعب! ابن زہیرؓ نے جیڑا قصیدہ شریف حضور پر نور ﷺ دی خدمت وچ پیش کیتا، اوہ قصیدہ بردہ شریف دے ناں تے مشہور اے۔ کتاباں وچ اوہدا ناں ”**باحت سعاد**“ اے۔ ایس قصیدے دے



اک شعر اُتے حضور پاک ﷺ نے اصلاح دی دتی، تے اک شعر تے، بعضے کہندے نیں، اوے شعر تے اپنی چادر پاک کعبہ نوں عطا فرمادی۔

کعبہ فوت ہوئے تے حضرت معاویہؓ نے ایہ چادر وسمہ ہزار درہم دے کے لے لئی۔ کہندے نیں، ایہ چادر آج تیک محفوظ اے۔

کعبہ دا پچھلا ریکارڈ دیکھیے تے اوہ معانی جو گے نہیں سن۔ پر ساڈے سرکار ﷺ نے اوہناں نوں صرف معاف ای نہیں کیتا، انعام اکرام وی دتا۔

### مسلمان بھین نوں قید کرن والے دا اسلام

عقبہ بن ابی معیط حضور پاک ﷺ دا گواہنڈی سی۔ سید جمال حسینی روضۃ الاحباب وچ کہندے نیں، حضور پاک ﷺ دا ارشاد پاک اے کہ ابولسب تے عقبہ بن ابی معیط میرے سب توں بھیڑے ہمسائے سن۔

ایہدی بیوی حضرت اروی بنت کریمہؓ حضور پاک ﷺ دی پھپھی ام حکیم بنت عبدالمطلبؓ دی دھی تے حضرت عثمان غنیؓ دی والدہ سن۔ تذکار صحابیات وچ اے کہ ارویؓ شروع شروع وچ ای مسلمان ہو گئیاں سن۔

اروی بنت کریمہؓ وچوں عقبہ بن ابی معیط دی دھی ام کلثومؓ سن جنھاں نوں حضور پاک ﷺ تال بڑی محبت سی۔ جس ویلے مدینے شریف ول ہجرت ہوئی، سرکار ﷺ دی مدینے شریف چلے گئے تے ام کلثومؓ تڑپیاں سن۔ ایہناں دا ویاہ ابجے نہیں سی ہویا۔ پوتے بھرا ایہناں دی بڑی سخت نگرانی کردے سن۔ اخیر، صلح حدیبیہ توں گموں ایہناں دا داء لگ گیا تے ایہ بنی خزاعہ دے اک شریف آدمی تال پیدل ای مدینے ول تڑپیاں، تے سرکار ﷺ دی خدمت وچ اپڑ

گئیاں۔

عقبہ دے دو پتریاں عمارہ بن عقبہ تے ولید بن عقبہ نے پچھا کیتا، پر ایہ ہتھ نہ آئیاں۔ ایہناں دوہاں نے حضور پاک ﷺ دی خدمت وچ حاضر ہو کے بھین واپس منگی۔ صلح حدیبیہ موجب قریش دے کسے بندے نوں مسلمان کول نہیں سن رکھ سکدے، واپس کرنا پسند ایسی۔ ایس موقعے تے آیت وی نازل ہو گئی، تے حضور پاک ﷺ نے عقبہ دیاں پتریاں نوں کیسا پئی صلح دی شرط وچ بندے واپس کرن دی گل اے، زبانی نوں واپس کرن دی نہیں۔ ایس طرح ام کلثومؓ نوں واپس نہ کیتا گیا۔

مدارج النبوت وچ ہے کہ بعدوں، سرکار ﷺ نے ایہناں دا نکاح حضرت زید بن حارثہؓ تال کر دتا۔

ولید بن عقبہ حضرت عثمان غنیؓ دے ماں جائے سن۔ ایہ فتح مکہ والے دن ایمان لیائے پر حضور پاک ﷺ نے اپنی علوت موجب ایہناں نوں وی نہیں کیسا کہ تیں اپنے پوتال دل کے اپنی بھین تے کٹال کو ظلم کھلیا سی۔

### زخمی کرن والیاں واسطے دعا

اُحد دی لڑائی وچ حضور پاک ﷺ دے سامنے والے چار دندان وچوں اک شہید ہو گیا سی۔ کئی کتاباں وچ دو، تے کئیاں وچ چار دندان دے شہید ہون بارے لکھیا ہویا اے، پر ایہ صحیح نہیں۔ حدیث پاک دا معنی ایہ بن دا اے پئی سامنے والے چوتھ وچوں اک دند شہید ہویا سی۔ ایس لڑائی وچ خود وی دونوں پاسوں کھب گیا سی جیہڑا حضرت ابو عبیدہؓ نے اپنیاں دندان تال زور لا کے







اے۔ بے مینوں چھڑ دیوتے میں شکر گزار رہو! گاتے احسان مٹل گا۔ فدیہ دین دی گل ہووے تے جٹاں فرماؤ، حاضر کردیاں۔

سرکار ﷺ نے دو بے دن وی تمامہ نل ایسے طرح گل بات فرمائی۔ تیجے دن وی فیر ایہو ای سوال جواب ہوئے۔ فیر حضور پاک ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم نوں حکم دتا: تمامہ نوں چھڑ دیو۔ اوہدیاں مکشاں کھولیاں گیں۔ اوہ اللہ دے پیارے رسول ﷺ دے چرے پاک نوں دیکھ رہیا سی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمامہ! توں آزاد اویں۔ جدھر جاناں ای، جا سکنا ایں۔ تمامہ حیران رہ گیا۔ عرب وچ قیدیاں نل ایہ سلوک کدوں ہویا سی۔ فیر، قیدی وی اوہ بندہ جنھے اسلام آتے مسلماناں دے خلاف ہر کاروائی کیتی ہووے، اک مسلمان نوں ناحق شہید وی کر دتا ہووے۔

تمامہ چپ کر کے ٹرپا۔ میتوں باہر نکلیا۔ کسے کھوہ تے گیا۔ نہاتا دھوتا۔ تے فیر واپس سرکار ﷺ دی بارگاہے آ حاضر ہویا۔

”سرکار ﷺ! کجھ چر پسلاں تے میں تماڈا وڈا ویری سل۔ مینوں تیس چنگے نہیں سو لگدے۔ تے ہن سونہ رب دی، تماڈے توں ودھ مینوں چنگا کوئی نہیں پیا لگدا۔ پسوں مینوں اسلام نل نفرت سی، ہن ایس دین توں ودھ کے چنگیائی کوئی نہیں دسدی۔ اگے مدینے نوں میں بڑا بھیڑا پنڈ سمجھدا سل۔ اج ایس شہر توں سوہنا شہر کوئی نہیں لبھدا۔ میں تماڈے تے، آتے تماڈے دے ہوئے سچے رب تے ایمان لیاؤں۔“

رب سچے دے سچے رسول پاک ﷺ نے تمامہ بن آخال حنفی دیاں خطاواں نوں معاف فرما دتا، اوہدے جُرمیں ولوں نظراں پھیر لیاں، اوہدے نل

محبت تے احسان دا سلوک فرمایا، تے رب کریم نے اوہنوں ایمان دی دولت نصیب فرمادتی۔

## ویریاں نوں مٹھکیاں نہیں مرن دتا

تمامہ بن آخال یمامہ دے قبیلے بنو حنیفہ دے آگوتے سردار سن۔ ایہ قبیلہ اوہو ای اے جمدے وچ مُسکد کذاب بھیجا، تے اوہنے نبوت دا جھوٹا دعویٰ کیتا۔

تمامہ مسلمان ہوئے تے حضور پاک ﷺ کولوں اجازت لے کے مکے شریف آئے۔ عمرہ کیتا، تے کھلم کھلا اعلان کیتا جے میں حضور پاک ﷺ تے ایمان لے آیا جے۔ مکے دے کافر مشرک اوہناں گردے اکٹھے ہو گئے تے پو داوے دے مذہب نوں چھڑن پاروں اوہناں نوں بھیجیاں دین لگ پئے۔ حضرت تمامہ گرم ہو گئے۔ کہن لگے، مکے والیو! رب سچے نے مینوں سدھے راہ پادتا اے، تے تیس گلاں بناؤن لگ پئے او۔ تماڈا حال تے ایہ اے کہ اتھے واپسی نیجی ہندی ای نہیں، سب کجھ یمامیوں ای اوند اے۔ **وَادْعِیْ ذِیْ ذِیْع** دے ویستکو! ہن میں کنگ دا اک دانہ او تھوں مکے نہیں اون دیاں گا۔

اوہناں آپنے ایس اعلان تے یمامہ اپڑیاں ای عمل کر دتا۔ مکے نوں غلہ گھلنا بند دیتوئیں۔ مکے وچ کل پے گیا۔ قیامت داساں بجھ گیا۔ مکے دے کافراں نے حضور پاک ﷺ تے آپ سرکار ﷺ دا نل لین والیاں داساہ لینا اوکھا کیتا سی، مسلماناں نوں شہروں باہر کڈھ کے ساہ لیا سائے، سگوں شہروں کڈھ کے وی اوہناں دا پچھا نہیں سن پئے چھڑ دے، مدینے پاک وچ وی اوہناں نوں تنگ کر



رہے سن۔ جس ویلے ثمامہؓ نے روٹی ٹکڑ بند کیتو نے، تے فیروآں جماناں دے سردار ﷺ دی بارگاہے رُے۔ پر آکڑ فیرو دی نہ چھڈی۔ خط گھلیو نے، جمدے وچ سی: تساں ساڈیاں وڈکیں نوں تے جنگل وچ قتل کردتا اے۔ ہن ساڈیاں بکیاں نوں کھکیاں مارن لگے او۔ تہاڈی قوم کھکھ نال تڑپ رہی اے، تے تیس مدینے وچ آرام کر رہے او۔ کیہ ہن یمامہ ولوں سانوں کچھ نہیں لکھے گا؟

دین اسلام دے دشمن، مسلماناں نال ظلم دی اخیر کرن والیاں ویریاں نے جیہڑا سُنیا گھلیا، اوہدے وچ وی گستاخی دا لہجہ ای استعمال کیتا۔ پر آپ سرکار ﷺ نوں ایس خط پاروں پتا لگا کہ ثمامہؓ نے ہر طرح دی جنس کئے گھلی بند کردتی اے، تے پریشان ہو گئے۔ اوے ویلے حضرت ثمامہؓ نوں حکم گھلیا جے مکے والیاں دا غلہ نہ روکو۔

ثمامہؓ دا غصہ تے سچاسی، پر جس ویلے رب سچے دے محبوب پاک ﷺ دا حکم ملیا تے گل مک گئی۔ اوے ویلے مکے والیاں نوں سلمان گھل دیا گیا، تے اسلام دے ویری بھکے مرنوں بچ گئے۔

### حضور پاک ﷺ نے فرشتے دی گل نہیں منی

اُمُّ الْمُؤْمِنِین سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے اک واری سرکار ﷺ کولوں پچھیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! تہاڈے تے اُحد دے دیساڑے توں ودھ دی کوئی سخت دن آیا۔ تے آپ حضور ﷺ نے فرمایا۔ ساریاں دنن توں ودھ طائف والا دن سخت سی۔

آپ سرکار ﷺ حضرت ابو طالب دی وفات مگروں حضرت زید بن حارثہؓ نوں نال لے کے طائف دیاں وسیکاں کول تشریف لے گئے۔ اوہتھے بنو حقیف و سدے سن۔ ایہ تکے توں کوئی پنجاہ پچو پنجا کلو میٹر دور اک زرخیز علاقہ اے۔ اوہتھوں دے کافراں نے حضور پاک ﷺ دیاں گلاں سُن کے سخت بد تمیزی کیتی تے لفنگیاں منڈیاں نوں سرکار ﷺ دے پچھے لا دتا۔ ایہناں بد بختن نے ساریاں کائناتن لئی رحمت بنا کے بھیجے گئے اللہ دے پیارے نبی ﷺ تے ایہے کو پتھر دسائے بے طبری تے ابن ہشام موجب رنج گدا سی، جیویں جسم پاک دے ہر حصے وچوں لہو دے فوارے چھٹے ہوئے نیں۔

مدارج النبوت وچ شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھدے نیں، حضور ﷺ اک باغ وچ اپڑے تے حضرت زیدؓ نے پہلوں حضور پاک ﷺ دے زخماں توں خون پونجھیا، فیراپنے دل دھیان کیتا۔ لکھیا اے کہ سرکار ﷺ دالہو مبارک نعلین مبارک وچ رنج جمیا ہویا سی جے پیراں نوں مشکل نال کھچ کھچ کے جتی وچوں کڈھیا گیا۔

بخاری شریف تے مسلم شریف وچ لوند اے۔ پہاڑاں دا فرشتہ آپ سرکار ﷺ کول حاضر ہویا تے عرض کیتی۔ حکم فرماؤ تے طائف دے آس پاس دیاں پہاڑاں نوں آپ وچ ملا کے آبادی غرق کردیاں۔ حضور رحمت للعالمین ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ مینوں رب سچے کولوں امید اے پی ایہناں دی آل اولاد وچوں ایہو جیسے لوکی پیدا ہون گے جیہڑے رب سچے توں من والے ہون گے، تے اسلام لیاون گے۔

منافقان دے سردار دی گل من لئی



ساڈے سرکار ﷺ نے یثرب نوں مدینہ النبی ﷺ تے طیبہ، طلبہ بناؤن  
توں بعد یہودی قبیلیاں نال معاہدے فرمائے۔ اک معاہدہ بنو قینقاع قبیلے نال وی  
ہویا۔ معاہدہ ایہ سی پئی دونوں گھرا من ارام نال رہن گے، تے باہروں کسے  
دشمن نے مدینہ پاک اتے حملہ کیتا تے اکٹھے ہو کے دشمن دا مقابلہ کیتا جائے  
گا۔

پر یہودیاں دیاں سازشاں تے اج تیک مشہور نیں۔ بنو قینقاع نے وی  
بدر دی جنگ توں بعد کئی شرارتاں کدائیاں۔ حضور پاک ﷺ اوہناں نوں منع  
فرمادے رہے، اتے معاہدے دی پابندی پاروں یاد دہانی کراوندے رہے۔ پر اوہ  
جواب وچ کہن لگے، 'اسیں قریش نہیں گے۔ اوہناں نوں تے لڑنا اوند اسی نہیں،'  
نال ہرے نیں۔ ساڈے نال مقابلہ ہویا تے دساں گے پئی بہادری ہندی کیہ  
اے۔

یہودیاں دی جرأت اپنی ودھی جے اوہناں اپنے ہزار وچ اون والی ایک  
مسلمان عورت دی بے عزتی کیتی۔ عورت نے رولا پلایا تے اک انصاری نے  
اوس یہودی سنیا رے نوں قتل کر دتا جنھے اوس مومنہ دے منہ توں برقع لاہن  
دی جرأت کیتی سی۔ ہزار یہودیاں داسی، اوہناں، مسلمان نوں شہید کر دتا۔

آپ سرکار ﷺ نوں پتا چلیا تے آپ نے بنو قینقاع تے چڑھائی کر  
دی۔ کئی دن دے محاصرے توں بعد ایہ یہودی گرفتار کر لیتے گئے۔

یہودیاں نوں ہار آگئی تے منافقان دا سردار عبداللہ بن ابی اوہناں دا  
سفارشی بن کے آگیا تے رحم دی دہائی دین لگا۔ پہلوں تے حضور ﷺ نے  
اوبدے وتوں منہ پھیر لیا۔ پر بعدوں، سیرت ابن ہشام موجب سرکار ﷺ نے

اوہناں ساریاں نوں رہا فرما دتا۔

## سازشیاں دی جان بخشی تے مال لے جان دی اجازت

حضرت عمرو بن امیہ صمری مدینے پاک ول آرہے سن، جے راہ وچ بنو  
عامر دے بندے ملے، جہڑے حضور پاک ﷺ دی خدمت وچ کوئی سنیا اپڑاؤن  
جارہے سن۔ عمرو نوں ایس گل دا پتا نہیں سی۔ اوہناں دو نہاں نوں ستیاں پیاں  
قتل کر دتا، تے ایس طرح اپنے ولوں اپنے ساتھیاں دا بدلہ لے لیا۔ حضور پاک  
ﷺ نوں پتا چلیا، تے آپ ﷺ نے فرمایا، 'میں دو آل مقتولاں دی دیت دیاں گا۔  
ایس معاملے وچ مشورہ لین واسطے حضور پاک ﷺ بنو نضیر ول گئے۔  
آپ ﷺ دے نال دو صحابہ وی سن، یہودیاں آپ وچ صلاح کیتی کہ اج توں چنگا  
موقع فیر نہیں جے لیمنہ۔ سرکار ﷺ جس مکان دے پر چھلوں تھلے بیٹھے نیں،  
اوبدی چھت توں اک بندہ، وڈا سارا پتھر سرکار ﷺ دے اتے سٹ دے۔ ایہ  
قتل ہو گئے تے انت لئی ساڈی جان چھٹ جائے گی۔ عمرو بن حجاب نے ایہ کم  
اپنے ذمے لیا۔ حضور پاک ﷺ بیٹھیاں، بیٹھیاں اک دم اٹھے تے مدینے  
شریف ول ٹر پئے۔ آپ ﷺ دے ساتھی صحابی رضی اللہ عنہم وی پچھے پچھے آ  
گئے۔ حضور پاک ﷺ نوں یہودیاں دی ایس حرکت تے بڑا افسوس ہویا۔ آپ  
ﷺ نے نابینا صحابی حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ نوں مدینے پاک وچ اپنا  
نائب مقرر فرمایا تے فوج لے کے بنو نضیر تے چڑھائی کر دی۔

اوہ قلعہ بند ہو گئے، مسلماناں نے اوہناں دا محاصرہ کر لیا۔ منافقان دے  
سردار عبداللہ بن ابی نے یہودیاں نوں، پتھری ہلا شیری دی، پر اوہ ڈھکی ڈھاہ



بیٹھے۔ حضور پاک ﷺ نے یہودیوں کو لوں معاہدے دی خلاف ورزی اتے سازش کرن پادوں اوہناں دا محاصرہ تے کیتا، پر اخیر اوہناں نوں حکم دتا کہ اوہ مدینہ یوں نکل جان۔ اپنا جنٹاں سلمان چک سکدے نیں، لے جان۔ اوہناں نوں سلمان سمیت جان دتا جائے گا۔ ابن سعد نے لکھیا اے کہ اوہ اپنے بال بچیاں تے سلمان نوں چھو سو اوٹھن تے لد کے لے گئے آپ سرکار ﷺ نے یہودیوں دی حرکتیں دے باوجود اوہناں دی جان بخشی کردتی، تے سلمان وی لے جان دتا۔

### حکم قتل کرن دا دتا، دے معافی دتی

حضور پاک ﷺ نے فتح مکہ والے دن جنہاں کافراں مرتداں دے قتل دا حکم صادر فرمایا سی، اوہناں وچوں عبداللہ بن سعد بن ابی سرح وی سی۔ اوہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کول جا کے لک گیا۔ جس ویلے حضور ﷺ نے لوکاں نوں بیعت واسطے بلایا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ عبداللہ بن ابی سرح نوں نال لے کے آئے تے حضور ﷺ دے کول کھڑا کر دتا۔ فیر عرض کیتی، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) عبداللہ دی بیعت قبول فرما لو۔ حضور ﷺ خاموش رہے۔ دوجی واری فیر آپ ﷺ نے توجہ نہ فرمائی۔ پر تیجی واری آپ ﷺ نے اوہدی بیعت لے لئی۔ فیر آپ سرکار ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ول مخاطب ہو کے فرمایا۔ عبداللہ دے قتل دا حکم دتا جا چکیا سی۔ تماڑے وچوں کوئی ایسا نہیں سی، بیہرہ ایسوں قتل کر دیندا۔ صحابہ نے عرض کیتا، ہن اوہ تماڑی بارگاہے حاضر ہو گیا سی۔ اسیں تے ایہو ای سوچدے رہے کہ آپ ﷺ اشارہ فرماون تے اسیں ایہدا گاٹا لاہ دیئے۔ ایہ سن کے حضور ﷺ نے فرمایا: ایہ

گل نبی دے مرتبے توں گھٹ اے کہ اوہ اشارے کرے۔ تیاں لوکاں قتل دے حکم تے عمل نہیں کیتا، تے اسل کول آئے ہوئے نوں معاف فرما دتا اے، تے اوہدا اسلام دے سائے تھلے اوٹا قبول فرمایا اے۔

### دشمنی وچ دُور تیکر جان والیاں نوں معافی

عاص بن وائل ساڈے آقا حضور ﷺ دا بڑا مخالف سی۔ اوہدا پتر عمرو دی اسلام دشمنی دا کوئی موقع نہیں سی چھڈدا۔ کے وچ وی مسلماناں نوں پریشان کرن وچ ہمیش ایہدا ہتھ ہندا سی تے جس ویلے مسلماناں دا پہلا قافلہ ہجرت کر کے حبشہ گیا، قریش دا بیہرہ وفد مسلماناں نوں حبشہ چوں کڈھوان لئی گیا سی، اوہدے وچ ایہ وی سی۔ شاہ معین الدین ندوی سیر الصحابہ وچ لکھدے نیں کہ عمرو بن عاص تے ایہدے سنگیاں ساتھیاں نے پہلوں بطریق نال مل کے اوہناں نوں مسلماناں دے خلاف کیتا، فیر حبش دے شاہ اصمہ نجاشی نوں تحفے تحائف پیش کر کے چاہیا پئی اوہ مسلماناں نوں حبش وچوں کڈھ دے، پر کامیابی نہ ہوئی۔ طبقات ابن سعد وچ اے کہ غزوہ احزاب (خندق) وچ عرب دے سارے کافر مدینے پاک تے حملہ کرن آ گئے سن۔ اوہناں وچ عمرو بن عاص نے مسلماناں دے خلاف کارروائیاں واسطے بڑا زور لایا۔ مستدرک حاکم وچ اوہدا اے پئی جس ویلے عمرو دے بھائی ہشام بن عاص رضی اللہ عنہ ایمان لیائے، حبشہ گئے، واپس آ کے مدینے پاک ول ہجرت دا ارادہ کیتا تے پیو، بھراواں تے گھر والیاں نے اوہناں نوں قید کر لیا۔ غزوہ خندق توں بعد ہشام نوں موقع ملیا تے ایہ مدینے اپڑے۔ مسند احمد بن حنبل وچ اے، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ



کھندے نہیں، غزوہ اُتراب توں مڑیاں میں اپنے بیلیاں نوں کہیا: مینوں لگدا اے محمد (ﷺ) دی گل سب گلاں توں ودھ ہونی ایں۔ ایہناں نوں ہار اوئی مشکل اے۔ انج کرے، حبشہ چل رہویے۔ جے محمد (ﷺ) جت گئے تے اسیں حبشہ وچ ای رہ پواں گے۔ محمد (ﷺ) دی غلامی توں اصمہ نجاشی دی غلامی چنگی۔ تے جے ساڈی قوم جت گئی تے اوہناں وچ واپس مڑ آواں گے۔ ساتھی مَن گئے۔

ایہ حبشہ گئے اوتھے ایہناں ویکھیا پئی حضور ﷺ دا سفیر عمرو بن امیہ ضمری موجود اے۔ عمرو ابن العاص نے نجاشی نوں تحفے تحائف دین مگروں کہیا کہ عمرو بن امیہ نوں ساڈے حوالے کر دیو۔ اسیں ایہناں قتل کرنا اے۔ نجاشی غصے وچ آگیا۔ اوہنے آکھیا: ایہ اوس نبی ﷺ دا گھلیا ہویا اے جدے تے وحی اوندی اے۔ تے تیس کھندے اوئیں ایہناں قتل ہون واسطے تہاڑے حوالے کر دیاں۔ چنگی گل ایہ جے کہ محمد (ﷺ) تے ایمان لے آؤ تے اوہناں دی مخالفت کر کے اپنی دین دنیا دا نقصان نہ کرو۔

نجاشی دیاں گلاں توں عمرو رضی اللہ عنہ اسلام دے قائل ہو گئے۔ واپس کے آکے مدینے شریف ول رُپے۔ راہ وچ خالد بن ولید ملے۔ گلاں ہویاں کتھے چلے او؟ پتہ لگا، دونویں اسلام لیاون خاطر حضور پاک ﷺ دی بارگاہے حاضر ہون جارہے نیں۔ ایس طرح اسلام دے ایہ دو پکے پیڑے بست وڈے دشمن اکو واری اکٹھے ای اسلام لے آئے تے حضور پاک ﷺ نے ایہناں نوں گل نال لالیا۔

پیارے صحابیائے دے مشورے نہیں منے

حضرت طفیل بن عمرو دا تعلق قبیلہ دوس نال سی۔ ایہ حضور پاک ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہوئے تے مسلمان ہو گئے۔ بعدوں ایہناں اپنے قبیلے دیاں لوکاں نوں اسلام دیاں خوبیاں دسیاں، نیکی دی تبلیغ کیتی تے آپ سرکار ﷺ بارے گلاں سنائیاں۔ پر قبیلے والیاں نے ایہناں دی گل نہ سنی، تے دعوت مَن توں انکار کر دتا۔ طفیل بڑے پریشان ہوئے تے حضور پاک ﷺ دی خدمت وچ مدینہ طیبہ حاضر ہوئے۔ عرض کیتی۔ ”یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں بڑی کوشش کیتی اے پر میرے قبیلے والے بھیڑیاں مکاں تے غلط عقیدیاں وچ پھسے ہوئے نیں، میریاں ساریاں کوششاں بے فائدہ ثابت ہوئیاں نیں۔ تیس میرے قبیلے والیاں واسطے بددعا فرماؤ۔“

حضور پاک ﷺ نے اللہ پاک اگے دعا کیتی: ”ربا! ایس قبیلے والیاں نوں سدھی راہ دکھا۔“ فیر آپ ﷺ نے حضرت طفیل بن عمرو نوں حکم دتا: ”توں اپنیاں وچ اپڑ، اونہاں نوں اسلام دل بلاؤندا رہو، تے اونہاں نال نرمی نال پیش آ۔ ویکھ فیر کیہ ہندا اے۔ اونہاں آپ سرکار ﷺ دے حکم تے عمل کیتا تے اللہ کریم نے اپنے محبوب ﷺ دی دعا قبول فرمائی۔ حضرت طفیل بن عمرو دوس دیاں کوششاں پھل لیائیاں۔ قبیلے دے بستے سارے لوکی مسلمان ہو گئے۔

### معاف کرن دے ٹھیکیدار

مستدرک حاکم تے اُسد الغالبہ فی معرفت الصحابہ وچ ہے کہ اک بندے نے خواب ویکھیا: غارِ اگ نال بھری ہوئی اے۔ اوہدا پو اوہناں اگ ول دھکے دے رہیا اے تے نبی پاک ﷺ اوہناں اگ وچ ڈگن توں بچا



رہے ہیں۔ اوسنے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نال گل کیتی۔ اوہناں فرمایا۔  
 ”اے تھے وی تے اوتھے دی اک توں بچنا ای تے سوہنے نبی ﷺ دا پلہ پھڑلے۔  
 بندہ حضور پاک ﷺ دی خدمت وچ حاضر ہویا، گل سمجھی تے مسلمان ہو گیا۔

ایمان دا خزانہ سینے وچ بھر کے حضرت خالد بن سعیدؓ نے ایسوں لوکاں  
 وچ ونڈنا شروع کر دتا۔ گھروالیاں نوں پتا لگاتے پو سعید بن عاص بن امیہ نے قید  
 کر لیا۔ ایہناں دے بھراواں عبیدہ تے ابان نے ڈانگ نال بچیا۔ چار دن پو  
 تے بھرا ظلم کردے رہے، پر ہر مصیبت جھل کے خالدؓ حضور پاک ﷺ دا نال لین  
 توں اتے اللہ پاک کی وحدانیت بیان کرن توں باز نہیں سن اوندے۔ ایس عرصے  
 وچ مارکٹ دا سلسلہ وی جاری رہیا، نالے روٹی نکروی بند کر دیا گیا۔

طبقات ابن سعد وچ اے کہ چار دن بعد ایہ گھروں نس کے کیوں  
 باہر چلے گئے تے فیر حبشہ ول ہجرت کر گئے۔ حضرت خالد بن سعیدؓ تے ظلم کرن  
 والیاں وچوں پو سعید بن العاص تے بھرا عبیدہ بن سعید دی لڑائی وچ کافراں دی  
 طرفوں لڑدے ہوئے مارے گئے۔ صلح حدیبیہ دے موقعے تے حضور پاک ﷺ  
 نے حضرت عثمانؓ نوں صلح دی گل بات لئی قریش ول گھلیا تے اوہ ابان بن سعید  
 کول مسمان ٹھہرے، کیوں جے آپو وچ ایہناں دی رشتہ داری سی۔

بخاری شریف وچ ابان بن سعید دے ایمان لیادوں بارے دو روایتاں  
 لوندیاں نیں۔ لگدا اے ایہناں دا دل تے حق سچ نوں من گیا سی، پر کج مدت  
 تیکر چپ رہے تے خیبر دے واقعے توں پہلاں اسلام قبول کر لٹونے۔ ابان بن  
 سعیدؓ نے ہجرت دی سعادت وی حاصل کیتی۔ استیعاب وچ اے کہ حضور  
 ﷺ نے بعد وہ ایہناں نوں بحرین دے سمندری تے خشکی دے حصیاں دی

حکومت وی بخشی۔ حضور پاک ﷺ نے کدی وی ایہناں نوں ایہ نہیں چھپیا کہ  
 جس ویلے تمہارا بھرا خالد (رضی اللہ عنہ) سدھے رستے تے آیا سی، تُل اودھے  
 نال کیہ کیتا سی۔ آپ سرکار ﷺ دی رحمت تے ہر جہان اُتے سایہ کیتی کھڑی  
 اے۔ آپ سرکار ﷺ نے تے سب نوں معاف فرماون دا ٹھیکہ لیا ہویا سی۔

### بھگوڑے عدی دی عزت

ساڈے سرکار ﷺ نے سن ۹ ہجری وچ حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نوں کجھ  
 بندے دے کے بنو طے ول گھلیا، بنو طے ”فلس“ نال دے بُت نوں پوجدے  
 سن۔ حضور پاک ﷺ نے ایہ بت توڑن واسطے مہم بھیجی سی۔ بنو طے دا حاکم عدی  
 سی، جیہڑا مشہور سخی حاتم طائی دا پتر سی۔ ایہ عیسائی سن، پر ایہ لوکی بُتوں دے  
 چکراں وچ وی پکھے ہوئے سن۔ عدی بن حاتم نوں پتا لگا پئی مسلماناں دا لشکر آرہیا  
 اے۔ اوسنے اونٹھ تے سامان پہلوں ای تیار کیتا ہویا سی۔ اوہ بال بچے لے کے  
 نس اٹھیا۔ تے شام دیاں عیسائیاں کول جا پڑیا۔

اودھی بھین سفانہ پچھے رہ گئی تے جیہڑے لوکی قیدی ہوئے، اوہناں وچ  
 سفانہ وی سی۔ حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ غنیمت دا مال تے قیدی لے کے حضور  
 ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہو گئے۔ بنو طے دے قیدی رسول اللہ ﷺ دی خدمت  
 وچ پیش رکیتے گئے تے سفانہ نے اگے ودھ کے گزارش کیتی کہ میرا ابا قبیلے دا  
 سردار سی، لوکاں دیاں حاجتاں پورییاں کردا سی۔ مظلوماں دی مدد تے لک نبھی  
 رکھدا سی تے تیمار، ٹھیکیاں، تنگیاں دی مدد کردا سی۔ مینوں آزاد کر دیو تے  
 بڑی مہربانی۔



حضور پاک ﷺ نے فرمایا: ایہدے پو وچ جیہریاں مفتاں سن، اوہ تے مسلماناں والیاں نیں۔ اوہ جیوند اہندا تے اسیں اوہدے نال چنگا سلوک کردے۔ آپ ﷺ نے صحابہؓ نوں حکم دتا، ایس عورت نوں چھڈ دیو، ایہ چنگے پو دی دھی اے۔ سفانہ کن لگی: میں جس پو دی اولاد آں، اوہ قوم نوں مصیبت وچ چھڈ کے آرام دی نیندر نہیں سی سوندا۔ کرم فرماؤ تے میرے نال دیاں نوں وی چھڈ دیو۔ سرکار ﷺ نے اوہنوں پچھیا ”تیرا سرپرست کون ایس؟ کن لگی عدی بن حاتم۔ میں اوہدی بھین آں۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔ اوہ جیہڑا اللہ رسول کولوں نس گیا اے۔ آپ ﷺ نے سفانہ نوں رہا کر دتا۔ سفانہ نوں پتا سی، عدی بھیج کے کتھے گیا ہوئے گا۔ اوہ سدھی شام اپڑی۔ عدی نے پچھان لئی تے سفانہ نے اوہنوں بہت شرمندیاں کیتا پئی توں اپنے بل بچے تے بچا لیا یوں، بھین نوں تے قوم نوں چھڈ آئیوں۔ عدی بڑا تادم ہويا۔ فیر حضور پاک ﷺ بارے چٹھن لگا۔ سفانہ نے کہیا: فوراً اوہناں نوں مل، جے اوہ نبی نیں تہں وی تے جے چھڑے بادشاہ نیں، تہں وی تیری بہتری ایہدے وچ ای اے جے توں اوہناں دی بارگاہے حاضری دے۔ عدی مدینے اپڑیا تے لوکاں اوہنوں پچھان لیا۔ اوہ سدھا مسجد نبوی ﷺ وچ اپڑیا۔ حضور پاک ﷺ نے اوہدا نال پچھیا تے اوہدا ہتھ اپنے ہتھ مبارک وچ لے لیا۔ فیر گھراپڑ کے اوہنوں چنگی جگہ تے بٹھایا تے خود سرکار ﷺ زمین تے بہہ گئے۔ عدی نے کجھ سوال پچھے تے اسلام نوں من کے حضور ﷺ دی رحمت واسزاوار بن گیا۔

### گالہاں کڈھن والی لئی دُعاواں

دوس قبیلے دے حضرت طفیل بن عمروؓ کے پاک وچ ای مسلمان ہو گئے

سن۔ اسلام قبول کرن توں بعد اوہناں یمن اپڑ کے بڑے زور شور نال تبلیغ کیتی تے ہولی ہولی بڑے بندیاں نوں، بڑیاں قبیلیاں نوں اسلام دے سائے تھلے لیاندا۔ جس ویلے حضور پاک ﷺ خیبر اپڑے ہوئے سن، جیہڑے لوکی اسلام لیاون اوتھے حاضر ہوئے، ابن سعد لکھدے نیں، اوہناں وچ حضرت ابو ہریرہؓ وی سن۔

نال تے ایہناں دا عمیر بن عامر سی، پر ابو ہریرہؓ دی کنیت نال رنج مشہور ہوئے نیں کہ نال کے نوں یاد ای نہیں۔ ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ نوں اسلام دی دولت لمبی تے ایہناں دی پہلی تمنا ایہ سی کہ ایہناں دی بڈھی ماں وی ایس دولت نوں حاصل کر لے۔ ماں صاحبہ نیڑے نال آون۔ حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ لگے رہے پر اوہ نہ من۔ اک دن ایہناں فیر اپنی عادت موجب اسلام دی خوبیاں تے حضور پاک ﷺ دی تعریف بیان کیتی تے ماں نے سرکار ﷺ دی شان وچ گستاخی دی گلاں کر دتیاں۔ بڑے روئے۔ روندیاں روندیاں سرکار ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہوئے۔ ساری گل دتی تے گزارش کیتی جے اوس بکڑی واسطے دعا فرماؤ۔

حضور پاک ﷺ رحمت ای رحمت سن، ایس گل دا کجھ بُرا نہ منیا پئی آپ ﷺ نوں بُرا بھلا کہیا گیا اے، گالہاں کڈھیاں گئیاں نیں، سگوں ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ دی ماں لئی دعا فرمائی۔ مسلم شریف وچ اے کہ ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ گھراپڑے تے ماں نہادھو کے تیار ہو رہی سی۔ پتر داسا نہا ہویا تے کلمہ پڑھ لیا۔ ایہ پہلی واری وی روندے ای گھروں ٹرے سن، دوجی واری وی روندے ای نکلے۔ پہلی واری دکھ نال اتھرو ڈگا رہے سن، ہن خوشی نال روندے آپ سرکار



ﷺ دے حضور حاضر ہوئے تے عرض کیتی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اللہ پاک نے تمہاری دعا قبول فرمائی تے میری ماں نوں ہدایت عطا کردی اے۔

### عقل والا تے عزت والا کافر

سہیل بن عمرو اسلام دیاں وڈیاں دشمنں وچوں سی۔ اوہدے پتر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ایمان لے آئے تے سہیل نے اوہناں تے بڑے ظلم کیتے۔ حضرت عبداللہ ہجرت کر کے حبش چلے گئے پر جس ویلے واپس مکے آئے تے سہیل نے اینہاں نوں قید کر لیا تے بڑیاں سختیاں کیتیاں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تنگ آ گئے تے جان بچاؤن خاطر پو نوں کہن لگے۔ چلو میں مسلمان نہیں رہندا تمہارے نال ہتاں نوں پوجن لگ پیناں۔ ایس طرح اینہاں اپنی جان بچائی۔ بدر دا موقع آیا تے پو اینہاں نوں وی نال لے آیا، تہاں جے مسلماناں دے خلاف لڑن۔ ایہ ڈھڈوں تے مسلمان ای سن۔ جنگ دے میدان وچ اپڑ کے اپنا اندر کھول کے دکھا دیتوئے تے مسلماناں ولوں لڑن لگ پئے۔ طبقات وچ ابن سعد کہندے نیں، حضرت عبداللہ بن سہیل بڑی بہادری نال کافراں دے مقابلے تے لڑے تے فیر ساریاں معرکیاں وچ شامل رہے۔ مکہ فتح ہويا تے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سرکار ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہوئے تے ابے واسطے امان منگی۔ حضور پاک ﷺ نے سہیل نوں امان دین دا اعلان فرماؤندیاں ارشاد فرمایا: کوئی بندہ سہیل بن عمرو نوں پینانہ جانے، سونہ رب دی اوہ بڑا عقل والا تے بڑا عزت دار بندہ اے۔ ایہو جیہا بندہ اسلام دی اچھائیاں توں دور نہیں رہ سکدا۔ نالے ہن تے اوہنوں سمجھ آ گئی ہونی ایس پئی کفر وچ تے

چنگیائی ہے ای کوئی نہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سہیل کوں آ کے حضور پاک ﷺ دے فرمان تے امان دے اعلان بارے دیا تے سہیل خوش ہو گئے۔ پتر بارے کہن لگے۔ ”ایہ نکیاں ہندیاں توں ای نیک پاک تے چنگا سی۔“

### ”دشمن میرے کوں اونداتے میں اوہدی عزت کردا“

ولید بن مغیرہ اسلام اتے اسلام دے پیغمبر دا سخت مخالف سی۔ ایہو ای بندہ اے جدے بارے مشہور اے کہ اہنے حضور پاک ﷺ نوں ”مجنون“ کہیا سی تے اللہ کریم نے اوہدے جواب چہ ”سورۃ ن“ نازل فرمائی۔ عقد الفرید وچ اے کہ جاہلیت دے زمانے توں فوج دی سپہ سالاری تے فوجی کیمپاں دا انتظام ایس گھرانے دی ذمے داری رہی اے۔ حضور پاک ﷺ نے نبوت دا اعلان کیتا تے اوس ویلے تیکر خالد بن ولید ایس عمدے تے سن۔ صلح حدیبیہ دے موقعے تے قریش دا جیہڑ دستہ مسلماناں دی نقل و حرکت دا پتا لاؤن واسطے آیا سی، بخاری شریف (کتاب المغازی) وچ اے کہ اوہدے سردار وی خالد ای سن۔

اُحد دی جنگ وچ مسلماناں دے خلاف بڑی بہادری نال لڑے تے ہرن توں مگروں جنگ دا پانسہ پلٹن دا کم وی خالد نے ای کیتا سی۔ جس ویلے حضور پاک ﷺ دا فرمان اُتے دے تیر اندازاں نوں بھل گیا تے اوہ غنیمت دا مال لٹن واسطے ٹیسیں تھلے اترے، خالد بن ولید نے پچھوں حملہ کر دتا۔ جدے نتیجے وچ مسلماناں وچ بھاڑ پے گئی۔ مسند احمد بن حنبل دی روایت موجب سن ۶ توں ۸ ہجری تیکر دا زمانہ سی، عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ حبش وچوں اسلام دی روشنی توں نور و نور ہو کے رُے تے خالد بن ولید کیوں چل پئے۔ راہ وچ



ملاقات ہوئی۔ اک دُوبے کولوں پچھیاں پتا گیا کہ دونوں حضور پاک ﷺ دی نبوت تے ایمان لیاؤن تے نے۔ ابن ابیثر کہندے نیں عُمَرُ القُصَاویہ حضور پاک ﷺ نے ولید بن ولید کولوں پچھیا، خالد کتھے اے؟ اوہ کہہ رہے ایدھر اودھر ہو گئے سن۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ خالد میرے کول اونداتے میں اودھی عزت کردا۔ بعد وچ ولید رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی نوں خط لکھ کے ایہ گل دسی تے اوہ ایمان لیاؤن واسطے تے، بارگاہے حاضری ہوئی تے سرکار ﷺ نے دوہاں دچوں کے نوں ایہ نہیں پچھیا کہ بھلیو لو کو! اسلام واسطے، نالے مسلماناں لئی اج تیکر مصیبت کیوں بنے رہے سُو۔ نال نال۔ اسلام دے دونوں سرکڑھویں دشمن حضور پاک ﷺ دی خدمت حاضر ہوئے تے آپ ﷺ نے اوہناں دا اسلام قبول فرمایا۔ دوہاں نوں سینے نال لالیا۔ سرکار ﷺ نے حضرت خالد رضی

اللہ عنہ نوں ”سیف اللہ (اللہ دی تلوار) دا خطاب وی عطا فرمایا۔

کافر لئیریاں دا پچھیا نہیں کرن دتا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے جسے سن پر چھوٹے بڑے سن، بھیج کے اوہناں توں اگے کوئی نہیں سی لنگھ سکدا۔ تیر اندازی وچ وی بڑے طاق سن۔ غابہ نال دی اک رکھ وچ ساڈے سرکار ﷺ دے کافی سارے اونٹھ سن۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ اودھر جارہے سن جے اوہناں ویکھیا کہ کجھ لئیرے ایہ اونٹھ لے کے جارہے نیں۔ سلمہ رضی اللہ عنہ نے نالے تے اوہناں دا پچھا کیتا، نالے اوہناں نوں تیر مارے، نالے بھیج کے کسے پہاڑی تے چڑھ جاندے سن تے مدینے پاک والیاں نوں اوازاں دیندے سن پئی ایہ لئیرے اونٹھ، یکی لئی جاندے

جے۔ بھیج کے آؤ۔ کجھ صحابی رضی اللہ عنہم گھوڑیاں تے چڑھ کے سلمہ رضی اللہ عنہ کول اپڑے تے اوہناں سیکیا جے سلمہ رضی اللہ عنہ نے تیر مار مار کے لئیریاں نوں نسا چھڈیا اے۔ لئیرے بھجیاں نسدیاں اپنیاں ۳۰ چادراں تے ایہے کو نیزے سٹ گئے سن۔ ایہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اونٹھ لے کے واپس آ رہے سن کہ راہ وچ حضور پاک ﷺ نال ملاقات ہو گئی۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے عرض کیتی۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) مینوں کجھ بندے دیو، اسیں لئیرے کافراں دا پچھا کر کے اوہناں نوں پھر لیاؤندے آں۔ بخاری شریف وچ اے، حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔ ”اکوع دیا پتر! جس ویلے دشمن قابو وچ آجائے اوہنوں معاف کر دیا کر۔“

زہر کھواؤن والی نوں کجھ نہیں کہیا

حدیث وچ اوند اے اک یہودی عورت نے بکری دے گوشت وچ زہر ملا کے حضور پاک ﷺ نوں کھوایا۔ اوہدا نال زینب بنت حارث بن سلام سی۔ آپ سرکار ﷺ دے نال حضرت بشیر بن براء بن معرور رضی اللہ عنہ وی سن۔ حضور پاک ﷺ نے گوشت چلبا پر لنگھایا نہیں۔ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے کھا لیا۔ حضور پاک ﷺ نے اپنے پاک منہ چوں گوشت باہر کڈھیا تے فرمایا ایہ ہڈی مینوں پئی دسدی اے جے ایدے وچ زہر اے۔ اوس یہودی عورت نوں بُلا کے پچھیا کہ توں ایہ حرکت کیوں کیتی اے؟ کہن لگی میں کہیا جے تیس نبی نہیں تے ساڈی جان چھٹ جائے گی، تے جے تیس نبی اوتے تہانوں نقصان ہو ای نہیں سکدا۔ بخاری، مسلم، قاضی اسماعیل تے ابن ہشام کہندے



نیں، حضور پاک ﷺ نے اوس یہودی عورت نوں معاف فرمادتا۔

### کافراں نوں بے رحمی نال مارنا منع

اسلام دے بڑے وڈے سپہ سالار حضرت خالد بن ولیدؓ دے پتر عبدالرحمان اگے چار کافر پیش کیتے گئے جنہاں نے مسلماناں نوں شہید کیتا سی۔ اوہناں دا جرم ایذا وڈا سی جے اوہناں نوں قتل کرن دا حکم دتا گیا۔ حضرت عبدالرحمان نے کہیا، ایہناں چوآں نوں بنجھ کے رکھو، تے تاک کے ایسے کو تیر مارو جے ایہ مرجان۔ ایس حکم دی تعمیل کردتی گئی۔

حضور پاک ﷺ دے پیارے صحابی حضرت ابوالیوب انصاریؓ نوں پتا چلیا تے اوہ حضرت عبدالرحمان کول گئے۔ فرماون لگے، حضور پاک ﷺ نے دشمنان نوں وی رنج مارن دی مناعی کیتی اے۔ حضرت ابوالیوبؓ نے فرمایا۔ رب دی سونہ جمدے ہتھ میری جان اے، ایہ تے بندے سن۔ ککڑی وی ہندی تے ایس بے رحمی نال اوہنوں مارنا وی مینوں برداشت نہ ہندا۔

سنن ابو داؤد وچ اے، حضرت عبدالرحمان نوں اپنی غلطی تے بڑی شرمندگی ہوئی تے اوہناں کفارے لئی چار غلام خریدے تے آزاد کردتے۔

کافراں نے مسلماناں نوں شہید کرن توں بعد اوہناں دے تک، کن تے دوجے انج کئے سن۔ اُحد دی جنگ توں مگروں کئی شہید صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نال ایہ سلوک کیتا گیا۔ ساڈے آقا حضور ﷺ دے پیارے چاچے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ دی لاش دی وی ایسے طرح بے حرمتی کیتی گئی سی۔ پر سنن ابو داؤد وچ اے، حضور پاک ﷺ نے سختی نال مسلماناں نوں ایہو جسے

دشمنانہ کمل توں منع فرمایا۔

جتنے ایس حکم توں ایہ ظاہر ہندا اے کہ حضور پاک ﷺ لوکاں نوں انسانیت دی قدر سکھاؤندے سن، جانداراں اتے ظلم نوں بُرا سمجھدے سن، اوتھے ایہ وی پتا لگدا اے کہ دشمنان دیاں ایہو جیہاں حرکتیں دے جواب وچ وی ایس طرح دا کوئی ظلم مسلماناں وٹوں برداشت نہیں سن فرماؤندے۔

### بدلہ لین دی بجائے معاف کرن دا حکم فرمایا

نسائی شریف وچ اے۔ حضرت عبدالرحمان بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت مقداد بن اسود تے کچھ ہور صحابی (رضی اللہ عنہم) اپنے سرکار ﷺ دی بارگاہے حاضر آئے تے عرض کیتی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! ایس مشرک ساں، اسلام دے سائے تھلے نہیں ساں اپڑے، تے ساڈی بڑی ثنور سی، کوئی ساڈے دل اکھ چک کے نہیں سی ویکھ سکدا۔ ہُن اسان حق سچ نوں من لیا اے، اللہ دے سچے دین تے سچے پیغمبر (ﷺ) تے ایمان لے آئے آں، اللہ نوں اک منن لگے آں، تے مصیبتاں ای ساڈا پنڈ نہیں چھڈ دیاں۔ کافر سانوں تنگ کر دے نیں۔ سانوں بینیاں بھجھیا جا رہیا اے، ساڈی توہین کیتی جاندی اے۔ اجازت دیو تے ایس مخالف کافراں نال نبڑ لیے۔ اوہناں نوں اوہناں دیاں حرکتیں دا سواہ چکھا دیئے۔

میرے سرکار ﷺ نے ایہ سن کے فرمایا۔ ”مینوں ایہو ای حکم اے پی زیادتیاں نوں معاف کر دیاں۔ ایس واسطے تیں وی صبر توں کم لوو، کسے تے ہتھ نہ چکو۔ کوئی زیادتی کرے تے اوہنوں معاف کر دیو۔“



## بد تمیزی کرن والے نوں سینے نال لالیا

مدینے دے مشہور قبیلے اوس تے خزرج یہود دے بھڑکان پاروں آپو وچ لڑ دے جھگڑدے رہندے سن۔ اوس وچوں جوامع السیرۃ موجب بنی عبدالاشل دا سردار ابوالحیر انس بن رافع اپنے قبیلے دے سوبندے لے کے مکے آیا، تل جے خزرج دے مقابلے لئی قریش دی مدد لئے۔ جیسرے جوان اوہدے نال سن، اوہنل وچ ایاس بن معاذ وی سن۔

حضور پاک ﷺ نوں پتا لگاتے آپ سرکار ﷺ اوہنل کول تشریف لے گئے۔ کول بہہ کے سرکار ﷺ نے اوہنل نوں فرمایا۔ جس کم لئی تیس آئے او، میں تہانوں اوس توں جنگی اک گل کیوں نہ دسں۔ اوہنل پچھیا تے حضور ﷺ نے فرمایا، میں رب دا بھیجا ہویا آیاں پئی لوکی اپنے رب سچے دی پوجا کرن تے خدا دے نال کسے نوں شریک نہ بناؤن۔ آپ ﷺ نے اوہنل نوں قرآن پڑھ کے سنایا۔

ایاس بن معاذ کہن لگے۔ ”یارو! رب دی سونہ، ایہ گل اوس گل توں چنگی اے، جدے کارن اسیں آئے آں۔“ ابوالحیر نوں بڑا وٹ چڑھیا۔ اوہنے گیشیل چک کے ایاس دے منہ تے ماریاں، تے حضور پاک ﷺ نوں کہن لگا۔ اسیں ہور کم واسطے آئے آں، سانوں ہوویں گئیں نہ لاؤ۔ ابن ہشام، شبلی نعمانی، ابراہیم سیالکوٹی تے صفی الرحمن مبارکپوری نے اپنیاں کتاباں وچ ایہ واقعہ بیان کیتا اے۔ محمود بن لبید کہندے نیں، ایاس بن معاذ مسلمان ہو گئے سن۔ ابن اثیر نے اُسد الغلبہ وچ الحیر انس بن رافع بن امراء

القیس بن زید بن عبدالاشل نوں وی صحابہ وچ شمار کیتا اے۔

ایہ سچ اے تے فیر مطلب ایہ ہویا پئی جس بندے نے حضور پاک ﷺ دے سامنے بد تمیزی کردیاں ہویاں ایاس بن معاذ دے منہ تے گیشیاں ماریاں سن، حضور پاک ﷺ نے اوہدا اسلام دی قبول فرمایا، اوہنوں وی اپنی امت وچ اون دتا، اوہنوں وی صحابی دا مرتبہ بخش دتا۔

## منافقان دے قتل دی مناعی

صحیحین وچ اے، غزوہ حنین توں بعد آقا حضور ﷺ نے مال غنیمت وچوں ساریاں توں ودھ، عقیلاں نو مسلموں، تے کئی غیر مسلموں عطا فرمایا، جنہاں مسلمان لشکر دی مدد کیتی سی۔ ایس تے بنو تمیم دا اک منافق ذوالحویصرہ کہن لگا، ایس تقسیم وچ نہ تے خدا نوں خوش کیتا گیا اے، تے نال انصاف نوں سامنے رکھیا گیا اے۔ ایہ سُن کے ساڈے سرکار ﷺ نے فرمایا، جے میں وی انصاف نہیں کردا، تے فیر انصاف تے عدل ہوو کون کر سکدا اے۔ حضرت عمر فاروقؓ اوس منافق دی گل سُن کے طیش وچ آ گئے۔ تلوار نیام وچوں کڈھ کے لگے اوہدی دھون لاہون، پر حضور پاک ﷺ نے منع فرمادتا۔ فرمایا۔ اللہ دے پیغمبر حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نال تے ایس توں ودھ بد سلوکی کیتی گئی سی، تے اوہنل صبر کیتا سی۔

بخاری شریف وچ اے، اللہ پاک دے سچے تے سونے نبی ﷺ کول کجھ سونا آیا۔ آپ سرکار ﷺ نے اوہ سارا نجد دیاں نو مسلموں عطا فرمادتا۔ کجھ صحابہ نے عرض کیتی۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! تیس کجھ لوکل



نوں بھل تے نہیں گئے۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا، 'نومسلموں دادل جتنا زیادہ ضروری سی۔ صحابہؓ ایہ سن کے خوش ہو گئے۔'

پر اک منافق بولیا: انصاف ہونا چاہی داسی۔ اللہ توں ڈرنا چاہی دا اے۔  
حضور ﷺ نے فرمایا: میرے توں ودھ نہ کوئی انصاف کر سکیا اے، نہ کر سکے گا۔  
جے میں اللہ دا نافرمان آل، تے اوہدی اطاعت تے فرمانبرداری دی توفیق رکھوں  
ہو سکدی اے۔

حضرت خالد بن ولیدؓ اوتھے حاضر سن۔ غصے وچ بے اختیار ہو گئے۔  
 عرض کرن لگے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! جیہڑا بندہ تہاڑے حکم تے  
 سر نہ جھکائے تے اعتراض کرے، اوہ تے ایسے قابل اے جے اوہدی دھون لاء  
 دتی جائے۔ مینوں اجازت عطا فرماؤ، ایہ نیکی داکم میں کراں۔ حضور پاک ﷺ نے  
 حضرت خالدؓ نوں منع فرمادتا۔

منافقان دے سردارنوں کچھ نہیں کہن دیتا

عبداللہ بن ابی منافق اور سردار سی۔ مدینے دی ہجرت توں پہلوں یرشب  
والے ایسے نوں اپنا لیڈر چُن رہے سن۔ ایدہی تاجپوشی ہون ای والی سی کہ  
حضور پاک ﷺ اپنے صحابہؓ نال مدینے پاک وچ تشریف لے آئے۔ تے عبداللہ  
بن ابی دی سرداری تے تاجپوشی وچ ای رہ گئی۔ اوہنوں ہمیشہ ایہ بکڑ رہی پئی حضور  
پاک ﷺ نال اوندے تے میں یرشب والیاں دا سردار ہندا۔

مدینے وچ اسلام دا غلطہ ہويا تے ایہدے لئی وی کوئی راہ نہ رہ گئی پئی  
ایہ اسلام توں دور رہوے۔ پر ایہنے کدی اسلام نوں دلوں بجانوں نہ نیا۔ اتے

ماری حیاتی مسلماناں وچ رہ کے، حضور پاک ﷺ دا دیدار کر کے، چنگیاں چنگیاں گلاں سن کے، حضور پاک ﷺ دی سچائی دے کئی مشاہدے کر کے وی ایہ بد بخت منافق ای رہیا۔ اُتوں کجھ تے وچوں کجھ۔

بنو مصلق دے غزوے وچ منافقان دا ٹولہ دی مسلماناں دے نال ای سی۔ کرنی خدا دی ایہ ہوئی پئی منافقان تال اوہناں دے سردار عبداللہ بن ابی نے ایہ گل کہیتی کہ مہاجراں نوں ساڈی وجہ توں طاقت مل گئی اے۔ اسیں مدینے چل کے ایہناں دی مدد امداد بند کر دیاں گے، تے ایہناں نوں تنگ کر کے مدینیوں کڈھ دیاں گے۔۔۔۔۔۔‘ اوس ویلے حضرت زید بن ارقمؓ نے ایہ گل سُن لی۔ اوہناں آپنے چاہے نوں دسی۔ اوہ حضور پاک ﷺ دی خدمت وچ حاضر ہوئے تے ساری گل عرض کردتی۔

حضور پاک ﷺ نے حضرت زیدؓ نوں بلا کے ساری گل سنی۔ عبد اللہ بن ابی تے اوہدیاں ساتھیاں کولوں پچھیا گیتے اوہ منتر ہو گئے۔ سو نہاں کھان لگ پئے پئی زیدؓ نے جھوٹی تھمت لائی اے۔ ایہ سن کے کئی صحابی وی کن لگ پئے کہ ہو سکدا اے، زیدؓ نوں سنن سمجھن وچ غلطی لگ گئی ہووے۔

اللہ پاک نوں حضرت زیدؑ دی توہین گوارا نہ ہوئی تے اوہنے سورۃ  
 ”منافقون“ دیاں اوہ آیات نازل فرمادیتاں جنہاں وچ زیدؑ دی پھیکائی دا بیان اے  
 تے منافقان دے جھوٹ دا پول کھولیا گیا اے۔

مدارج النبوت وچ اے، حضرت عمر فاروقؓ نے اجازت منگی، عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! میں ایسے منافقوں گمروں کی لالہ رہا ہوں۔ حضور پاک ﷺ نے عبد اللہ بن ابی جہشہؓ کو قتل کر دیا۔



اجازت نہ دتی۔

اسد الغالبہ فی معرفت الصحابہ وچ ابن اشیر لکھدے نیں عبد اللہ بن ابی دے اک پتر داناں عبد اللہ ای سی۔ اوہ مسلمان سن تے بدر دی جنگ وچ شریک ہو کے کافراں نال لڑے دی۔ غزوہ اُحد وچ اوہناں دے دو دند شہید ہوئے سن تے حضور پاک ﷺ نے اوہناں نوں فرمایا سی، توں سونے دے دند بنوا کے لالے۔

جس ویلے اللہ پاک نے منافقان دے جھوٹ دا پردہ پاڑیا، ایہ عبد اللہ وی حضور پاک ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہو کے عرض کرن لگے: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! میں اپنے قبیلے بنو خزرج وچوں ساریاں توں ودھ ماں پیو دا اطاعت گزار مشہور آں، پر ہن میرے پیو نے جو حرکت کیتی اے، اوہ برداشت توں باہر اے۔ مینوں اجازت فرماؤ، میں اوہ وڈھ چھڑاں۔

حضور پاک ﷺ نے فرمایا: تیرا دل ایہ کردا اے، پر میں رنج نہیں ہوں دیاں گا۔

غزوہ بنو مصلح (غزوہ مرتسح) توں واپسی ہوئی تے ایہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اپنے پیو دا گھوڑا ڈک کھلوتے۔ کہن لگے جے حضور پاک ﷺ نے اجازت دتی تے تینوں مدینے پاک وچ وڑن دیاں گا، نہیں تے توں اس پاک شہر وچ نہیں وڑ سکیں گا۔ عبد اللہ بن ابی ایہ سن کے اپنے آپ نوں گالماں کڈھن لگ پیا تے سرکار ﷺ دی تعریف کرن ڈکھ پیا۔ حضور ﷺ نے حضرت عبد اللہ نوں روکیا تے فرمایا، تیرا پیو جو کچھ وی کرے، اسل ایہدے نال سلوک چنگا ہی کرنا ایں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھدے نیں، ایہو ای گل اک ہور انصاری، حضرت انس بن خضیر رضی اللہ عنہ نے وی کیتی سی، پر آقا حضور ﷺ نے عبد اللہ بن ابی نوں مدینے اون توں نہیں سی روکن دتا۔

### منافق دشمنان لئی دعاواں

جنمناں بد بختاں نے حضور پاک ﷺ تے آپ سرکار ﷺ دیاں من والیاں نوں ظلم تشدد دا نشانہ بنایا، اوہناں نوں اذیتاں دتیاں، پریشان کیتا، حضور پاک ﷺ نے اوہناں لئی وی دعاواں ای فرمائیاں۔

کافر تے اسلام دے کھلم کھلے دشمن سن۔ اوہناں نے ہر موقع تے مسلماناں لئی مصیبتاں دے پہاڑ کھڑے کیتی رکھے۔ اوہناں نال وی اللہ پاک دے محبوب ﷺ نے شفقت تے مہربانی دا سلوک ای کیتا۔ تے جیہڑے ظالم اتوں مسلمان بن کے وچوں کافراں رہے، اوہناں منافقان بارے وی اللہ پاک دے سوہنے حبیب ﷺ نے خیر خواہی ای چاہی، اوہناں لئی وی دعاواں ای فرمائیاں۔

اللہ پاک نے ایہ آیت نازل فرمائی۔ **اَسْتَغْفِرُ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ** (تیس چاہو تے ایہناں لئی استغفار کرو، چاہو تے ناں کرو) تے حضور پاک ﷺ فرمادے سن پی مینوں اللہ پاک نے اختیار دتا اے، میں ایہناں لئی مغفرت منگاں، بھلوں نہ منگاں۔ تے میں ایس اختیار پاروں ایہناں لئی اللہ کوں بخشش چاہوہناں۔

فیر رب سچے نے ایہ ارشاد فرما دتا۔ **اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ** (تیس ایہناں لئی ستر



واری وی استغفار فرماؤ، تے رب نے ایہناں نوں نہیں جے بخشاں)

بخاری تے مسلم وچ اے۔ ایس آیت دے نازل ہون توں مگروں

حضور پاک ﷺ نے فرمایا، ہُن میں ایہناں لئی ستر واری توں ودھ استغفار کراں گا، خورے اللہ کریم ایہناں نوں بخش ای دے۔

صحیحین وچ اے، رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی مرثدہ تے اوہدے بیٹے حضرت عبد اللہ (جیسرے بدری صحابی سن) نے پیو واسطے حضور ﷺ داکر تانگ لیا۔ آپ ﷺ نے عطا فرمادتا۔ صحابی عبد اللہ نے عرض کیتی، میرے پیو دا جنازہ وی پڑھ دیو۔ حضور ﷺ نے جنازہ وی پڑھادتا۔

آپ ﷺ جنازہ پڑھالیا تے اللہ پاک داکلام نازل ہو گیا۔ ”جے منافقان وچوں کوئی مرجائے تے تیس نہ جنازہ پڑھانا، نہ اوہدی قبر کول کھلونا۔ کیوں جے ایہناں اللہ تے اوہدے رسول (ﷺ) نال کفر کیتا اے، تے ایہ کفر تے ای مرے نیں۔“

ایس حکم توں مگروں حضور ﷺ نے کسے منافق دا جنازہ نہیں پڑھایا۔

### بد تمیزی دے جواب وچ مہربانیاں

حضور پاک ﷺ عمرے واسطے مکہ شریف آئے تے دل کیتو نے جے کعبے در اندر جا کے اللہ اللہ کراں۔ کعبے دی چابی عثمان بن طلحہ کول ہندی سی۔ آپ ﷺ نے اوہدے کولوں چابی منگی تاں جے بوہا کھولن۔ اوہ کافر سی۔ اوہنے چابی نہ دتی۔ سرکار ﷺ نے فرمایا۔ ”اوہ دن وی اوتا ایس کہ چابی میرے کول ہووے گی، تے میں جنہوں چاہواں گا، دیاں گا۔“ عثمان نے بد تمیزی کیتی۔ کہن

لگا، ایہ تے تاں ای ہو سکدا اے جے قریش دے سارے لوکی مرجان۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ نہیں! اوس دن تے قریش نوں بڑی عزت ملنی ایس۔

السیرت الحلیہ وچ اے۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ مسلمان ہوئے تے ایسے عثمان بن طلحہ نے اک دن اوہناں نوں نماز پڑھیاں ویکھ لیا۔ بھجیا گیا، مصعبؓ دی کافرہ ماں تے اوہناں دے قبیلے دے دوجیاں بندیاں نوں جادسیو سو۔ عثمان بن طلحہ دی شکایت اتے، اوہناں حضرت مصعبؓ نوں قید کر لیا، تے بڑا چر قید رکھیا۔ ایس مخبری داسراوی عثمان بن طلحہ دے سراہی سی۔

پر، جس ویلے مکہ فتح ہويا۔ آپ حضور ﷺ نے عثمان نوں بلا کے چابی منگی۔ ہُن اوہنے بڑے احترام نال چابی پیش کردتی۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔ قیامت تیکر ایہ چابی تیرے ای خاندان وچ رہوے گی۔ تے اوہ ظالم ہووے گا جیسرے تیرے یا تیرے خاندان کولوں ایہ چابی کھوہوے۔

عثمان بن طلحہ حیران ہو گیا۔ اوہنوں اپنا سلوک یاد ای سی، جد عمرۃ القضا ویلے اوہنے آپ ﷺ نوں چابی دین توں انکار کردیاں ہویاں بد تمیزی کیتی سی۔ تے ہن جس ویلے حضور ﷺ دے ہتھ سارے اختیار سن، اوہناں عثمان بن طلحہ دے سارے گناہ، ساریاں خطاواں، سارے جرم بھلا کے اوہدے تے کرم دی بارش فرمادتی۔ عثمان بن طلحہ مسلمان ہو گئے۔ رضی اللہ عنہ۔

### شعراں وچ بھٹھری زبان استعمال کرن والے نال سلوک

عبد اللہ بن زہری شاعر سی۔ ایہدی ماں عاتکہ بنت عبد اللہ سی۔ ایہ اسلام تے اسلام دا پیغام لیاؤن والے سرکار ﷺ دے بڑا خلاف سی۔ حضور پاک



ﷺ تے آپ دے صحابہ کرام دے خلاف بڑی بھیڑی زبان استعمال کردا سی۔ قریش دی طرفوں جنگل وچ وی شریک ہندا سی تے مسلماناں دی ہجو کھندا سی۔ قریش دے وڈے شاعران وچوں سی۔ ابن زبیر کھندے نیں کہ عبد اللہ بن زہری تے ضرار بن خطاب، دونوں قریش دے بڑے مشہور تے آپے شاعر سن، پر ضرار دے کلام وچ گھٹیا لفظ بہت گھٹ نیں۔

حضور پاک ﷺ نے مکہ فتح کیتا تے جیسہ بن وہب نال عبد اللہ بن زہری وی نجران ول نس گیا۔ حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بارے شعر کیا جدا معنی ایہ اے ”بھلیا! اوس ہستی کولوں دور کیوں نسا ایں، جیسہ بارے دل وچ چنگے خیال نہ رکھن پاروں نجران وچ ذلت دی زندگی گزار رہیا ایں۔“

ابن زہری تیک حضرت حسان دا ایہ شعر اپنیا، تے نجران توں ٹر پیا۔ حضور پاک ﷺ دی خدمت وچ آ کے اسلام لے آیا۔ اوس ویلے اوہنے جیسہ شعر کہے، اوہ کتاباں وچ محفوظ نیں۔ میرے سرکار ﷺ نے حضرت ابن زہری نوں یاد وی نہیں کرایا کہ کدی توں اسلام دے خلاف، نالے میرے تے میرے ساتھیوں دے خلاف کیہو جیسہ شعر کھندا ہندا سیں۔

### ہجو کرن والے شاعر اُتے بخشش

سعید بن عاص بن امیہ دے تن پترن۔ عمرو، خالد تے ابان۔ عمرو تے خالد پہلوں ای اسلام لے آئے۔ ابان حضور رسول اللہ ﷺ اتے مسلماناں دے سخت ویری سن۔ بھراواں دے مسلمان ہون تے ایہناں جیسہ شعر کہے،

اوہناں دا ترجمہ ایہ اے ”جے میرا بابا جیوندا ہندا تے عمرو اتے خالد دی جھوٹی جیسہ ویکھدا جمدے راہیں ایہ ساڈے جیسے اک بندے نوں نبی کھندے نیں، نالے ہتھیاں نوں پوجن توں روکدے نیں۔“

ایہناں دے اسلام لیاؤن دا واقعہ ایہ اے کہ تجارت لئی شام گئے۔ اوتھے اک راہب نے ایہناں کولوں حضور پاک ﷺ بارے پچھیا۔ ساری گل سُن کے راہب نے کہیا، اوہ تے سچے نبی نیں۔ اوہناں نوں سارے عرب تے غلبہ ملنا ایں۔ جے توں اوہناں نوں ملیں تے میرا اسلام عرض کریں۔

ابان بن سعید شام توں مڑے تے ایدھروں اودھروں حضور پاک ﷺ بارے ہور گلاں پچھیاں۔ ایس عرصے وچ سرکار ﷺ حدیبیہ تشریف لے گئے۔ اوتھوں واپسی ہوئی تے ابان بن سعید آپ سرکار ﷺ دے نال ای مدینہ پاک آ گئے۔ اوتھے آ کے اسلام لے آئے، تے فیر اسلام واسطے خدمت انجام دتی۔

حضور پاک ﷺ نے اپنے ایس دشمن نوں جیسہ مخالفت وی کردا سی، نالے ہجو وی لکھدا رہیا، اپنی رحمت للعالمین دے صدقے اوسے طرح معاف فرما دتا جیویں دوجیاں ویریاں نوں معاف فرماندے رہے۔ نالے ابان نوں بحرن دا حاکم مقرر فرمادتا۔

### جاہلیت دیاں حرکتاں مٹھلن دی مَنت

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ داسارا خاندان شروع وچ ای اسلام دے حلقے وچ داخل ہو گیا سی، پر عبد الرحمن ساریاں تو اڑ رہے۔ اوہ بڑا عرصہ اسلام دے مخالف تے کافراں دے ساتھی رہے۔ ایہ عبد الرحمن حضرت عائشہ



صدیقہ رضی اللہ عنہما دے سکے بھراسن۔ دوہاں دی ماں اُمّ رمان سن۔

بدر دی لڑائی ہوئی تے عبد الرحمان کے دے کافراں مشرک ٹل سن۔  
ایہناں بارے مشہور اے کہ جد بعدوں مسلمان ہو گئے تے اپنا آبائی نوں کن  
لگے: بدر دی جنگ وچ تیس میری تلوار دی زد وچ آئے سو پر میں ابّا سمجھ کے  
تلوار نہیں سی ماری۔ ایہ سُن کے حضرت ابو بکرؓ فرماون لگے۔ سو نہ رب دی۔  
جے توں میری تلوار تھلے آ جاندوں تے میں نہیں سی چھڈن۔ پر مستدرک  
حاکم وچ لکھیا اے کہ جس ویلے عبد الرحمان نے کافراں وٹوں سامنے آ کے آواز  
لائی کہ ہے کوئی مقابلہ کرن والا؟ تے حضرت ابو بکرؓ نوں بڑا وٹ چڑھیا۔ اوہ آپ  
مقابلے واسطے نکلیں لگے پر حضور پاک ﷺ نے اجازت نہ دتی۔

عبد الرحمان اُحد دی جنگ وچ کافراں ولوں مسلماناں ٹل لڑے سن۔  
حضرت ابو بکرؓ لئی ایہ گل بڑی شرمندگی دی سی۔ ایہدا بعد وچ وی اوہناں نوں بڑا  
ساڑ رہیا۔ ایسے لئی جس ویلے صلح حدیبیہ دے موقع تے حضرت عبد الرحمان  
ایمان لے آئے تے مدینے پاک اپڑ کے اپنے والد صاحب ٹل رہن لگ پئے تے  
جد موقع بن داسی، حضرت ابو بکرؓ ایہناں تے غصہ گرمی جھاڑ لیندے سن۔ پر  
ساڈے سرکار ﷺ نے حضرت عبد الرحمانؓ دا اسلام وی دو جیاں ساریاں لوکاں  
وانگریج قبول فرمایا، جے کدی ایہناں دادل نہیں دکھایا۔ سگوں آپ سرکار ﷺ  
حضرت ابو بکرؓ نوں وی سختی کرن توں منع فرمایا۔ جیس پاروں اوہناں وی سختی چھڈ  
دتی۔

جرم معاف نہ ہوئے، اسلام قبول ہو گیا

عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب نے ”مختصر سیرۃ الرسول ﷺ“ وچ

لکھیا اے کہ حکم بن ابی العاص حضور پاک ﷺ نوں اذیتاں دیندا سی، پریشان کردا  
سی۔ ابن اسحاق دے مطابق جنمناں نے حضور ﷺ نوں اذیتاں دتیاں، اوہناں  
وچوں ایس حکم دے علاوہ کسے نے وی اسلام قبول نہیں کیتا۔

حکم بن ابی العاص حضرت عثمان غنیؓ دا بھتیجی سی۔ کتاباں وچ لکھیا ہویا  
اے کہ حضرت عثمانؓ مسلمان ہوئے تے چر تیک حکم اوہناں تے ظلم کردا رہیا۔  
طبقات ابن سعد وچ اے کہ رسیاں ٹل جکڑ وی چھڈ داسی۔ اخیر تنگ آ کے  
چُپ کر رہیا۔

ابن حزم ظاہری جوامع السیرۃ وچ لکھدے نیں، حکم حضور پاک ﷺ  
دی رفتار مبارک دی نقل لاہندا سی۔ ایہدے تے آپ ﷺ نے فرمایا، شبلاً، رنج  
ای ہو جائیں۔ رنج ای ہویا، لتاں وچ جھولا آ گئو سو۔ فیر حیاتی وچ ٹرن گلیاں  
جھولدا لڑھکدا رہیا۔ اک روایت ایہ وی اے کہ ایہ سرکار دے راز جانن لئی  
بُوہے دیاں بھڑیاں وچوں دیندا سی۔ اک واری سرکار ﷺ نے ارادہ فرمایا پی  
ایہدی اکھ ای کڈھ دین۔ بیہقی دی روایت اے کہ جس ویلے حکم سرکار ﷺ  
دی مجلس وچ بہندا سی، سرکار ﷺ کوئی گل کروے سن، تے ایہ نظر بچا کے منہ  
پھلا کے، ناساں پھڑکا کے منافقناں نوں اشارے کرداسی۔ آپ ﷺ نے بددعا دتی،  
تے ساری زندگی ایہندا منہ پھڑکدا ای رہیا۔ بلاذری نے انساب الاشراف  
وچ وی ایہو ای لکھیا اے۔ اصلہ فی تمییز الصحابہ اتے کتاب البحر وچ  
ایہناں مخول اذان والیاں نہیں، تکلیفاں اذیتاں دین والیاں وچ ذکر کیتا گیا اے۔

فتح مکہ والے دن ایمان لیا۔ حضور پاک ﷺ نے ایہدا اسلام تے رونہ  
فرمایا، پر ایہناں مدینیوں باہر نکل جان دا حکم صادر فرمایا۔ اک روایت ایہ اے



کہ ایہدے نال ای ایہدے پتر مروان نوں وی طائف ول کڈھ دیا گیا سی۔ دوجی روایت ایہ اے کہ مروان جیہا ای مدینیوں باہر طائف وچ سی۔ اُسُد الغلبہ فی معرفت الصحابہ وچ ابن اشیر لکھدے نیں کہ سرکار ﷺ دی عادت مبارکہ ایہ سی کہ وڈی توں وڈی حرکت تے وی معاف فرما دیندے سن، پر حکم بن ابی العاص دے جرم ایہ وڈے سن کہ ایہ آپ ﷺ دے زمانے وچ وی، حضرت ابو بکر تے حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) دے عہد وچ وی مدینیوں باہر ہی رہیا۔

کیڈی وڈی گل اے کہ حضور پاک ﷺ اپنی رحمت للعالمین دے نال وی ایہدے جرم معاف نہ فرما سکے، پر ایہدا اسلام قبول فرما لئو نیں۔ اسلام رد نہیں فرمایا۔

### سولہ مجرماں وچوں تیراں دا چھٹکارا

جس ویلے مکہ فتح ہویا، حضور پاک ﷺ اپنی اونٹنھی تے سوار سن۔ آپ ﷺ دے پچھلے اُسامہ بن زیدؓ سن۔ سرکار ﷺ نے اپنے جانثاراں نوں حکم دتا: زخمیاں نوں نہ ماریا جائے۔ جیہڑا لُٹ پوے، اوہدا اچھا نہ کیتا جائے۔ قیدیاں نوں قتل نہیں کرنا۔ جیہڑا اپنے گھر دا بوہا بھیر لے، اوہنوں وی کوئی کچھ پر تیت نہیں جیہڑا ہتھیار سٹ دے، اوہنوں وی خیراے۔ تے جیہڑا ابو سفیان دے گھر وڑ جائے، اوہنوں وی امان اے۔

اوس دن حضور پاک ﷺ نے **لَا تَحْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ** فرما کے ساریاں کافراں تے بے دیناں دی عام معافی دا اعلان فرما دتا۔ صرف سولہ مجرم ایسے سن جیہڑا کسے طرح معافی دے قاتل نہیں سن۔ ایس واسطے سرکار ﷺ

نے ایہناں سولہ دا خون مباح فرمایا، اتے حکم دتا کہ جتھے ملن، وڈھ دیو۔ مَحْسَن اعدا وچ فتح الباری اتے ابن خلدون دے حوالے نال ایہناں سولہ بندیاں دے نال لکھے نیں:

۱- حضرت حمزہؓ دا قاتل وحشی

۲- ہند جگر خوار (ابو سفیان دی بیوی)

۳- ابو جہل دا پتر عکرمہ

۴- عبد اللہ بن ابی سرح

۵- حارث بن ہشام

۶- عبد اللہ بن زہری

۷- زہیر بن ابوامیہ (حضرت اُم سلمہؓ دا بھائی)

۸- صفوان بن امیہ

۹- کعب ابن زہیر

۱۰- ہبیار بن اسود

۱۱- سہیل بن عمرو بن عبد شمس

۱۲- عبد العزیٰ بن اخطل دی لونڈی قرظی

۱۳- بنو عبد المطلب دی نوکرانی سارہ

۱۴- عبد العزیٰ بن اخطل

۱۵- مقیس بن صبابہ

۱۶- خویث بن نقید

ایہناں وچوں پہلیاں دس بندیاں تے تن زنانیاں دی فیر جاں بخشی کر



دتی گئی۔ صرف اخیر لے تن مارے گئے۔ عبدالعزیٰ مسلمان ہو کے مرتد ہو گیا سی۔ فتح الباری وچ اے کہ ایہ کعبہ دے غلاف نال چڑیا ہو یا سی کہ ابوہریرہ اسلمی تے سعید بن حریث نے قتل کر دتا۔ مقیس بن صبابہ اک انصاری نوں قتل کر کے بکے نس آیا سی۔ ایہنوں ایہدے چاچے دے پتر غیلہ بن عبداللہ لیشیہ نے ماریا۔ تے حویرث نوں حضرت علیؑ نے پہلے لایا۔

مطلب ایہ کہ کئے دے ساریاں کافراں دی جاں بخشی ہوئی، تے صرف سولہ بندے قتل دے قابل قرار دتے گئے۔ فیر ایہنوں وچوں وی تیرہ نوں معافی مل گئی۔ تے صرف تن مارے گئے۔

### بھگوڑے دشمن نوں انعام اکرم دا وعدہ

مکہ فتح ہون توں بعد ہوازن تے تحقیق دے سر کردہ آگو اکٹھے ہوئے، تے مدارج النبوت وچ لکھیا اے کہ فیصلہ کیتا پئی ایس تو پہلاں ای کہ مسلمان ساڈے تے حملہ کرن، ایس اوہناں تے چڑھ دوڑیے۔ ہوازن دے رئیس مالک بن عوف نے بنو نصر، بنو جشم، بنو سعد بن بکر، بنو ہلال وغیرہ نوں وی جمع کر لیا۔ حضور پاک ﷺ نوں پتا لگا، تے آپ ﷺ وی لشکر لے کے ابن خلدون دے بیان موجب یکم شوال ۸ ہجری نوں حنین دی وادی وچ اپڑ گئے۔

مسلمان اک تنگ گھاٹی وچ اپڑے، تے ہوازن والیاں نے اچانک حملہ کر دتا۔ مسلمان لشکر وچ بھگدڑ مچ گئی۔ مسند احمد بن حنبل وچ اے کہ اسی بندے ثابت قدم رہے۔ صحیح مسلم وچ اے کہ حضور ﷺ نے انصار نوں آواز دی۔ مسلماناں دے قدم فیر جم گئے۔ بڑی لڑائی ہوئی۔ اخیر کافر ہر گئے تے

نس پئے۔ کافراں دے ستر بندے مرے تے چار مسلمان شہید ہوئے۔

مال غنیمت بڑا لبھا، بڑے کافر قیدی ہوئے۔ ایہناں قیدیاں وچ ای حضور پاک ﷺ دی دودھ شریک بہن شیماء وی سن۔ اوہناں دی وجہ توں ای ساریاں نوں معافیاں مل گئیاں۔

جس ویلے ہوازن والے اپنیاں قیدیاں نوں چھڑا کے چلن لگے، حضور پاک ﷺ نے پچھیا، تماڈا سردار مالک بن عوف جیہڑا ایناں اکٹھے لے کے ٹریا سی، کتھے جے؟ اوہناں دسیا، پئی اوہ تے شکست کھا کے نس گیا اے۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا، جے اوہ میرے کول آ جائے تے میں اوہدا مال ڈنگرتے اوہدی ہر شے اوہنوں واپس کردیاں گا۔ سگوں سو اوٹھ اوہنوں اپنے کولوں دیاں گا۔ طبقات ابن سعد تے مدارج النبوت وچ اے کہ مالک تے اجڑیا پچڑیا ذیل خوار پھر دا سی۔ اوہنوں پیغام ملیا تے اوہ دربار وچ آ حاضر ہويا۔ معافیاں تے انعام اکرام لہیو سو، تے ایمان لے آیا۔ رضی اللہ عنہ۔

### ”فتح مکہ دادن قتل تے خونریزی کا دن نہیں“

کدی کسے دنیا وچ ایہ کچھ نہیں ویکھیا ہونا، کہ کئے پاک دے جیہڑے لوکی مسلمان نوں تکلیف دیندے رہے، کیناں نوں شہید کردیونے، کیناں نوں طرح طرح دیاں لذتیں دیندے رہے۔ اخیر ایہناں نوں شہروں کڈھ کے ساہ لیونے۔ ساہ وی کیہ لیونے، مدینے پاک وچ وی اوہناں نوں سکھ داساہ نہیں سن لین دیندے۔ اوہ مسلمان جد اپنے پاک پیغمبر ﷺ دی قیادت وچ کئے پاک وچ فتح مندی نال داخل ہوئے، تے حضور ﷺ دا ”لَا تَرْيَبَ عَلَيْكُمْ“



**الْیَوْمَ** "واجھنڈا اوہناں دے سراں تے سی" اتے ایس جھنڈے تھلے اون دی  
صلاء عام سی۔

خزرج دے رئیس حضرت سعد بن عبادہ دے ہتھ وچ انصار دا جھنڈا  
سی۔ ہزار جوان اوہناں دے اگے سن، ہزار پچھے سن۔ اوہ جد ابوسفیان تے  
دو جیاں قریش سامنے لنگھے تے کہن لگے، "اج قتل تے خون ریزی دادن اے۔ اج  
رب کریم قریش نوں ذلیل کرے گا۔ حضرت سعد بن عبادہ نال وی قریش مکہ نے  
بڑا ظلم کیتا سی۔

جس ویلے حضور پاک ﷺ نوں اوہناں دی ایس گل کا پتا لگا۔ فتح  
الباری وچ اے، آپ سرکار ﷺ نے حضرت علیؓ نوں حکم دتا، سعدؓ کولوں جھنڈا  
واپس لے لو۔ جھنڈا اوہناں کولوں واپس لے کے سرکار ﷺ نے اوہناں دے پتر  
قیسؓ نوں دے دتا۔ تے ساتھیوں نوں منع فرمایا کہ دل دکھاؤن دی کوئی گل نہ  
کرن۔ امن سکون نال مکے شریف وچ داخل ہون۔

مدارج النبوت وچ درج اے پئی جس ویلے سرکار ﷺ مکے شریف  
وچ داخل ہوئے تے آپ ﷺ دا سر مبارک ایٹاں بچھیا ہویا سی کہ آپ ﷺ  
دی داڑھی مبارک پالان دی لکڑی نال آگئی سی۔

**فتح مکہ توں بعد مکے والیاں تے مہربانیاں**

ایس موقعے تے سرکار ﷺ نے مکے والیاں دے ظلم بھلا کے، اوہناں  
دیاں زیادتیاں توں چشم پوشی فرما کے، معافی دا جو عام اعلان فرمایا، ہر بندے نال  
جس طرح شفقت تے مہربانی نال پیش آئے، اوہ تاریخ وچ اکلی ای مثال اے۔

ایتھوں دیاں کافراں نے مسلماناں نوں کڈھیا سی، تے کچھ لوکی اپنا تھوڑا  
بہتا سلمان لے گئے سن، بہتا سلمان اتھے ای چھڈ گئے سن، جیہڑا کافراں قابو کر لیا  
سی۔ مکان تے اوہناں دے سارے ای مکے شریف وچ رہ گئے سن، جنھن تے  
کافراں قبضہ جمالیا سی۔ حضور پاک ﷺ نے مکہ فتح کرن توں بعد اوہ مکان وی مکے  
والیاں کولوں واپس نہیں لئے۔

سیرت ابن ہشام وچ اے کہ حضور پاک ﷺ دی پچھپی دے پتر  
اتے اُم المؤمنین حضرت زینب بنت عسحؓ دے بھائی حضرت ابو احمدؓ دا مکان  
ابوسفیان بن حرب نے ابن علقمہ عامری کول وچ دتا سی۔ حضرت ابو احمدؓ نے  
ساریاں بندیاں وچ اپنے مکان دا مطالبہ کیتا، تے حضور پاک ﷺ نے حضرت  
عثمانؓ نوں کول بلا کے کن وچ کوئی گل کیتی۔ اوہناں ایسے طرح ابو احمدؓ دے کتاں  
تیکر اوہ گل چپ چیمتے اپڑا دتی۔ فیر ساری حیاتی حضرت ابو احمدؓ نے اپنے مکان  
دی گل نہیں دہرائی۔

طبقات ابن سعد وچ اے کہ بعد وچ، حضرت عثمان غنیؓ دی خلافت  
دے زمانے وچ، اوہناں دی اولاد توں ایہ گل نکلی کہ حضور پاک ﷺ نے حضرت  
ابو احمدؓ تیکر ایہ گل اپڑائی سی کہ تیس اپنے مکان دا دعویٰ چھڈ دیو، میں تمناں  
ایہدے بدلے جنت وچ اک وڈا محل دلواواں گا۔

سنن ابوداؤد وچ اے کہ اوہ مکے والے جیہڑے حضور پاک ﷺ تے  
آپ دے ساتھیوں سنگیاں توں تنگ کر دے سن، تے شہروں وی کڈھ چھڈیا  
سانے، مکہ فتح ہون توں بعد اپنیاں بچیاں نوں حضور ﷺ دی بارگاہ وچ برکت  
حاصل کرن لیاؤندے سن۔ حضور ﷺ اوہناں لئی دعاوی فرماؤندے سن، تے



اوہناں دے سراں تے اپنا ہتھ مبارک وی پھیر دے سن۔

## مکے والیاں تے مہربانی تے مدینے والیاں تے کرم

مکے والیاں نے ظلم دیاں جیہڑیاں کمائیاں مسلماناں دے جسمں اُتے  
روحان اُتے لکھیاں سن، اوہناں توں کون واقف نہیں۔ ایہدے باوجود جس  
ویلے حضور پاک ﷺ مکے شریف وچ فاتحانہ داخل ہوئے تے آپ ﷺ نے  
پہلوں تے ہر اوس بندے نوں امان دین کا اعلان فرمایا، جیہڑا اپنے گھردا بواہند کر  
لئے۔ نالے فرمایا، کہ جیہڑا بندہ ابوسفیان دے گھر وڑ جائے، اوہنوں وی امان  
اے، حالاں جے اوس ویلے تیکر ابوسفیان مسلمان نہیں سی ہویا۔

فیر آقا حضور ﷺ نے مکے والیاں نوں مخاطب کر کے پُچھیا، پئی میں  
تماڑے نال کیہ سلوک کراں۔ ہُن سارے لگ پے کرلان تے منتں ترلے  
کرن۔ تیس چنگے، تماڑے وڈے مہربان۔ سانوں امید اے پئی تیس ساڈے نال  
چنگا ای سلوک کرو گے۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔ ”جاؤ! اج دے دن تماڑی پکڑ نہیں۔ ساریاں نوں  
معاف کیتا۔“

صحیح مسلم وچ اوند اے کہ ایہ سین ویکھ کے انصاریاں سمجھیا کہ  
حضور پاک ﷺ نے مکے والیاں دی وڈھ ٹنگ کرن دی جگہ اوہناں نوں معاف کر  
دتا اے۔ اِنج نہ ہووے، آپ سرکار ﷺ مکے شریف وچ ای رہائش وی اختیار  
فرمالین۔ اوسے ویلے وحی نازل ہو گئی۔

وحی نازل ہون توں مگروں حضور ﷺ نے انصار نوں اکٹھیاں کیتا، تے

فرمایا، میں اللہ کریم دا گھلیا ہویا آیاں۔ میں جو کجھ کردا واں، اوہ رب دی مرضی  
موجب ہندا اے۔ پر اوہدے توں تیس ایہ مطلب نہ کڈھو کہ میں تماڑے توں  
دور ہو جاواں گا۔ ہُن میرا وطن مدینہ طیبہ ای اے۔ میں ہُن قیامت تیکر اوہتھے  
ای رہنا ایں۔ ایہ خوشخبری سن کے سارے مدنی دُحڑ ہو گئے۔

## ابولہب دیاں پُتراں اُتے شفقت

حضور پاک ﷺ دیاں دو دھیاں حضرت رقیہ تے حضرت اُمّ کلثوم  
ابولہب دے پتر عتبہ تے عتیہ نال ویاہیاں گیاں سن۔ نکاح ویلے حضرت رقیہ دی  
عمر اٹھ سال سی۔ ابولہب تے اوہدی بڈھی اُمّ جمیل حضور پاک ﷺ نوں بڑیاں  
تکلیفاں دیندے سن۔ اللہ کریم نے سورۃ لب نازل فرمادتی جمدے وچ انہاں  
دوہاں دی زندیاں کھیتی گئی سی، نالے ایہناں دی اخیر دسی گئی سی۔ ایہ سورۃ نازل ہوئی  
تے ایہ دونوں سڑ بیل گئے۔ ایہناں تے اپنیاں دوہاں پُتراں نوں کیسا کہ حضور  
پاک ﷺ دیاں دوہاں دھیاں نوں طلاق دے دیو، اسل اوہناں نوں ایس گھر وچ  
لیاؤ نا ای نہیں۔ عتبہ نے حضرت رقیہ نوں، عتیہ نے حضرت اُمّ کلثوم نوں طلاق  
گھل دتی۔

سیرت ابن ہشام وچ اے کہ طلاق ویلے حضرت رقیہ بالغ نہیں سن  
ہوئیاں، تے اُجے رخصتی نہیں سی ہوئی۔ حضرت اُمّ کلثوم تے ہور بکیاں سن۔  
مستدرک حاکم وچ اے کہ ایہ اعلان بُبوت توں دو سال پہلوں پیدا ہوئیاں  
سن۔

عتیہ تے ہجرت توں پہلاں ای اپنے انجام نوں اپڑ گیا۔ عتبہ تے معتب



(ابولہب دے دو پتر) مکہ مکرمہ دی فتح ویلے جیوندے سن۔ طبقات ابن سعد وچ اوندا اے، حضور پاک ﷺ نے حضرت عباسؓ نوں ایہناں دوہاں بارے پچھیا۔ اوہناں کہیا، ایہ وی دو جیاں مجرماں وانگ بجھن نئے پھردے ہون گے۔ سرکار ﷺ نے فرمایا، ایہناں نوں بھل کے لیاؤ۔

حضرت عباسؓ دوہاں نوں کسے پاسوں ڈھونڈ کے لے آئے۔ حضور ﷺ نے ایہناں تال بڑا محبت پیار دا سلوک فرمایا، تے دوہاں نے مسلمان ہون دی تمنا ظاہر کیتی۔ سرکار ﷺ کلمہ پڑھا کے ایہناں نوں کعبے دے بوہے تے حجرِ اسود کول لیائے تے دعا فرمائی۔ واپس تشریف لیائے تے بڑے خوش سن۔ حضرت عباسؓ نے عرض کیتی۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! اللہ تمانوں ہمیش خوش رکھے۔ اج دی بستی خوشی دا راز کیہ اے۔ فرمایا۔ میں اللہ کولوں دو بھرا منگے سن۔ اللہ نے اپنی رحمت تال مینوں دے دتے نیں۔

گل کرو! عتبہ دا کردار یاد کرو، اوہدے مل پو دیاں حرکتیں دیکھو، تے سرکار ﷺ دے رحمت دے سمندر دیاں چھٹاں نکو! اللہ اکبر!

### قرتنی تے سارہ نوں امان

عبد العزیٰ بن اخطل دی لونڈی قرتنی بڑی سوہنی وی سی تے آواز وی بڑی چنگی سُو۔ پر بد بخت ایڈی سی کہ حضور پاک ﷺ دی جھوٹے اسلام دے خلاف شعر گوندی پھردی سی۔ مکے دے قریش اپنیاں مجلسِ محفل وچ انہوں بلاؤندے سن، تے ایہ اوہتھے حضور ﷺ دے خلاف تے اللہ دے سچے دین دے خلاف شعر گوندی سی۔ تال ساز وی وجاندی سی، جندے تال آواز دا جادو ہو رہا

ہندا سی۔

مکہ فتح ہويا، تے سرکار ﷺ نے جنھن تن زنانیاں تے تیرہ بندیاں نوں قتل کرن دا حکم فرمایا، اوہناں وچوں ایہ وی سی۔ ڈرتوں کدھرے نِس چھپ گئی۔ قریش نے ویکھیا کہ سرکار ﷺ تے لوکاں کو بخشی جا رہے نیں، معاف ای فرمادے نیں پئے۔ کچھ قریش سردار اکٹھے ہو کے آئے تے حضور پاک ﷺ دی خدمت وچ درخواست کیتیو نیں جے قرتنی دے جرم وی معاف فرمادے جان، حضور ﷺ اوہنوں امان عطا فرما دیں۔ حضور ﷺ نے اوہنوں امان دین دا اعلان فرمادتا۔ مدارج النبوت وچ اے کہ فیرا وہ آقا حضور ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہوئی تے مسلمان ہو گئی۔

تاریخ ابن خلدون وچ اے کہ بنو عبد المطلب دی نوکرانی سارہ دی وی گردن مارن دا حکم صادر ہو چکیا سی۔ پر اوہنے وی امان دی درخواست دتی، تے سرکار ﷺ نے اوہنوں وی معاف فرمادتا۔

### دو اشتہاری مجرماں نوں پناہ دتی گئی

مکہ فتح ہون تے جنھن مجرماں نوں اشتہاری قرار دیا گیا، اوہناں وچوں دو، حرث بن ہشام تے زبیر بن ابوامیہ حضرت اُمّ ہانیؓ بنت ابوطالبؓ دے گھر جا اپڑے۔ ایہ دونوں حضرت اُمّ ہانیؓ دے شوہر ہیرہ دے عزیز سن۔ اُمّ ہانیؓ نے ایہناں نوں اک کوٹھڑی وچ بند کردتا۔ حضرت علیؓ نوں پتا لگ گیا۔ اوہ آئے تے بھین نوں کمن لگے، ایہناں دوہاں دے قتل دا حکم ہو چکیا اے، ایہناں نوں میرے حوالے کر دیو، تن جے میں ایہناں دیاں دھوئیں لاہ دیاں۔



حضرت اُمّ ہانیؓ نے کہا، میں وہاں نوں پناہ وچ لے لیا اے۔ حضرت علیؓ نے کہا، حضور ﷺ نے ایہناں دے قتل دا حکم دے دتا اے، ایس لئی ایہناں نوں معاف نہیں کیتا جا سکدا۔ اُمّ ہانیؓ کن گئیاں۔ میں حضور پاک ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہونی آں۔ فیرجو حکم ہووے گا، اوہدے تے عمل کراں گے۔

اوہ سرکار ﷺ دی خدمت وچ حاضر ہوئیاں، حضور ﷺ نے اوہناں دا حال چال پچھیا۔ اوہناں عرض کیتی۔ یا رسول اللہ، صلی اللہ علیک وسلم! میرے بندے دے دو رشتے دار میرے گھر آکے نیں۔ میں اوہناں نوں پناہ دتی اے۔ پر علیؓ اوہناں نوں قتل کرنا چاہوندے نیں۔ میری درخواست اے، سرکار ﷺ اوہناں نوں معاف فرمادیں۔ سیرت ابن ہشام وچ اوند اے، حضور پاک ﷺ نے فرمایا، جنہاں نوں تہاں پناہ دتی اے، اوہناں نوں ایس وی پناہ دینے آں۔ جاؤ۔ علیؓ نوں کہہ دیو، اوہ ساڈی پناہ وچ نیں۔

تاریخ ابن خلدون وچ اے کہ حضرت اُمّ ہانیؓ دا خاوند سیرہ بن ابی وہب ایس موقع تے نس کے یمن چلا گیا، تے اوتھے ای کفر دی حالت وچ مر گیا۔

## ہند دیاں حرکتیں توں نظر اندازی

ابوسفیان بن حرب دی بیویں ہند بنت عتبہ قریشیہ نے اُحد دی لڑائی والے دن سید الشہداء حضرت حمزہؓ دی شہادت توں بعد، اوہناں دا مبارک پیٹ چاک کر کے کلیجا کڈھیا، تے محسن اعدا دے مُرتب ابوالقاسم رفیق دلاوری

موجب غصے وچ کچا چبا گئی۔ ایسے پاروں اوہد القب ”ہند جگر خوار“ مشہور ہويا۔ بدر دی جنگ وچ ہند دے بھائی حضرت ابو حذیفہؓ کا فراس نال لڑ رہے سن۔ طبقات ابن سعد وچ اے کہ ہند نے ایس موقع تے کجھ شعر کہے جنہاں وچ حضرت ابو حذیفہؓ نوں گالہاں کڈھیاں۔

حضور پاک ﷺ مکہ فتح کرن واسطے مراہران توں ٹرے تے حضرت عباسؓ نے ابوسفیان نوں لشکر دی شان شوکت دکھا کے مکے ول ٹوریا پئی جا کے لوکل نوں دس کہ جے اوہناں مقابلے دا ارادہ کیتا تے مارے جان گے۔ نالے مکے دیاں واسیاں جیکر حضور پاک ﷺ دالیا اعلان وی پھنچا کہ جیہڑا بندہ اپنا بوبہا بند کر لے گا، اوہنوں وی امان اے، اتے جیہڑا بندہ ابوسفیان دے گھروڑ رہیا، اوہنوں وی کوئی کچھ پر تیت نیں۔ (بخاری۔ مسلم)

محسن اعدا وچ اے کہ جس ویلے ابوسفیان نے قریش تیکر ایہ گل بات اُڑائی، اوہدی بیوی ہند نے اوہدی لمی داڑھی پھڑ لئی، دو چار واری کھج کے کہن لگی۔ اے غالب دی اولاد! ایس بے وقوف نوں چار چھتر لاؤ، تاں جے ایہو جیسی بکواس نہ کرے۔ ابوسفیان نے کہا، تیس جو چاہو، آکھو، پر یاد رکھو، محمد (ﷺ) دے لشکر دی طاقت دا تہانوں اندازہ نہیں۔ تیس ذرا پہلے جُلے وی، تے تہاڈی اٹ تال اٹ وچ جانی جے۔ ہند نوں کہن لگا۔ نکڑ میسے! گھر وچ بوبہا بند کر کے بہہ رہو۔ نہیں تے جانوں جائیں گی۔

حضور پاک ﷺ نے فتح مکہ دے موقع تے جنہاں تیرہ بندیاں تے تن زنجیراں دے قتل دا حکم دتا سی، فتح الباری موجب اوہناں وچ ایہ ہند وی سی۔ پر جس ویلے ایہ حضور پاک ﷺ دی بارگاہ حاضر ہو کے اسلام لیاؤن دی خواہش



وند ہوئی، سرکار ﷺ نے ایسا اسلام وی رد نہیں فرمایا، تے ایڈے وڈے وڈے  
جرماں دابدلہ نہیں لیا۔

### بنو تمیم واقصور، اُتے اوہدی معافی

سن ۹ ہجری وچ حضور اکرم ﷺ نے مسلماناں دے قیسیاں کولوں زکوٰۃ  
وصول کرن لئی بندے کھلے۔ حضرت بشیر بن ابوسفیانؓ بنو کعب ول کھلے گئے۔  
اوہ زکوٰۃ دامال ڈنگر لے کے رُے، تے بنو تمیم نے بنو کعب نوں کہیا، کیوں  
ایویں اپنا مال ضائع کر رہے او۔ اوہناں دسیا، پئی اسیں مسلماناں آں، تے اسلام  
نے غریباں مسکیناں لئی اُتے دوجیاں قوی ضرورتاں لئی مال دا ۳۰ واں حصہ دینا  
ضروری قرار دتا اے۔

حضرت بشیرؓ زکوٰۃ دامال لے کے مدینے پاک ول رُے تے بنو تمیم مال  
کھوہن لئی لڑے۔ بنو کعب نے مقابلہ کیتا، پر بنو تمیم ڈاڈھے سن، مال لے  
گئے۔

بشیرؓ جان بچا کے مدینہ منورہ اُڑے، ساری گل حضور پاک ﷺ دی  
خدمت وچ عرض کیتی۔ آپ ﷺ نے حضرت عیینہ بن حصین فزاریؓ نوں کچھ  
بندے دے کے بنو تمیم ول گھلیا۔ ہُن بنو تمیم نوں لڑن دا حوصلہ نہ پیا، نس  
کھلوتے۔ کچھ بندے، بڈھیاں تے منڈے قیدی بنا کے صحابہؓ واپس آئے۔

کچھ دن گروں بنو تمیم نے اک وفد حضور ﷺ دی خدمت وچ گھلیا  
جنھال منت تر لے دی بجائے بڑیاں گلاں باتاں کیتیاں، خطابت وکھائی، شعر  
پڑھے۔ اوہناں دی تقریر دا جواب حضرت ثابت بن قیس انصاریؓ نے، تے

شعراں دا جواب حضرت حسان بن ثابت انصاریؓ نے دتا۔ طبقات ابن سعد  
تے اُسد الغابہ وچ لکھیا اے کہ اخیر ایہ سارے مسلمان ہو گئے۔ حضور پاک  
ﷺ نے ایہناں واقصور معاف فرمادتا، قیدی موڑ دتے۔

### کافراں دامال لٹنا جائز نہیں

کافراں نے مسلماناں دیاں جاناں نوں وی تکلیف دتی، اعضیاں نوں  
شہید تک کردتا، اوہناں دامال وی سنبھال لیا۔ ہجرت کرن گلیاں جیہڑا تھوڑا  
بہت سلمان مسلمان تال لے جاسکے، لے گئے، ہتھیرا پچھے چھڈ گئے۔ خاص طور  
تے اوہناں دے مکان تے کافراں ای سانجھے۔ حضرت ابو احمد بن خشؓ نے فتح مکہ  
توں بعد اپنا مکان واپس لین دی گل چلائی وی، پر حضور پاک ﷺ نے حضرت  
عثمانؓ دے ذریعے ایہناں دے کن وچ اپنا ایہ وعدہ پایا کہ میں تہانوں ایہدے  
بدلے جنت وچ محل دلوواں گا، اپنے مکان دی گل نہ کرو۔

ایہدے مقابلے وچ جد وی کوئی ایسا معاملہ سامنے آیا کہ کسے مسلمان  
نے کسے غیر مسلم دے مال تے نگاہ رکھی، حضور پاک ﷺ نے منع فرمادتا۔  
سنن ابن ماجہ وچ اے، حضرت شعبہ بن حکمؓ نے کچھ ہندیاں تال اسلام دے  
دشمن اک قبیلے دیاں کچھ بکریاں لٹ لیاں تے اوہناں نوں کوہ کے ہانڈیاں چاڑھ  
دیتاں۔ سرکار ﷺ تیکر گل اُڑی تے حکم فرمایا، ساریاں ہانڈیاں روڑھ دیو، لٹ مار  
دامال حلال نہیں۔

بخاری شریف وچ اوند اے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ اسلام لیاؤن  
توں پہلاں کافراں دے اک قافلے تال رُپے۔ موقع ویکھ کے ساریاں قافلے



والیاں نوں مار کے اوہناں دا سلمان اکٹھا کر کے مدینہ شریف اپڑ گئے تے حضور پاک ﷺ اگے اسلام لیاؤن دی تمنا ظاہر کیتی۔ سرکار ﷺ نے فرمایا، میں تیرا اسلام تے قبول کرتاں، پر اوس مال توں اواز آں جیہڑا توں لٹ کے لیا ایں۔

سیرت ابن ہشام وچ ذکر اے کہ جارود نال دا عیسائی بنو عبد قیس دے نال حاضر ہو کے اسلام لیا۔ وداع ہون لگا تے سواری کوئی نہیں ساؤ۔ کہن لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! راہ وچ غیر مسلمان دیاں بڑیاں سواریاں لیہن گیاں، اوہناں وچوں کوئی لے لو؟ حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔ ”بالکل نہیں۔ اوہناں سواریاں نوں اگ سمجھ۔“

### صحابہؓ نوں عقبہ دیاں منافقاں دے نال وی نہیں دتے

ساڈے سرکار ﷺ تبوک دی لڑائی توں مڑ کے آرہے سن کہ پندرہ منافقاں دی اک ٹولی نے آپ ﷺ تے ابھڑا ہے حملہ کر کے گھاٹیوں تھلے سُٹن دی صلاح بنائی۔

حضور پاک ﷺ نے صحابہؓ نوں حکم دتا کہ سارے وادی چوں ننگھن، عقبہ والے پاسیوں کوئی نہ آئے۔ آپ ﷺ حذیفہؓ بن یمان، عمار بن یاسرؓ تے حمزہ بن عمروؓ نال لے کے عقبہ ول ٹرے۔ منافقاں نوں کھل لہی، کہ لشکر نال نہیں، ایہ چنگا ہویا اے۔ جس ویلے اوہ عقبہ والے پاسیوں آئے تے حضور ﷺ نے حذیفہؓ نوں کہیا کہ ایہناں دیاں سواریاں دامنہ موڑ دیو۔ حضرت حذیفہؓ تے دو جیاں دوہاں صحابہؓ نے منافقاں دیاں سواریاں دیاں مومنن تے سوٹیاں ماریاں تے کہیا۔ او خدا دیو دشمنو! دفع دور ہو جاؤ۔ منافق سمجھ گئے کہ ساڈی

سازش کھل گئی اے۔ واپس مڑ کے لشکر نال شامل ہو گئے۔ حضور پاک ﷺ نے حضرت حذیفہؓ نوں ایہناں ساریاں منافقاں دے نال دس دتے۔

فیر حضور ﷺ نے فرمایا، اگلے پڑاوتے پانی گھٹ اے۔ ایس لئی میرے توں پہلوں کوئی اوتھے نہ اپڑے۔ پر جس ویلے سرکار ﷺ اوتھے اپڑے، کچھ منافق پہنچے ہوئے سن۔

حضور پاک ﷺ نے عقبہ دیاں منافقاں دیاں حرکتیں تے وی اوہناں نوں کچھ نہیں کہیا۔ مسلم شریف وچ اے کہ اک واری ایہناں وچوں اک منافق نے حضرت حذیفہؓ کولوں پچھیا، عقبہ دے منافق کئے نیں۔ حذیفہؓ ایس لئی اوہناں دا نال نہیں لینا چاہندے سن کہ جد حضور ﷺ نے ایہناں دا پردہ رکھیا اے، نالے مینوں کن سن وچ نال دتے سائے، تے میں نال کیوں لوں۔ فیر اک صحابیؓ نے وی حذیفہؓ نوں کہیا کہ دس دیو۔ اوہ منافق نوں مخاطب کر کے کہن لگے، سرکار ﷺ نے جیہڑے منافق دتے سن، اوہ تیرے سوا چودہ نیں۔ توں وی اوہناں وچ شامل ایں، تے فیر پندرہ ہوئے۔

### قتل کرن لگاسی، غازی بناد نا گیا

شیبہ بن عثمان حضور پاک ﷺ دا بڑا پکا دشمن سی۔ مکہ مکرمہ فتح ہون توں بعد جد اسلام دا لشکر حنین دے ٹریا، تے کچھ نو مسلمان دے نال نال کچھ غیر مسلم وی نال ٹر پئے۔ شیبہ وی نال ٹریا، تہا جے موقع ملدیاں ای حضور ﷺ نوں (نعوذ باللہ) قتل کر دے۔

اصحابہ وچ اے کہ اک جگہ موقع پا کے شیبہ بن عثمان حضور پاک ﷺ



دے نیڑے ہو گیا۔ تلوار چلاتا چاہتا ای سی جے اوہدے اپنے بقول، اوہنے ویکھیا کہ حضور پاک ﷺ دے تے اوہدے وچکار بہتی ساری اک آگنی اے۔ لگدا سی جے اک شیبہ نوں لوہ دے گی۔ پر حضور ﷺ نے فرمایا: شیبہ، ہور نیڑے ہو۔ شیبہ کہندا اے، میں نیڑے ہویا تے حضور ﷺ نے میرے سینے تے ہتھ مار کے فرمایا۔ رہا! انہوں شیطان دے شر تو بچا۔ اسد الغالبہ وچ لکھیا ہویا اے، جد شیبہ نیڑے ہویا تے کنب رہیا سی۔ حضور ﷺ نے اوہدے سینے تے ہتھ مار کے فرمایا۔ جا! بن شیطان تیتھوں دفع ہو گیا اے۔

مدارج النبوت وچ شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھدے نیں، فیر سرکار ﷺ نے شیبہ نوں حکم دتا، جا، کافراں تل لڑ۔ شیبہ نے ہوازن تل ٹھک کے لڑائی کیتی۔ فتح ہو گئی تے بعد وچ حضور ﷺ کول آ کے کلمہ پڑھو سو۔ شیخ عبدالحق ایہدے توں ایہ معنی کڈھدے نیں کہ اصل ایمان دلوں بجائوں مَن لینا ایں۔ شیبہ بن عثمان نے پہلوں حق سچ نوں مَنیا، کافراں تل لڑے، تے بعدوں آ کے کلمہ پڑھیا۔

## طائف والیاں لئی دُعاواں ای دُعاواں

طائف والیاں نے حضور پاک ﷺ تل جو سلوک کیتا، جس طرح آپ ﷺ نوں تے آپ دے ساتھی حضرت زید بن حارثہ نوں زخمی کیتا، بُرا بھلا کہیا کہلویا، اوہدا ذکر تاریخ دیاں صفیحاں تے محفوظ اے۔ ایہ گل وی سارے جان دے نیں کہ حضور ﷺ نے اوہناں واسطے بددعا نہیں فرمائی، دعا ای کیتی۔ ایہ گل وی حدیث وچ اوندی اے کہ فرشتہ آیا، اوہنے اجازت منگی کہ جے حکم دیو، تے

میں آس پاس دیاں دونوں پہاڑیاں اکٹھیاں کر دیاں، طائف دی بستی ای غرق ہو جائے۔ پر حضور رحمت اللعالمین ﷺ نے ایہ تجویز نہ مَنی۔ فرمایا: اللہ پاک ایہناں دیاں نسلوں وچوں مسلمان پیدا کرے گا۔

فتح مکہ توں بعد، غزوہ خُنین وچ اسلام دے خلاف جنمناں قیسیاں نے حصہ لیا سی، اوہناں وچ وی ایہ بنو تھیف اگے اگے سن۔ قیدی رہا کیتے گئے تے بنو ہوازن قریبا سارے ای اسلام دے دائرے وچ آ گئے، پر بنو تھیف تے دوجے کافر طائف دے قلعے وچ پناہ گزین ہو گئے۔ حضور پاک ﷺ نے محاصرہ کر لیا۔ ستاراں دن بعد حضور ﷺ نے محاصرہ ختم کر دتا۔ چلن لگے تے کچھ صحابہ نے عرض کیتی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! طائف والیاں لئی بددعا فرماؤ۔ صحیحیحین وچ اے، حضور پاک ﷺ نے ایس ویلے وی فرمایا۔ رہا! تھیف والیاں نوں ہدایت دے، ایہناں نوں اسلام دل لیا!

رب سچے نے حضور پاک ﷺ دی دعا قبول فرمائی۔ طبقات ابن سعد وچ اے، طائف دیاں سرداراں نے فیصلہ کر لیا کہ سرکار ﷺ دی خدمت وچ اک وفد گھلیا جائے تل جے اطاعت قبول کر لیتی جاوے۔ رمضان سن ۹ ہجری وچ ایہ وفد آیا۔ ایہدا لیڈر عبدیاللیل اوہو سی جنھے مُنڈیاں کھنڈیاں نوں پچھے لا کے حضور ﷺ نوں زخمی کروایا سی۔

ہُن وی ایہنے اسلام لیاون واسطے دو شرطیں ایہو جیہیاں پیش کیتیاں جیہڑیاں بڑی نامعقول سن۔ اک ایہ سی کہ اسیں مسلمان تے ہو جانے آں، پر کچھ مدت تیکر سانوں اپنا بُت رکھن دی اجازت دتی جائے، دوجی ایہ کہ سانوں نماز توں معاف کر دتا جائے۔ حضور پاک ﷺ نے دونوں شرطیں منظور نہیں



فرمائیاں۔ اخیر ایہ وفد ایمان لے آیا۔ سیرت ابن ہشام وچ اے کہ حضور ﷺ نے حضرت عثمان بن ابوالعاص نوں اوہناں دا امیر مقرر فرمایا۔

کچھ دن بعد حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نال کچھ ہو رہے گھل کے حضور ﷺ نے طائف والیاں دابت خانہ بھی ڈھوا دتا۔ زاد المعاد وچ لکھیا اے کہ اودوں تیکر بنو حنیفہ دے بعضیاں نو مسلم دا خیال ایہ سی کہ جے بُت خانے نوں ڈھلایا گیا تے کوئی مصیبت آجلی اے۔ جد کچھ وی نہ ہویا تے اوہناں دے ایمان پکے ہوئے۔

و۔ لیکن والی گل ایہ اے کہ طائف والیاں نے ہمیشہ اسلام دے تے حضور پاک ﷺ دے خلاف کاروائیاں کیتیاں، پر سرکار ﷺ نے کسے ویلے وی اوہناں لئی بددعا نہیں فرمائی، دعوواں ای فرمائیاں، مہربانیاں ای کیتیاں، معافیاں ای دتیاں۔

### واجب القتل ہمارے نوں معافی

اسود بن مطلب دا پتر ہمارے کُفر تے بڑا پکا سی۔ حضور پاک ﷺ دا بڑا دواؤ دشمن سی۔ اہنے کسے دے شرارتی کافراں نال مل کے اسلام قبولن والیاں نوں بڑا ستایا۔

سرکار ﷺ مدینے پاک ول ہجرت فرما گئے۔ غزوہ بدر ہويا تے حضور ﷺ دے جو ائی ابوالعاص وی گرفتار ہوئے۔ آپ ﷺ نے اوہنوں ایس شرط تے رہا کیتا کہ مکہ جا کے حضرت زینبؓ (حضور پاک ﷺ دی وڈی دھی۔ ابوالعاص دی بیوی) نوں مدینے گھل دے۔

ابوالعاص اوس ویلے تیکر مسلمان نہیں سی ہوئے۔ اوہناں اپنے نکلے بھرا کنانہ اتے حضرت زینبؓ نوں اُونٹھ تے بٹھا دتا۔ قریش دیاں کافراں اوہناں دا پچھا کیتا۔ اوہناں وچ ہبّار بن اسود وی سی۔ ذی طوی اپڑ کے کافراں حضرت زینبؓ نوں جا گھیریا۔ ہبّار نے نیزہ ماریا تے حضرت زینبؓ ڈگ پیاں۔ اوہناں دا حمل ڈگ گیا۔ کافراں نے اوہناں نوں مدینے پاک نہ جان دتا۔ واپس کسے لے آئے۔ کچھ دن ٹھہر کے کنانہ فیر حضرت زینبؓ نوں لے رُے۔ راہ وچ حضرت زید بن حارثہ اتے حضرت سلمہ بن اسلم انصاریؓ ایہناں نوں لین آئے ہوئے سن۔ ایہناں نال حضرت زینبؓ مدینے اپڑیاں۔

سرکار ﷺ نوں ہبّار دی ایس حرکت تے بڑا افسوس ہويا۔ ایہ حرکت عرب دی قدیم روایتاں دے وی خلاف سی، شرافت دے وی خلاف سی۔ ایہنوں تے دشمنی دالت تے اخیر کہیا جا سکدا اے۔

فتح مکہ دے موقع تے حضور پاک ﷺ نے ہبّار بن اسود دے قتل کا حکم صادر فرمایا۔ ایہ کسے توں نس کے کسے ہو رہے شہر جا کے لک گیا۔ پر حضور پاک ﷺ حُنین تے طائف دیاں غزویاں توں مگروں، جُعرانہ دے مقام تے رُکے، تے اوہتھے ہبّار سروچ گھٹا، گل وچ چادر، بُرے حلیس حاضر ہويا۔ اونڈیاں کلمہ پڑھ لوسو۔ تے حضور رحمت للعالمین ﷺ نے ایہنوں وی معاف فرما دتا۔

### حضرت حمزہؓ دے قاتل دا اسلام

جمیر بن مطعم بن عدی نے اپنے غلام وحشی بن حرب نوں تیار کیتا پی حضرت حمزہؓ نوں قتل کرے۔ اودھر ابوسفیان دی رتیویں ہند نے وی وحشی نوں



ایسے ”کارنامے“ تے اہم اکرام دا وعدہ کیتا۔ اوہ اُحد دی لڑائی وچ پھنسی لاکے بہہ گیا۔ حضرت حمزہؓ کافراں دیاں صفوں نوں الٹ پلٹ کر دیاں تے اسلام دے دشمنان نوں جہنم اپڑواندیاں لنگھے تے وحشی نے کم وکھا دتا۔ سید الشہداء امیر حمزہؓ شہید ہو گئے۔

ہند نے حضرت حمزہؓ دی لاش دے ٹوٹے کرواتے۔ اوہناں دا کلیجہ چلیا، تاں اوہنوں ٹھنڈ پئی۔ سن ۸ ہجری وچ مکہ فتح ہویا، تے اسلام دے ساریاں مخالفان نوں پکڑن دی کوئی تھال نہ دسی۔ ایس لئی کچھ ایدھر اودھر نس گئے۔ کچھ حضور پاک ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہو کے اسلام لے آئے۔

آپ سرکار ﷺ نے ابوسفیان دے گھرنو کافراں لئی ”امان خانہ“ بنا دتا۔ ابوسفیانؓ وی اسلام لے آئے۔ اوہناں دی بیوی ہند نے وی اسلام قبول کر لیا۔ وحشی نس کے طائف ٹر گیا۔ کسے نے اوہنوں کہیا، جیرا بندہ مسلمان ہو جائے، حضور پاک ﷺ اوہنوں قتل نہیں کردے۔ توں وی طائف توں جان والے وفد تال لگا جا، تے اسلام قبول کر لے، بچ جائیں گا۔

وحشی سرکار ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہویا، کلمہ پڑھو سو، تے حضور پاک ﷺ نے پچھیا: تو وحشی ایس؟ توں ای حضرت حمزہؓ نوں شہید کیتا سی؟۔ اوہنے ہاں کہی تے سرکار ﷺ نے اوہنوں فرمایا، توں میرے سامنے نہ آویں، مینوں چاچا یاد آجاندا اے۔

حضور ﷺ نے ہند جیہی ظالم زبانی دا اسلام وی رد نہیں فرمایا۔ وحشی نوں وی کچھ نہیں کہیا۔ حالاں جے جتنی محبت آپ ﷺ نوں اپنے چاچے ہو راں تال سی، اوہدے توں ساری دنیا واقف اے۔ حضرت حمزہؓ آپ ﷺ دے دودھ

شریک بھراوی سن، یاربیلی وی سن، بخاری شریف وچ وحشی نے حضرت حمزہؓ دی شہادت دا واقعہ آپ بیان کیتا اے۔ پر گل ہند تے پائی ای نہیں۔ ناں ایہ کہیا اے کہ ہند نے مینوں ایہ کم کہیا سی۔ وحشی نے حضرت حمزہؓ دا ”مثلمہ“ کرن یا ہند ولوں اوہناں دا کلیجہ پکڑن دی گل وی نہیں کیتی۔

طالب ہاشمی ”آسمان ہدایت کے ستر ستارے“ وچ لکھدے نیں ”پر ایہ عجیب گل اے جے حضور ﷺ نے خبیر بن مطعم نوں کدی ایہ نہیں بتایا کہ توں وحشی نوں حمزہؓ دے قتل لئی تیار کیتا سی۔ طالب ہاشمی لکھدے نیں، ایہ وی ہو سکدا اے کہ جیرا ایس معاملے وچ ہتھ ای نہ ہووے۔

اُسد الغلبہ وچ موسیٰ بن عقبہ دے حوالے تال لکھیا اے کہ وحشی دی موت شراب و دھمک پین پاروں ہوئی۔

ساڈے واسطے ضروری گل ایہ اے کہ حضور ﷺ نے سید الشہداءؓ نوں شہید کرن تے کردان والیاں نوں وی کوئی سزا نہیں دتی۔ صرف وحشی نوں حکم دتا، مینوں منہ نہ دکھائیں۔

### منافقان دیاں سازشیں دا جواب

مدارج النبوت وچ اے کہ منافقان نے غزوہ مرتسح دے موقعے تے مہاجرین بارے ایہو جیہاں گلاں کیتیاں پئی ایسیں مدینے والے ایہناں دی مدد بند کر دیاں گے تاں جے ایہ اپنے آپ مدینیوں نس جان۔ حضرت زید بن ارقم انصاریؓ نے اے گلاں سُن لیاں تے اپنے چاچے نوں دسیاں۔ اوہناں سرکار ﷺ دی خدمت وچ عرض کر دتیاں۔ منافقان کولوں پچھیا گیا تے اوہ صاف مکر



گئے۔ اخیر سورۃ منافقون دیاں آیتاں نازل ہو گئیاں تے حضرت زیدؓ دی تائید تصدیق ہوئی۔ صحابہ کرامؓ نے حضور ﷺ کو لوں اجازت منگی کہ عبد اللہ بن ابی نوں مار دتا جائے، پر سرکار ﷺ نہیں منے۔ اسد الغلبہ وچ اے، منافقان دے سردار عبد اللہ ابن ابی دے پتر حضرت عبد اللہؓ بدری صحابی سن۔ اوہناں وی پو دے قتل دی اجازت چاہی، پر آپ سرکار ﷺ نے نہیں دتی۔

حضرت اسید بن خضیر انصاریؓ نے منافقان دے ایس آگو نوں مدینہ بدر کرن دی تجویز دتی، حضور ﷺ نے ایہ وی رد فرمادتی۔ اسلامی لشکر وادی عقیق اپڑیا، تے حضرت عبد اللہؓ نے اپنے پو عبد اللہ بن ابی دے گھوڑے دی واگ پھر لی اے اوہدیاں حرکتاں پاروں کیسا پئی میں تینوں حضور پاک ﷺ دے شہر وچ ای نہیں وژن دیتا۔ حضور ﷺ نے اوہناں نوں وی ڈک لیا، تے فرمایا، جدوں تیک ایہ ساڑے وچ ہے، اسل ایہدے نال چنگا ای سلوک کرنا ایں۔

صحیحین وچ حضرت عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) توں روایت اے، ایہ عبد اللہ بن ابی مرثا، تے ایہدے پتر حضرت عبد اللہؓ نے ایہدے واسطے حضور ﷺ دا کرتا مبارک منگیا، آپ ﷺ نے عطا فرمادتا۔ اوہناں عرض کیتی، ایہدے جنازے دی نماز پڑھا دیو، حضور ﷺ نے پڑھا دتی۔ بعدوں قرآن پاک نازل ہویا، تے حضور ﷺ نے منافقان دا جنازہ پڑھاؤنا تے اوہناں کارن دعا کرنا چھڑ دتا۔

منافق آپو وح بہہ کے اسلام دا مذاق اڑاؤندے سن۔ ایہ آپو وچ سرگوشیاں کردے سن اے۔ مسجد نبوی ﷺ وچ صحابہ کرامؓ دے خلاف گلاں کردے سن۔ حضور پاک ﷺ کوئی حکم جاری فرمادے تے ایہ ایدھر اودھر ایہ گلاں پھیلاؤندے سن کہ ایہ حکم تے بڑا سخت اے، ایہ کم تے بڑا اوکھا اے۔

ایڈے اوکھے کم نہیں دے چاہی دے۔ ایہ منافق حضور پاک ﷺ دیاں کتاں وچ آکے گلاں کردے سن تاں جے صحابیاں اے ایہناں دا رعب بہہ جائے کہ ایہ سرکار ﷺ دے بتے نزدیکی نیں۔ جس ویلے داء لگدا سائے، ایدھر اودھر ایہ گلاں چلاؤندے سن کہ حضور ﷺ کتاں دے کچے نیں۔

اک واری حضور پاک ﷺ دی خدمت وچ کچھ بدری صحابی حاضر ہوئے، تے غیر بدری صحابی اوہناں نوں جگہ دین واسطے نال اٹھے۔ حضور پاک ﷺ نے کچھ بندیاں دا نال لے کے اوہناں نوں اٹھن دا حکم دتا، تے بدری صحابیاں نوں اپنے کول بٹھایا۔ امام جلال الدین سیوطی لباب النقول فی اسباب النزول وچ لکھدے نیں، ایہدے تے منافقان نوں گلاں کرن دا بہانہ لہہ گیا تے اوہناں کنا شروع کیتا پئی حضور ﷺ نے بعض صحابیاں نوں اٹھا کے اوہناں دی توہین کیتی اے۔ ایہدے تے سورۃ مجادلہ دیاں آیتاں نازل ہوئیاں۔

منافق حضور ﷺ دی مجلس وچوں اجازت لیوں بغیر ای اٹھ کے کھسک جاندے سن۔ ایہدی زندیا وچ سورہ نور دی آیتاں نازل ہوئیاں۔

جنگ داموقع اونٹ، تے ایہناں منافقان نے کنا کہ جے اسیں مدینیوں باہر چلے گئے تے ساڑے گھراں دی حفاظت کس طرح ہووے گی۔ عورتاں بچے ای کچھ زہ جان گے تے چوری چکاری ہون دا خطرہ اے، وغیرہ وغیرہ۔ اوہناں دی ایس حرکت بارے دی قرآن پاک نازل ہویا۔

حضور پاک ﷺ نے غیبی خیراں دسناں تے منافقان نے اوہناں گلاں دا مذاق اڑاؤنا۔ غزوہ احزاب واسطے خندق کھودن دے موقع تے حضور ﷺ نے پتھر تے کدال ماری تے جیڑھی چمک پیدا ہوئی، حضور ﷺ نے فرمایا، میں ایس روشنی



وچ کسریٰ تے حیرہ دے محل پیا دیکھناواں، مسلمان ایہناں محلاں اتے قبضہ کرن گے۔ ایسے طرح روم تے منعاً (یعن) اتے مسلماناں دے غلبے دی خبر حضور ﷺ نے دتی۔ تے منافقان نے ایہو جیہیاں گلاں کرنیاں شروع کر دیتیاں کہ حضور ﷺ اینویں سانوں امیداں نہماؤندے نیں۔ کتھے ایہ حقیقت کہ سارے کافر مسلماناں نوں ختم کرن واسطے مدینے تے حملہ کرن آرہے نیں، تے اسیں اوہناں توں بچن خاطر خندق کھود رہے آں، تے کتھے کسریٰ روم یمن وغیرہ دے محلاں اتے قبضے دے خواب۔ اللہ کریم نے منافقان دیاں اینہاں حرکتیں بارے وی قرآن نازل فرمایا۔

غزوہ تبوک دی تیاری دے موقعے تے وی منافقان نے افواہاں اڈائیاں -- روم تیکر جان توں آپ تے نسل ای سائے، کوشش کروے رہے جے صحابہ کرامؓ نوں وی راہ دیاں سختیاں توں یر کائیے۔ لباب النقول فی اسباب النزول وچ اے، منافق جد بن قیس نے آپ تے غزوے لئی جان توں معذرت کیتی، پر کہیا کہ میں جنگ دی تیاری لئی مال پیش کر دیتاں۔ اللہ تعالیٰ نے ایس بارے وی آیت نازل فرمائی کہ منافقان دی مالی مدد قبول نہیں۔

صحابیاں نے تبوک دی جنگ واسطے حضور پاک ﷺ دے حکم دی تعمیل وچ بڑا بڑا مال پیش کیتا، تے منافقان نے اینوں ریاکاری کہیا، پئی ایہ تے وکھاوے واسطے سب کچھ کر رہے نیں۔

جنگ توں بعد حضور پاک ﷺ غنیمت دامل تقسیم فرماؤندے سن، تے منافق ایس ونڈ اتے وی اعتراض کروے سن۔ سنان ابو داؤد وچ اے کہ حضور ﷺ کسے نوں گھٹ دیندے سن، تے اوہ الہی حکم پاروں ایس طرح کروے سن۔

انج وی اللہ کریم نے قرآن پاک وچ فرمایا اے تا کہ آپ سرکار ﷺ کوئی ایسی گل نہیں فرمادے، کوئی ایسا حکم نہیں دیندے، جیہڑا اللہ تعالیٰ دی گل تے اوہدا حکم نہ ہووے۔ آپ ﷺ اپنی مرضی نال تے کوئی گل کروے ای نہیں سن۔ یا ایہ مطلب اے کہ جو کچھ حضور ﷺ اپنی مرضی نال فرماؤندے، اوہ اللہ پاک دی ای گل ہندی سی۔

بخاری شریف وچ اے، اک واری سرکار ﷺ نے مال غنیمت وچوں خُس (پنچواں حصہ) لے کے اپنی مرضی نال کچھ بندیاں نوں عطا فرمایا، تے کجھ نوں نظر انداز فرمایا۔ منافقان نے ایہر اوہر اعتراض کرنے شروع کیتے تے حضور پاک ﷺ نے فرمایا، میں اوہناں نوں دنیا دامل ودھیک دیتاں، جنہاں دی تمنا ودھیک ہندی اے۔ اتے جنہاں نوں میں نہیں دیندا، اوہ مینوں زیادہ پیارے ہندے نیں۔ کیوں جے اللہ پاک نے اوہناں نوں دنیا دے مال توں بے نیاز کیتا ہندا اے۔ غزوہ حنین دے مال غنیمت اتے بنو تمیم دے اک منافق ذوالنورینؓ نے اعتراض کیتا تے حضرت عمر فاروقؓ گرمی کھا گئے، تلواریاں وچوں کڈھ لٹونے، پر بخاری تے مسلم وچ اوند اے کہ حضور ﷺ نے منع فرمادتا۔ ایسے طرح بخاری شریف وچ اے کہ اک واری حضرت خالد بن ولیدؓ اک اعتراض کرن والے منافق نوں مارن لگے تے سرکار ﷺ نے روک دتا۔

روح المعانی وچ اے، شعبہ بن حاطب نال دے اک منافق نے حضور ﷺ کولوں مالدار ہون دی دعا کرائی۔ حضور ﷺ کولوں کیہڑی گل لکھی چھپی سی۔ پتا سانے، پئی ایہ منافق اے، اسلام دا دشمن اے۔ پر آپ سرکار ﷺ نے اویدے واسطے دعا فرمادتی۔ اوہوں انج رنگ لگے کہ حیدر اں بکریاں ودھ توں ودھ



ہو گئیں، تے اوہ مدینیوں باہر جاؤسیا۔ اوہدے کولوں زکوٰۃ منگی گئی تے اوہنے انکار کردتا۔ کہن لگا، ایہ تے سکا مکا تاوان اے۔ قرآن پاک نازل ہو گیا۔ اوہنوں پتا لگا، تے زکوٰۃ دامال لے کے حضور ﷺ دی بارگاہ وچ آ گیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا، اللہ کریم نے تیری زکوٰۃ قبول کرن توں سانوں منع فرمادتا اے، لے جا۔ اوہ حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ تے حضرت عثمانؓ دے زمانے تیکہ کوشش کردا رہیا۔ پر اوہدی زکوٰۃ قبول نہ کیتی گئی۔

منافق دیاں اہنہاں ساریاں حرکتیں دے جواب وچ حضور پاک ﷺ اوہنوں عموماً معاف ای فرمادے رہے حالانکہ اندر رہن والیاں دی سازش زیادہ خطرناک ہندیاں نیں۔

### انھے بد بخت دیاں حرکتیں توں درگزر

اُحد دی جنگ دا موقع سی۔ حضور پاک ﷺ سنگیاں نوں لے کے اُحد ول تشریف لے جا رہے سن۔ سرکار ﷺ چاؤ ہندے سن، پئی اوہتھے اپڑن وچ ذرا دیر نہ لگے۔ اک انصاریؓ بنو حارثہ دی ابادی وچ لشکر نوں لے کے نکلے تاں جے جلدی اُحد اپڑیا جاسکے۔ راہ وچ اک منافق مرثع بن قنقلی دا بلغ سی۔ ابن جریر طبری موجب ایہنوں پتا چلیا کہ حضور ﷺ تے آپ ﷺ دا لشکر جا رہیا اے، تے بکواس کرن لگ پیا۔ مٹی اڈاؤن لگ پیا۔ کہن لگا، جے مینوں پتا ہووے کہ ایہ مٹی صرف محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تے پئے گی، تے میں ایہ ساری اوہنوں دے منہ اُتے سُٹاں۔

جنہاں صحابہ کرامؓ نے اوس کم بخت دی گلاں سنیاں، گرمی کھا کے

اوہنوں مار مگان واسطے ودھے، پر سرکار ﷺ نے ایہ کہہ کے اوہنوں روک دتا ”جان دیو۔ اٹھا جے۔“ پر حضور پاک ﷺ دا فرمان سنن توں پہلاں ای ابن ہشام لکھدے نیں، حضرت سعد بن زید اشلی انصاریؓ اپنی کمان مار کے اوہدا سر کھول چکے سن۔

### یہودیاں نوں شکست دے کے معاف فرمادتا

خیبر فتح ہو گیا۔ واپسی تے اسلامی لشکر نے وادی القرئی دے کول اک جگہ پڑاؤ کیتا۔ اوس وادی دے یہودیاں نوں اسلامی لشکر بارے خبر ہوئی تے لڑن واسطے تیار ہو کے آ گئے۔ حضور پاک ﷺ سنیہا گھلیا کہ اسیں تہاڑے نال لڑن نہیں آئے۔ اسیں تے خیبر توں آ رہے آں، ساہ لین واسطے اتھے ٹھہر گئے آں۔ پر اوہ نہ منے، صفیں سدھیاں کرن لگ پئے۔

سرکار ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہؓ نوں فیر گھلیا، تاں جے یہودی لڑائی دے خیال توں باز آجان۔ حضرت سعدؓ نے بڑا سمجھایا، پر اوہنوں سمجھیا کہ مسلمان تے ہرے پئے نیں، تاں ای دھلے پئے ہوئے نیں۔ حضرت سعدؓ نے واپس مڑ کے حضور پاک ﷺ نوں ساری گل دتی۔ مسلمان تھکے ہوئے سن، ساہ لین واسطے رُکے سن، پر حضور پاک ﷺ نے اوہنوں مقابلہ کرن دا حکم دتا۔

ایہ اہجے تیار وی نہیں سن ہوئے، تے یہودیاں نے تیراں دا مینہ وسا دتا۔ گھسان دی جنگ ہوئی۔ یہودی جی جان نال لڑے، پر جس ویلے تکیوں نے پئی ساڑے تے وڈے وڈے ساہن لگے گئے نیں، ہمت چھڈ بیٹھے۔ اسلام نوں جت ہوئی، یہودی ہار گئے، پر صدقہ جائیے، سوہنے سرکار ﷺ دے کرم توں، حضور



ﷺ نے اوہنل دی زمین، اوہنل دے باغ، اوہنل دی ہر شے اوہنل نوں واپس دے دتی تے سیرت ابن ہشام وچ اے کہ اوہنل نوں وادی القری وچ پہلے دی طرح رہن سن دی اجازت دے دتی۔

### غدار یہودی، اوہد ابال بچہ تے جائیداد، سب واپس

جنگ خندق دے موقع تے سارے عرب قبیلے اکٹھے ہو کے مدینے پاک تے چڑھ دوڑے سن۔ مدینے دے یہودی بنو قریظہ نال مسلماناں دا معاہدہ سی کہ جے کسے نے مدینے پاک تے حملہ کیتا تے یہودی مسلماناں نال مل کے حملہ آور نال لڑن گے۔ جد ویلا آیا تے بنو قریظہ کافراں نال مل گئے۔ اللہ کیتا تے حملہ آوراں نوں تے ذلیل خوار ہو کے میدان وچوں نسا پے گیا۔ بنو قریظہ دی غداري دا علاج ضروری سی۔ ایس لئی حضور پاک ﷺ نے اوہنل دا محاصرہ کر لیا۔ ۵۵ دن ایہ محاصرہ جاری رہیا۔

اوہوں تیکر یہودیاں دی مت ٹھکانے آگئی۔ سمجھ گئے، پی ہن بچت دا راہ کوئی نہیں۔ سُنیا گھلیو نے کہ ایس اوس قبیلے دے وڈے، حضرت سعد بن معاذؓ نوں ثالث من دے آں۔ اوہ ساڈے بارے جو فیصلہ کرن، سانوں منظور اے۔

حضرت سعد بن معاذؓ دے فیصلے موجب اک یہودی زبیر بن باطان نوں قتل کیتا جانا سی۔ زبیر بھجیا، حضرت ثابت بن قیس انصاریؓ کول آیا۔ زبیر نے حضرت ثابتؓ نال بعث دی جنگ توں بعد کوئی بھلا کیتا سی۔ اوہنے حضرت ثابتؓ نوں کہیا، مینوں کسے طرح بچاؤ۔

حضرت ثابتؓ حضور ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہوئے۔ دُسیا، پی، ایس گلوں میں زبیر دی سفارش کرنل۔ تیس مہیناں فرماؤ تے اوہدی جان بخش دیو۔ حضور پاک ﷺ نے حضرت ثابتؓ دی سفارش من لئی۔ زبیر بن باطان نے ایہ سن کے کہیا، میں بُڑھا بندہ واں۔ بل بچے قید ہو گئے تے میری جان بخشی دا مینوں کیہ فائدہ ہووے گا۔ ثابتؓ نے فیر حضور ﷺ دی خدمت وچ حاضری دتی، گزارش کیتی، تے آپ ﷺ نے اوہد ابال بچہ دی چھڈ دتا۔ زبیر بن باطانوں ایہ خوشخبری ملی تے کہن لگا، مال اسباب تے جائیداد باہجہ جیون دا کیہ سواد اے۔ سیرت ابن ہشام وچ اے، حضرت ثابتؓ نے تجبی واری گزارش کیتی، تے آپ سرکار ﷺ نے اوہد مال وی اوہنوں بخش دتا۔

### واجب القتل یہودی دی رہائی

جس ویلے اسلام دے کسے دشمن نوں، حضور پاک ﷺ دے کسے ویری نوں سزا ملن لگدی سی، رنج لگدا اے، حضور پاک ﷺ دیکھدے سن پی کدھروں ایہدی سفارش آجائے، کوئی اجیہا سبب بن جائے کہ ایس ایہدی سزا معاف فرمادیے۔

بنو قریظہ دا اک یہودی رفاعہ بن سموال قتل دا مستحق قرار دتا گیا۔ اوہنوں قتل کیتا جانا سی کہ سلمیٰ بنت قیس بن عمرو (رضی اللہ عنہا) جو حضرت منذرؓ دی والدہ سن، اوہنل سرکار ﷺ دی بارگاہ وچ گزارش کیتی کہ رفاعہ نوں قتل نہ فرماؤ، مینوں بخش دیو۔ حضور ﷺ نے رفاعہ اوہنل نوں بخش دتا۔ سیرت ابن ہشام وچ اے کہ ایس طرح اوہدی جان بچ گئی۔



## قتل واسطے اون والیاں نوں معافی

صحیحین وچ اوند اے۔ جس ویلے سرکار ﷺ نے اپنے سنگیاں ساتھیاں تال حدیبیہ دے مقام تے پُراء کیتا ہویا سی۔ اودھریل بن ورقا خزاعی، عروہ بن مسعود ثقفی تے حلیف بن طلحہ کنانی گل بات واسطے حضور پاک ﷺ دے کول آ جا رہے سن۔ دوجے پاسے کئے دے کافر سرداراں نے ایہ چکر وی چلایا کہ ۸۰ ہندیاں نوں تیار کر کے راتوں رات گھلیا، پئی تیس کے طرح چُپ چُپتے جاؤ، تے اسلامی لشکر تک اپڑ کے حضور پاک ﷺ نوں (نعوذ باللہ) قتل کر آؤ۔

ایہ اتی (۸۰) کافر منہ ہیرے کیوں نکلے تے تعظیم پہاڑی توں لہ کے ہیرے ویلے ای اسلامی لشکر کول اپڑ گئے۔ ایہ لشکرنوں ویکھ کے منصوبے تے عمل کرن لئی صلاح مشورہ کر رہے سن، متاپکا رہے سن کہ مسلماناں نوں سوہ گوہ ہو گئی۔ صحابہ کرامؓ نے ایہناں ساریاں نوں گرفتار کر لیا۔ جرم صاف سدھاسی۔ ایہناں دی سزا سدھی سدھی ایہ سی کہ انہاں دیاں سریاں لاہ دیتیاں جانندیاں۔ پر سورے حضور پاک ﷺ دی بارگاہ وچ پیش کیتے گئے تے آپ سرکار ﷺ نے ساریاں نوں چھڈ دتا۔

## چاپے دے پتر دی معافی

ابوسفیان بن حارث، حضور پاک ﷺ دے سکے چاپے دے پتر سن۔ طبقات ابن سعد وچ اے کہ ابوسفیان بن حارث نے وی حلیمہ سعدیہؓ دا دُھ پیتا سی، ایس لئی ایہ آپ وچ رضائی بھائی وی سن۔ مستدرک حاکم وچ

اوند اے پئی ابولہب تے عبداللہ بن ابوامیہ وانگر ایہ وی حضور پاک ﷺ دے پکے مخالف سن۔ ایہ سرکار ﷺ دے خلاف شعروی کہندے سن۔ اسد الغالبہ فی معرفت الصحابہؓ وچ حضرت حسان بن ثابتؓ دے شعروی دتے ہوئے نیں، جیہڑے اوہناں ابوسفیان بن حارث دی بھو دے جواب وچ لکھے سن۔

مستدرک حاکم وچ اے جے حضرت حسانؓ حضور پاک ﷺ کولوں ابوسفیان بن حارث دی بھو دی اجازت منگدے سن، پر آپ ﷺ نے ہر واری اجازت نہیں دتی۔

ایہ ابوسفیان دسہ سال مخالفت وچ بگٹھ رہے۔ کوئی موقع نہیں چھڈیا، جد ایہ اسلام تے حضور پاک ﷺ دے خلاف سازشاں وچوں پچھاں بٹے ہون۔ جس ویلے حضور پاک ﷺ مکہ فتح کرن واسطے ٹرے، ابوسفیان اپنی بیوی نوں کہن لگے، محمد (ﷺ) دا لشکر مکہ ولے آ رہیا اے، مارے جاواں گے۔ چل کے پاسے نکل چلیے۔ اوہنے کیا، ساری دنیا حضور ﷺ دے جھنڈے تھلے اکٹھی پئی ہندی اے۔ تسلا اوہناں دا ساتھ دین دی بجائے مخالفت وچ زندگی گل دتی۔ ہن وی ویلا بے سدھے راہے ٹر پو۔

بڑے شرمندے ہوئے۔ حضور پاک ﷺ اوس ویلے ابواء شریف کوا اپڑے ہوئے سن۔ ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب حاضر ہوئے۔ طہیت وچ اے، حضور پاک ﷺ نے ایہناں نوں ویکھ کے منہ پر تالیا۔ صحابہ کرامؓ ایہناں ول بھجے، پر ایہناں حضور ﷺ تال اپنی رشتے داری، واسطہ دے کے جان بچائی۔

حضور پاک ﷺ دے ایس سفرو وچ اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہؓ آپ



دے تل سن۔ ابوسفیان بن حارث نوں بُھئی کہ اوہنل نوں سفارشی بنایا جائے۔  
اوہ ایہنل دی پھپھی دی دھی سن۔ مَنّت تِلا کر کے اوہنل نوں لیا۔

اُمّ المؤمنینؓ نے عرض کیتی، ابوسفیان نے پوری حیاتی تہانوں تکلیفیں  
ای پہنچائیاں نیں، فیروی تہاؤے بھرائیں۔ معاف کر دیوے۔ حضور پاک ﷺ  
نے ایٹا ای فرمایا کہ ایسے پچھلے وسمہ سالوں وچ میری توہین دا کوئی موقع ہتھوں  
جان دی دتا اے؟ اُمّ المؤمنینؓ چپ ہو گئیاں۔ حضور ﷺ نے ابوسفیان نوں  
معاف فرمادتا۔ ابوسفیانؓ مسلمان ہو گئے۔

مستدرک حاکم وچ اِنج روایت اے کہ ابوسفیان دے نال اوہنل دا  
پُتر وی سی۔ حضور پاک ﷺ راضی نہ ہوئے تے ابوسفیان نے سونہ پائی کہ جے  
حضور ﷺ نے مینوں حاضری دی اجازت نہ دتی تے میں پُتر نوں لے کے  
پاسے نکل جاواں گا تے حکما ترہایا اپنے آپ نوں مار لوں گا۔ جس ویلے حضور  
پاک ﷺ نوں ایہ گل پتا لگی، آپ ﷺ نے ابوسفیان بن حارثؓ نوں معاف فرما  
دتا۔

### لڑائی وچ دشمنان نوں پانی پیونا

اسلام تے کفر دا پہلا باقاعدہ یُدھ بدر دے مقام تے ہویا۔ حضور پاک  
ﷺ اپنے صحابہ کرامؓ نوں لے کے اوس کھوہ یا حوض دے کول پُراء کیتا ہویا سی  
جتھوں پانی لین دی سہولت سی۔ پانی دا ایہ انتظام مسلماناں نے اپنی ضرورتیں لئی  
کیتا سی۔ جنگ اِجے شروع نہیں سی ہوئی، تے کافر لشکر دے بہت سارے  
بندے پانی پین اتھے آ گئے۔

صحابہ کرامؓ نے اوہنل نوں منع کرنا چاہیا۔ کوئی وی ہندا، اوسنے دشمنان  
نوں پانی پین لین نہیں سی دیتا۔ جس پانی تے قبضہ مسلماناں دا سی، اوہنل ای  
اپنیاں ضرورتیں مطابق کھوہ یا حوض نوں سنواریا بنایا سی، اوہنل دا حق سی جے  
اپنے دشمنان نوں کسے طرح وی اوس پانی توں فائدہ نہ اٹھاؤن دیندے۔ پر سرکار  
ﷺ نے صحابہ کرامؓ نوں فرمایا: پانی پین توں کسے نوں نہ روکو۔ پین دیوے۔

سیرت ابن ہشام وچ اے کہ جنمناں کافراں نے اوس ویلے حوض  
توں پانی پیتا، اوہ سارے جنگ وچ مارے گئے۔ سوائے حکیم بن حزام دے  
جیہڑے اُمّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ دے محترئے سن۔ بعد وچ جد حکیم  
بن حزام مسلمان ہو گئے تے سونہ کھانی ہندی سانے، تے کندے سن۔ سونہ  
اوس سچے رب دی جنمے مینوں بدر دی لڑائی وچ مارے جان تو پچایا۔

### اخیر معافی

حضور پاک ﷺ دی پھپھی حضرت عاتکہ بنت عبدالمطلبؓ دا پُتر، تے اُمّ  
المؤمنین حضرت اُمّ سلمہؓ دا سکا بھرا عبداللہ بن ابوامیہؓ، ابو جہل دی طرح حضور  
پاک ﷺ دا بڑا دُڑا مخالف سی۔ جیہڑے بندے حضرت ابوطالبؓ دے ایمان دے  
مخالف نیں، اوہ کندے نیں، اوہنل نوں ایس سعادت توں محروم رکھن والا بھی  
عبداللہ بن ابوامیہؓ ای سی۔

ایہ حضور ﷺ دی نبوت دی دلیل دے طور تے معجزے منکدا رہیا۔  
کدی کندا سی، جے تیس سچے نبی او، تے زمین وچوں چو آکڈھ دیوے۔ کدی  
کنداسی، اسل تہانوں اوووں تیکر نبی نہیں مننا، جد تیکر تیس اپنے حکم نال



اک دم محل نہ تیار کر دیو۔ سیرت ابن ہشام وچ لکھیا اے، اک ولری کن لگا، میں تے رب دی سونہ، تہاڑے تے او دوں تیک ایمان نہیں لیاؤنا، جد تیک تیس میرے ویکھدیاں ویکھدیاں پوڑی لا کے اسمان تے نہ چڑھ جاؤ۔

فیر رب دی کرنی ایہ ہوئی کہ او دھروں سرکار ﷺ مکہ فتح کرن لئی تڑے، ایدھروں عبد اللہ ایمان لیاؤن دا ارادہ کر کے چلیا۔ راہ وچ شینہ العقاب دے مقام تے حضور ﷺ نے پڑا کیتا ہویا سی۔ اینوں پتا گیا کہ اُمّ المؤمنین حضرت سلمہؓ نال نیں۔ ایہ پہلوں بھین نوں ملیا۔ جو حرکت ایہ ویکھ سال کردا رہیا سی، اینوں یاد ای سن۔ فرد جرم لئی چوڑی سی۔ سرکار ﷺ دی خدمت وچ حاضر ہون دا ہٹھ نہیں ساؤ پیندا۔ پہلوں حضرت ام سلمہؓ نوں گھلیو نو۔

اُمّ المؤمنینؓ نے عرض گذاری۔ پر حضور پاک ﷺ نے من توں انکار فرمادتا۔ اُمّ المؤمنین نے عرض کیتی: اوہ دے کولوں جو جرم وی ہوئے نیں، اوہ نہ چھوٹے نیں، نہ تھوڑے۔ پر اوہ تہاڑی پچھی کا پتھری اے، تے بوہریوں رشتہ دار وی جے۔ معاف فرما دیو سو۔ حضور ﷺ نے فرمایا، چنیاں تکلیف مینوں غیراں پہنچائیاں نیں، اوہ اینیاں نہیں، چنیاں عبد اللہ نے پہنچائیاں ہن۔

حضرت ام سلمہؓ نے سوچیا، ہن نہیں، فیر کسے وی گل کراں گی۔ عبد اللہ نوں پتا گیا تے رون کر لان لگ پیا۔ کن لگا، جسے مرے تے معافی دا در بند ای ہو گیا اے، تے فیر میں جان تے کھید جاواں گا۔

حضور پاک ﷺ نوں معلوم ہویا، تے آپ دے لرم دا سمندر جوش وچ آگیا۔ آپ ﷺ نے عبد اللہ دی خطاواں معاف فرمادتیں۔ تے اوہ مسلمان ہو گئے۔ رضی اللہ عنہ۔

## کتاباں جنہاں توں استفادہ کیتا گیا

قرآن پاک۔ صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ سنن ابی داؤد۔ سنن ابن ماجہ۔ جامع ترمذی۔ سنن نسائی۔ مسند امام احمد بن حنبل۔ مسند امام مالک۔ مستدرک حاکم۔ بیہقی۔ مشکوٰۃ المصابیح۔ مغازی الرسول ﷺ (واقفی)۔ المحاضرات الکبریٰ (جلال الدین سیوطی)۔ جوامع السیرۃ (ابن حزم ظاہری)۔ المدائح النبویہ فی الادب العربی (ڈاکٹر زکی مبارک)۔ الغزوات الکبریٰ و معارک الفتح فی العراق والشام و مصر (عبد الکرم غزال)۔ رسول عربی ﷺ (عمر ابو النصر)۔ طبقات ابن سعد۔ کتاب المعارف (ابن قتیبہ)۔ انساب الاشراف (بلاذری)۔ سیرت ابن ہشام۔ جلد اول۔ سیرت ابن اسحاق (اردو ترجمہ مطبوعہ لاہور)۔ حیات محمد ﷺ (محمد حسین بیگل)۔ لباب النقول فی اسباب النزول (جلال الدین سیوطی)۔ روض الانف (امام سیبکی)۔ السیرۃ الحلیہ، جلد اول (علی بن برہان الدین حللی)۔ اُسد الغابہ فی معرفت الصحابہؓ (ابن کثیر)۔ الاصابہ فی تمییز الصحابہؓ (ابن حجر عسقلانی)۔ عربی میں نعتیہ کلام (ڈاکٹر عبد اللہ عباس ندوی)۔ مدارج النبوت (شیخ عبد الحق محدث دہلوی)۔ معارج النبوت فی مدارج الفتوت (ملا معین واعظ کاشفی)۔ المواہب اللدنیہ (قسطلانی)۔ سیر الصحابہؓ: مہاجرین (شاہ معین الدین)۔ المشاہد (رحمان علی)۔ الوفا باحوال المصطفیٰ ﷺ (عبد الرحمن ابن جوزی)۔ پیغمبر انسانیت ﷺ (جعفر شاہ پھلواری)۔ رحمت اللعالمین ﷺ (قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری)۔ اُسوۃ الرسول ﷺ (اولاد



حیدر فوق بلگرامی)۔ سیرۃ النبی ﷺ، جلد اول (شبلی نعمانی)۔ سیرۃ النبی ﷺ جلد سوم (سید سلیمان ندوی)۔ سیرۃ رسول عربی ﷺ (نور بخش توکلی) محمد رسول اللہ ﷺ (شیخ محمد رضا مصری) روضۃ الاحباب (جمال حسینی) الرحیق الختموم (صفی الرحمن مبارکپوری)۔ سیرۃ سید الشہداء حضرت حمزہ (ابن عبد الشکور)۔ غزوات النبی ﷺ (نور بخش توکلی)۔ فروغ ابدیت (جعفر سبحانی)۔ سیرۃ المصطفیٰ ﷺ جلد اول (ابراہیم سیالکوٹی)۔ اردو دائرۃ معارف اسلامیہ۔ انسان کامل (محمد بن علوی المالکی) حیات الصحابہ، جلد اول (محمد یوسف) حیات طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت (شہناز کوثر)۔ سیرۃ پاک (شہناز کوثر)۔ مختصر سیرۃ الرسول ﷺ (عبداللہ بن محمد بن عبد الوہاب)۔ اسلامی انسائیکلو پیڈیا (سید قاسم محمود)۔ تاریخ ابن خلدون، جلد اول۔ آسمان ہدایت کے ستر ستارے (طالب الهاشمی)۔ تذکار صحابیات (طالب الهاشمی)۔ محسن اعدا (ابوالقاسم رفیق دلاوری)۔ سیرۃ دحلانیہ (احمد بن زین دحلانی مکی)۔ رسول اکرم ﷺ اور یہود حجاز (برکت احمد)۔ غزوہ اُحد (محمد احمد باثمیل)۔ غلامان محمد ﷺ (محمد احمد پانی پتی)۔ خلاصۃ الوفا (سمودی) (اردو ترجمہ) مدینہ محبوب ﷺ (نوادرات) (محمد اسلم جیراجپوری) جرنیل صحابہ (نواز رومانی)۔ نقوش۔ رسول ﷺ نمبر۔ جلد ۱۱۔



ضمیمہ (ماہنامہ "نعت" لاہور)

## توپن رسالت اور ہٹ دھرمی! کیوں؟

ماہنامہ "القول السدید" لاہور (اپریل ۱۹۹۷ء) کا ادارہ

ہر تھوڑا سا علم رکھنے والا شخص اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ توپن رسالت کفر ہے اور اکثر اس کے مرتکبین کا خانہ خراب ہی ہوا ہے۔ مرزائیوں کو دیکھ لیں یا دیوبندیوں کے بیوں کے حال کا جائزہ لے لیں جو بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توپن کرنے کے بعد اپنے کلام میں تاویلوں کے چکر میں پڑا اس کم بخت کے ہاتھ سے ایمان تو پہلے ہی جا چکا تھا پھر وہ توبہ کی طرف بھی نہ آسکا اور لطف یہ کہ اپنی بات کو غلط سمجھنے کے باوجود انا کا مسئلہ بناتے ہوئے اس پر ڈٹ گیا۔ مگر افسوس کہ گزرے ہوئے ایسے واقعات کی روشنی میں عبرت حاصل کرنے کی بجائے انا تاویلوں کا سہارا لینے والے لوگ اب بھی کم نہیں ہیں اس بات کا اندازہ ہمیں اخذ زادہ سیف الرحمن اور اس کے خلفاء کی چلتر بازیوں اور ماہنامہ نعت لاہور کو پڑھ کر ہوا۔ اخذ زادہ صاحب کے بارے میں تو پھر کبھی عرض کریں گے البتہ ماہنامہ نعت لاہور کے مختلف شماروں کی روشنی میں اب کچھ گزارش احوال کرنا ہے۔ محترم قارئین جناب بشیر حسین ناظم صاحب نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے سلام پر تعظیم لکھی جو ۱۹۹۳ء میں مرکزی مجلس رضا والوں نے چھاپی اس تعظیم میں کچھ ناروا الفاظ چھپے جن پر پروفیسر منیر الحق کعبی صاحب نے گرفت کی۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اس غلطی پر تعظیم لکھنے والے صاحب اور تعظیم چھاپنے والے ادارے کے کرتا دھرتا حضرات معذرت کرتے اللہ و رسول جل و علی اور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معافی کے طلب گار ہوتے اور عوام الناس سے معذرت کرتے کہ ان (لکھنے چھاپنے والوں) کی وجہ سے سنی مسلمانوں کی دل شکنی ہوئی ہے مگر افسوس کہ یہ معاملہ بھی الجھاؤ کا شکار ہو گیا اور بات اتنی بڑھی کہ محترم ایڈیٹر ماہنامہ نعت لاہور کو مسلسل چھ ماہ سے اس بات کو موضوعِ بحث بنانا پڑ رہا ہے اور دوسرا فریق ہے کہ ٹس سے مس نہیں ہو رہا۔ چونکہ معاملہ رحمت ہر دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان کا ہے اس لئے ہمیں بھی اس بارے میں لکھنا پڑ رہا ہے۔ ہم کچھ



۲۰۔ خط UMS کے ذریعے بھجوا دیا گیا ہے۔ بھیجے والے کا نام اور پتہ ”عبدالاحد حقانی“ وزارت مذہبی امور، اسلام آباد“ تحریر ہے۔ استفسار پر عبدالاحد حقانی (اسٹنٹ ڈائریکٹر سیرت) نے فون پر بھی اور تحریری طور پر بھی اس خط سے بریت کا اظہار کیا ہے۔ حبیب الرحمن (ڈائریکٹر جنرل وزارت مذہبی امور) نے مجھے فون پر بتایا ہے کہ سیکرٹری وزارت مذہبی امور کے حکم پر اس معاملے کی انکوائری کی جا رہی ہے کہ حقانی اور وزارت کا نام کیوں اور کیسے استعمال ہوا۔

۳۰۔ اپنے ”بے دستخط“ خط میں ناظم نے میری بات کو ”ڈائریکٹ“ کہا ہے، مجھے ”جمل مرکب“ گردانا ہے، ”منیر الحق کعبی کو گالیاں دی ہیں“ اسے کافر تک کہا ہے۔  
۳۰۔ میں نے اس کا محولہ بالا خط ملتے ہی درج ذیل خط ناظم کو بھیجا (۳۰ ستمبر کو رجسٹرڈ پوسٹ سے)  
بشیر حسین ناظم!

تمہارے نام سے ایک خط مجھے عبدالاحد حقانی (وزارت مذہبی امور، اسلام آباد) نے بھجوا دیا ہے۔

خط کی زبان، جتنی گندی ہے، اس سے ممکن ہوتا ہے کہ یہ تمہی نے لکھا ہو گا۔ لیکن اس پر کسی کے دستخط نہیں ہیں۔ یہ بزدلی بھی تمہی سے متوقع ہے، مگر جب تک دستخط نہ ہوں، اس پر کیا بات کی جائے۔

کیا تم اعتراض کرتے ہو کہ یہ خط تم نے لکھا ہے؟

اس خط کا جواب آج (۱۹۔ اکتوبر ۱۹۹۶ء) تک نہیں آیا۔

۵۰۔ ناظم نے لکھا ہے کہ اس نے تو ”کائنات صفا“ لکھا تھا، ”یار مار اقبال احمد فاروقی“ نے اپنی کم فنی کی بنا پر یہ حرکت مذہبی کی، ساری کی ساری ذمہ داری اقبال احمد فاروقی کی ہے، اور یہ کہ مرکزی مجلس رضا کے ارباب بست و کشلو سے توبہ کیلئے کنا چاہئے۔  
اس سلسلے میں

۶۔ الف۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ بشیر حسین ناظم نے مجھے خط لکھنے میں جو حرکتیں کی ہیں، ان سے اس کا جھوٹا ہونا واضح ہوتا ہے۔

۷۔ ب۔ اس کی تفسیق ۱۹۹۳ء میں مرکزی مجلس رضا نے چھاپی۔ وہ مینے میں دو ایک مرتبہ لاہور آتا ہے اور اسے جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ گھنٹوں مکتبہ نبویہ میں اقبال احمد فاروقی کے پاس بیٹھتا ہے جو آج کل ”علماء“ مرکزی مجلس رضا ہے۔

۸۔ ج۔ منیر الحق کعبی کی کتاب جولائی ۱۹۹۵ء میں چھپی اور یہ بھی لاہور میں اقبال احمد فاروقی کے مکتبہ نبویہ سے فروخت ہوتی تھی۔

۹۔ ح۔ ۱۹۹۳ء سے لے کر آج تک ناظم نے کسی وضاحت کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ صرف منیر الحق کعبی کو گالیاں دیتا ہے۔

۱۰۔ خ۔ اگر اس سے محض جہالت کی وجہ سے حضور ﷺ کی توہین پر مبنی الفاظ سرزد ہو گئے ہوتے تو علم ہوتے ہی وہ نشان دہی کرنے والے کا شکریہ ادا کرتا اور خود توبہ کرتا۔

۱۱۔ د۔ اگر ناشر کی غلطی ہوتی تو فوراً اس کی اصلاح کروانا۔ تمام نسخوں پر شیکر لگواتا اور مرکزی مجلس رضا کے ماہانہ جریدے ”جہاں رضا“ میں اس غلطی پر ندامت کا اظہار کرتا۔

۱۲۔ ر۔ لیکن اس بد بخت نے ۱۹۹۳ء سے ستمبر ۱۹۹۶ء تک نہ صرف یہ کہ اس سلسلے میں کوئی اقدام نہیں کیا، بلکہ اقبال احمد فاروقی کے پاس مکتبہ نبویہ لاہور میں بیٹھ کر بھی اور دوسری جگہوں پر بھی منیر الحق کعبی کو گالیاں بکتا رہا۔

۱۳۔ ز۔ اپنے زیر نظر ”بے دستخط“ خط میں بھی اس نے مجھے اور کعبی کو برا بھلا کہا ہے بلکہ اس بد زبانی کا دائرہ امام یوسف بن اسماعیل نسہانی، شیخ اور امام علاء الدین ابی بکر العامری، شیخ تک وسیع کیا ہے۔

۱۴۔ ط۔ اقبال احمد فاروقی بھی توہین سرکار دو عالم ﷺ کی مسولیت سے بچ نہیں سکتا کیونکہ اس نے ناظم کے یہ الفاظ نہ صرف شائع کئے بلکہ منیر الحق کعبی کی کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے ”جہاں رضا“ میں لکھا۔ ”اب ہمارے اپنے ہی ایک دانشور جناب پروفیسر کعبی صاحب نے ان ”عندلیبان ریاض رضویت“ کو نشانہ تنقید بلکہ تنقیص بنا کر قابل ستائش آدم نہیں اٹھایا اور ہم ان کی اس علمی کاوش کی داد تحسین نہیں دے سکتے۔ (رجب المرجب

۱۴۲۶ھ رد ستمبر ۱۹۹۵ء ص ۳۴)

۱۵۔ ی۔ یعنی جس کتاب میں منیر الحق کعبی نے حضور ﷺ کی توہین کے الفاظ کی



نشانہی کی، اس پر ناظم انہیں گالیاں دیتا رہا اور اقبال احمد فاروقی نے اس اقدام کو ناپسند کیا اور اسے قابل ستائش نہیں گردانا۔

ان دونوں نے نہ توبہ کی ضرورت محسوس کی، نہ اس غلطی کو درست کروانے کی۔ گویا دیدہ دلیری سے اس توہین رسول ﷺ پر ڈٹے رہے۔ اب ماہنامہ "نعت" کی گرفت پر بشیر حسین ناظم نے نشانہی کرنے والوں کو برا بھلا کہنے کے ساتھ وضاحت کی ضرورت محسوس کی ہے (اگرچہ اب بھی خط پر دستخط نہیں کئے) دیکھیں اب اقبال احمد فاروقی کیا موقف اختیار کرتا ہے۔ لیکن توبہ کی توفیق ناظم کو نہیں ہوئی، فاروقی کو کیا ہوگی حالانکہ توہین رسول ﷺ کے اس اقدام کے ذمہ دار شاعر اور ناشر دونوں ہیں۔

مدیر "نعت" نے تو صرف حضور ﷺ کو "کائنات شقا" (نعوذ باللہ) کہنے پر اعتراض کیا تھا کہ حضور ﷺ کی توہین کے حوالے سے یہی بہت بڑی جسارت ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ بشیر حسین ناظم ایسا بد نصیب نعت خواں ہے جو ہمارے سرکار ﷺ کی لعنتیں پڑھ پڑھ کر اہل محبت سے سینکڑوں ہزاروں کی رقم بھی ہٹو رہا ہے اور حضور ﷺ کی توہین کے کسی ایک لفظ پر بس بھی نہیں کرتا۔ اس نے اپنے استاد حفیظ تائب کو اسی تقصیر میں، "خالی از معائب" لکھا ہے جو معصوم عن الخلق کا آزاد ترجمہ ہے اور معصوم عن الخلق نبی ہوتے ہیں، صحابہ کرام بھی نہیں ہوتے۔

بلکہ مجھے تو اب یہ بدگمانی بھی ہو رہی ہے کہ ناظم نے مشہور زمانہ نعتیہ مصرعے

خلقت مبرا من کل عیب

(آپ کو تمام معائب سے پاک پیدا کیا گیا ہے) کا اطلاق "خالی از معائب" لکھ کر حفیظ تائب پر کیا ہے کہ جس طرح آقا حضور ﷺ خالی از معائب تھے، اس طرح استاد ناظم بھی خالی از معائب ہے۔ کیا یہ توہین حبیب کبریا (علیہ التیہ والثناء) نہیں ہے؟ لیکن جس شاگرد کے اشعار میں حضور ﷺ کو "کائنات شقا" (العیاذ باللہ) کہا گیا ہو اور ظاہر ہے کہ یہ استاد کی نظر سے بھی گزرا ہوگا، اس میں اگر استاد کو نظیر رسول ﷺ قرار دیا جائے تو استاد کو کیا اعتراض ہوگا۔ لیکن کیا نامعقول شاگرد کے دیئے گئے اس "اعزاز" میں استاد کو بھی حضور ﷺ کی توہین کا کوئی پہلو دکھائی نہیں دیا؟ یا

ایں خانہ "ہمہ آفتاب" است (باقی باقی)

جناب بشیر حسین ناظم صاحب کے ساتھ جناب پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب نے بھی جب چاہے کام لیا تو پھر جناب ایڈیٹر ماہنامہ نعت میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

توہین رحمت ہر عالم ﷺ کے مرتکبین کی دیدہ دلیری

حضور اکرم ﷺ کی توہین کے مرتکب بشیر حسین ناظم کو جو خط مدیر "نعت" نے ۳۰ ستمبر ۱۹۹۶ء کو بھیجا تھا، اس کا جواب آج (۱۳- نومبر ۱۹۹۶ء) تک نہیں آیا۔

ماہنامہ "جہان رضا" لاہور پہلے ہر ماہ ماہنامہ "نعت" کے دفتر میں موصول ہوتا تھا، ستمبر اکتوبر ۱۹۹۶ء کا مشترکہ شمارہ نہیں آیا۔ محترم ہمایوں سعیدی نے مجھے یہ شمارہ دیا ہے۔ اس میں توہین محبوب کبریا ﷺ کے مرتکبین نے عجیب کارروائی کی ہے کہ "صحیح" کے عنوان سے لکھا ہے "سلام رضا کی تقصیریں" "خوان رحمت" مولفہ جناب بشیر حسین صاحب ناظم ایم اے کے بند نمبر ۱۸ پر، پروف ریڈنگ میں کوتاہی کی وجہ سے چند الفاظ غلط چھپ گئے ہیں۔ بعض ارباب علم و فضل اور خود مؤلف گرامی نے نشانہی کی ہے۔ جن حضرات کے پاس "خوان رحمت" موجود ہو تو درستی فرمائیں۔۔۔۔۔ کائنات صفو شفا پر درود (ص ۲)

ظالموں اخبار میں کسی کا نام غلط چھپ جائے، کوئی نام چھپنے سے رہ جائے، کسی اشتہار میں غلطی رہ جائے تو اخبار والے معذرت کرتے ہیں۔ تم نے ۱۹۹۳ء میں حضور اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے۔ انہیں "کائنات شقا" کہا (نعوذ باللہ) جولائی ۱۹۹۵ء میں منیر الحق کعبی نے اپنی کتاب میں نشانہی کی۔ بشیر حسین ناظم کعبی کو گالیاں دیتا رہا۔ کعبی کی یہ کتاب اقبال احمد فاروقی بیچتا رہا، لیکن اس پر "جہان رضا" میں تبصرہ کرتے ہوئے اس کی تنقید کے بارے میں لکھا کہ قاتل حمین نہیں ہے۔ (یعنی حضور ﷺ کی جو توہین کی گئی ہے، وہ درست ہے، اس پر تنقید کرنا غلط ہے) اب ماہنامہ "نعت" نے اس مسئلے کو چھیڑا ہے تو یوں اس کی صحیح چھاپ رہے ہو جیسے حضور اکرم ﷺ کی توہین کو کسی اشتہار میں ہونے والی غلطی سے بھی کم اہمیت دیتے ہو۔ نہ بشیر حسین ناظم نے توبہ کی ہے،



نہ اقبال احمد فاروقی نے۔

ظالمو! یاد رکھو! حضور اکرم ﷺ کی توہین پر تین سال اکڑے رہے ہو، تو اس معاشرے میں تو شاید تھیس کوئی نہ پوچھے۔ تمہاری دکانداریاں بھی شاید اسی طرح قائم رہیں۔ تم میں سے ایک مرکزی مجلس رضا پر قابض ہے، دو سرائعت خوانی کے ذریعے کارہا ہے۔ اگر اعلیٰ حضرت بریلوی کے ماننے والے اور حضور اکرم ﷺ سے محبت کے دعویدار تھیں نہیں پوچھیں گے تو جب قیامت کے دن تم توہین رسالت کے اس جرم پر ماخوذ ہو گے، تمہارے اس اقدام سے صرف نظر کرنے والے بھی نہیں بچیں گے۔ انشاء اللہ!

دسمبر ۱۹۹۶ء تک مسلسل چار ماہ یاد دہانی کے باوجود جب کچھ اثر نہیں ہوتا تو جنوری ۱۹۹۷ء کے شمارہ میں ایڈیٹر ماہنامہ نعت لکھتے ہیں کہ:

### توہین سرکارِ دو عالم ﷺ کے مرتکبین

۱۔ بشیر حسین ناظم نے اپنی تصنیف سلام مطبوعہ ۱۹۹۳ء میں حضور اکرم ﷺ کو "کائنات شقا" لکھا ہے۔ ۱۹۹۵ء میں پروفیسر منیر الحق کعبی نے نشاندہی کی۔ اس پر ناظم کعبی کو گالیاں دیتا رہا اور ناشر تصنیف اقبال احمد فاروقی نے کعبی کی کاوش کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھنے کا تحریری اعلان کیا۔

۲۔ مدیر نعت نے ماہنامہ "نعت" کی ستمبر ۱۹۹۶ء کی اشاعت خصوصی "اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا" (حصہ دوم) کے مقدمے میں ناظم کی خبری تو ناظم نے اپنے دستخطوں کے بغیر ایک خط لکھا جس میں مدیر نعت کو بھی برا بھلا کہا گیا اور کعبی کو تحریری گالیوں سے نوازا گیا، انہیں کافر تک کہا گیا۔ مدیر نعت نے ۳۰ ستمبر کو ایک رجسٹرڈ مکتوب کے ذریعے ناظم سے پوچھا کہ دستخطوں کے بغیر جو خط مجھے ملا ہے کیا وہ اسی نے لکھا ہے؟ لیکن اس نے آج (۷- دسمبر ۱۹۹۶ء) تک خط کا جواب نہیں دیا۔

۳۔ اقبال احمد فاروقی کی مقبوضہ "مرکزی مجلس رضا" کے ماہانہ ترجمان "جہان رضا" لاہور کے ستمبر اکتوبر ۹۶ء کے مشترکہ شمارے میں "تھج" کے عنوان سے لکھ دیا گیا کہ جن کے پاس یہ تصنیف ہو، وہ "کائنات شقا" کے بجائے "کائنات صفا" کر لیں۔

۴۔ نہ بشیر حسین ناظم نے توبہ کی ہے، نہ اقبال احمد فاروقی نے۔

۵۔ ماہنامہ "نعت" کے نومبر ۱۹۹۶ء کے شمارے میں یہ حقیقت بھی سامنے لائی گئی کہ بشیر حسین ناظم نے اسی تصنیف میں اپنے استاد حفیظ تائب کو "خلی از معائب" لکھ کر بھی حضور ﷺ کی توہین کا ارتکاب کیا ہے کیونکہ خلی از معائب حضور اکرم ﷺ کی ذات پاک ہے۔ صحابہ کرام کو بھی خلی از معائب نہیں کہا جاسکتا۔ اس پر بھی ناظم، استاد ناظم حفیظ تائب اور اقبال احمد فاروقی (ناشر) منقار زیر پر ہیں۔ ان میں سے کسی کو توبہ کی توفیق نہیں ہوئی۔

۶۔ قارئین کرام گواہ رہیں کہ ہم توہین رسول کریم ﷺ کے مرتکبین کو توبہ کی راہ دکھا رہے ہیں۔ اگر یہ توبہ نہیں کریں گے تو انشاء اللہ دنیا و آخرت میں ذلیل ہوں گے۔ ہم ان میں سے نہیں ہیں جنہیں حضور پر نور ﷺ کی عزت و حرمت سے زیادہ اپنے تعلقات عزیز ہوں، اس لئے ہم کسی تعلق کو خاطر میں لائے بغیر انشاء اللہ ایسوں کا تعاقب جاری رکھیں گے۔

جنوری ۱۹۹۷ء تک تعاقب کے باوجود جب کسی طرف سے کوئی غور و فکر نہ کیا گیا تو فروری ۱۹۹۷ء کے شمارہ میں ایڈیٹر ماہنامہ نعت تحریر فرماتے ہیں کہ:

حضور اکرم ﷺ کی توہین پر دیدہ دلیر لوگ

ابن تیمیہ نے الصارم المسلمول علی شاتم الرسول ﷺ میں اجماع تحریر کیا ہے کہ شاتم رسول ﷺ اور آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ اور شان اقدس میں تنقیص کرنے والا کافر ہے۔

مولانا حسین احمد مدنی لکھتے ہیں "جو الفاظ موہم تحقیر سرور کائنات علیہ السلام ہوں، اگرچہ کہنے والے نے نیت حقارت کی نہ کی ہو، مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔" (اشباب الثاقب)

ہمارے علمائے سنی ہیں کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے سامنے ایک شخص نے کدو کے بارے میں کہا کہ میں اسے پسند نہیں کرتا تو امام نے تلواریں کھینچ لی اور فرمایا۔ "تجدید ایمان



کرو، ورنہ میں تمہیں قتل کر دوں گا۔"

لیکن جو شخص حضور اکرم ﷺ کو "کائنات شقا" لکھے (اس کی یہ تحریر ۱۹۹۳ء میں مرکزی مجلس رضا لاہور شائع کرے) اور آج تک اس تحریر پر توبہ نہ کرے، اس کے حلق علماء تو شاید اس لئے نفوذی نہیں دے سکتے کہ وہ وزارت مذہبی امور میں رہا ہے، ممکن ہے کبھی کام آیا ہو، یا آئندہ آسکا ہو۔ نعت خوانی کے شوقین اس کی آواز پر مست ہیں، وہ اگر حضور اکرم ﷺ کی توہین کا مرتکب بھی ہو تو ان کے نزدیک شاید کوئی بات نہیں۔

۱۹۹۵ء میں پروفیسر منیر الحق کعبی کی کتاب میں اس جسارت پر گرفت کی گئی تو حضور ﷺ کی توہین کا ارتکاب کرنے والا بشیر حسین ناظم اور اسے چھاپنے والا اقبال احمد فاروقی کعبی کو برا بھلا کہتے رہے، ناظم تو اپنی اوقات کے مطابق انہیں گالیاں تک بکتا رہا۔ ماہنامہ "نعت" لاہور کی ستمبر ۱۹۹۶ء کی اشاعت میں ناظم کی خبری گئی تو اس نے دستخطوں کے بغیر مدیر نعت کو ایک خط لکھا۔ مدیر نعت نے ۳۰ ستمبر ۱۹۹۶ء کو اس سے پوچھا کہ کیا خط اسی نے بھیجا ہے، لیکن اس نے آج (۲۰ جنوری ۱۹۹۷ء تک) کوئی جواب نہیں دیا۔

اقبال احمد فاروقی نے ماہنامہ "جہان رضا" کے ستمبر اکتوبر ۱۹۹۶ء کے شمارے میں لکھ دیا کہ قارئین "کائنات شقا" کو "کائنات صفا" پڑھیں، یہ کتبت کی غلطی ہے۔

مولانا احمد رضا خاں بریلوی تو حضور اکرم ﷺ کی ذرا سی توہین برداشت نہیں کرتے تھے لیکن تعجب ہے کہ ان کے نام پر بنی ہوئی "مرکزی مجلس رضا" پر آج کل اقبال احمد فاروقی قابض ہے جو حضور ﷺ کی توہین چھاپتا ہے اور نشاندہی کو "لائق تحسین" نہیں سمجھتا اور توبہ کے بجائے صہج کرنے کی ہدایت فرماتا ہے۔

آج تک نہ بشیر حسین ناظم نے توبہ کی ہے، نہ فاروقی نے، اور رضویوں کو سانپ سوگھ گیا ہے۔

ماہنامہ "نعت" کے نومبر ۱۹۹۶ء کے شمارے میں یہ حقیقت بھی سامنے لائی گئی کہ ناظم نے اپنے استاذ حفیظ تائب کو "خلی از معائب" لکھا ہے حالانکہ خلی از معائب صرف ہمارے آقا و مولا ﷺ کی ذات پاک ہے، صحابہ کو بھی خلی از معائب نہیں کہا جاسکتا۔ اس پر بھی ناظم کو اور استاذ ناظم کو توبہ کی توفیق نہیں ہوئی ہے اور یہ سارے اس مذہبی گروہ سے تعلق

رکتے ہیں جس کا نعویٰ "عشق مصطفیٰ ﷺ ہے۔"

برعکس نمنند نام رنگی کلنور

یہاں تو لوگوں کو شاید تعلقات نبھانے کی فکر ہو، لیکن اس کھلی کھلی سکین رسول کریم ﷺ اور اس پر دیدہ ویرانی کی ان صورتوں پر کیا قیامت کے دن بھی مر سکین سے پرسش نہیں ہو گی؟ اور کیا اس جرات کو جانتے بوجھتے ہوئے خاموش رہنے والوں کو جواب دہی میں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔؟؟

فردری ۱۹۹۷ء تک مسلسل چھ ماہ یاد دہانی اور تعاقب کے بلوجود کوئی اثر قبول نہیں کیا گیا بلکہ اب اس دلدل میں حفیظ تائب صاحب بھی پھنس گئے اور مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی کے مصداق حالات و واقعات نیا رخ دھارتے جا رہے ہیں اور نہ جانے اس چکر میں ابھی کس کس نے پھنسا ہے۔ بہر حال ماہنامہ نعت شمارہ مارچ ۱۹۹۷ء میں لکھا گیا کہ:

### حفیظ تائب کی توبہ اور تلویل

جناب حفیظ تائب نے مدیر نعت کے نام اپنے ایک مکتوب میں لکھا ہے:

"بشیر حسین ناظم نے مجھے جو "خلی از معائب" لکھا تو اس سے مراد "خلی از معائب خن" تھا اور خن کا لفظ کپڑے میں رہ گیا تھا اگرچہ میں تو "خلی از معائب خن" ہونے کا اہل یا دعویدار بھی نہیں ہوں، کجا "خلی از معائب" ہونا، جو کسی عام انسان کیلئے سوچا تک نہیں جاسکتا۔ بہر حال غلطی کسی کی بھی ہو، میں ہزار استغفار کرتا ہوں۔"

تائب صاحب نے اپنے مکتوب میں یہ بھی لکھا کہ "بشیر حسین ناظم کی تضمین کی اشاعت میں جو فاش غلطی سرزد ہوئی، جسے جناب کعبی اور بعد میں آپ نے "توہین" — "گردانا" اس کا بار بار ذکر کچھ اچھا نہیں لگ رہا۔

حضرت! غلطی کتبت کی بھی ہو سکتی ہے، جہالت کی وجہ سے بھی، لیکن غلطی سے آگاہ ہو جانے کے بعد نشان دہی کرنے والے کو گالیاں دینا کیا اس حقیقت پر وال نہیں کہ یہ غلطی نہیں تھی، دانستہ جرم تھا۔

اگر کسی میں ایمان کی رمت بھی موجود ہو تو اس غلطی پر جس سے حضور رحمت ہر عالم



ﷺ کی توہین ہوتی ہو نہ صرف شرمندہ ہوگا بلکہ نشان دہی کرنے والے کا شکر گزار بھی۔ جب وہ بد بخت نشان دہی کرنے والے کو دشنام طرازی کا ہدف بناتا ہے اور غلطی کی اصلاح نہیں کرتا تو پھر بھی وہ چونکہ آپ کا شاگرد ہے اور آپ کی تعریف میں زمین آسمان میں قلابے ملاتا ہے، کیا اس لئے کسی کو اس کے خلاف بات نہیں کرنا چاہئے۔

”خلی از معائب“ کے سلسلے میں جو تویل آپ نے کی ہے، کیا اس سے آپ کا ضمیر مطمئن ہے؟ کیا واقعی ناظم نے ”خلی از معائب سخن“ لکھا تھا؟ کیا آپ کے اس شاگرد کا تعمس محض قافیہ بندی ہی نہیں جس کا مظاہرہ اس نے آپ کی تعریف میں خاتمہ فرمائی کرتے ہوئے بھی کیا۔

اس نے آپ کو یوں ”خلی از معائب“ قرار دیا ہے:

”عند لب چنستان رسالت طوطی بلغ نبوت

قائد نعت نگاراں امیر کشور درد شعاراں

استلوقت خوش رخت و خوش بخت

مقبول و منظور بارگاہ مصطفیٰ ﷺ

کشتہ تیغ مودت آل سید الوری ﷺ

قیل دشمنہ محبت اولیا

خلی از معائب جناب پروفیسر حفظ تائب

(خوان رحمت۔ ص ۷)

اس کے ساتھ آپ کی یہ تویل کہ ”سخن“ کا لفظ کمپوزنگ میں رہ گیا تھا شاید آپ کو تو مطمئن کر دے، اللہ اور اس کے رسول معظم ﷺ تو جانتے ہیں کہ یہ تویل غلط ہے۔

بہر حال، اگر آپ نے دل سے اپنے خالق و مالک جل و علا کی بارگاہ میں توبہ کی ہے تو اللہ کریم ضرور اسے قبول فرمائے گا اور اگر ایسا نہیں ہے تو اللہ ہی جانتا ہے کہ قیامت کے دن آپ کا حشر کیا ہوگا۔

اپریل ۱۹۹۷ء تک تو اتار سے آٹھ ماہ محاسبہ کرنے کے باوجود بھی جب کسی کو کوئی خیال نہ آیا اور گستاخی جیسے جرم کو معمولی جرم خیال کرنے والے حضرات بھی میدان میں آ گئے تو

محترم راجہ صاحب کو خون کے آنسو روتے قلم سے لکھنا پڑا کہ:

حضور اکرم ﷺ کی توہین

خاموش تماشائیوں میں سے ایک بولا

ہماری قومی بد قسمتی ہے کہ ہم غیرت ایمانی کے مظاہرے کرتے وقت بھی اپنی مصلحتوں کو پیش نظر رکھتے ہیں اور ان مظاہروں کا اہتمام کرانے والے کسی خاص سبب سے ایسا کرتے ہیں۔ حکومت کے خلاف مظاہرہ کرنا مطلوب ہوا تو مسلمان رشدی کے خلاف اسلام آباد میں جلوس نکلا کے کچھ نوجوانوں کو شہید کروا دیا۔ پھر اس کے بعد مفادات نے اجازت نہ دی یا سیاست نے ضرورت محسوس نہ کی تو منقار زیر پر ہو گئے۔

کسی نے چاہا کہ پاکستان کے عیسائیوں کے خلاف ہنگامہ کروایا جائے تو قرآن کو بنیاد بنا کر مقصد حل کروا لیا گیا۔

انہی دنوں چھانگا مانگا میں کسی نے یہی حرکت کی تو اس پر کسی کی غیرت جوش میں نہ آئی۔ شارع قائد اعظم ریٹیر لاہور پر واقع خانہ فرہنگ ایران کے دفتر میں موجود قرآن پاک جلادینے گئے تو بھی کچھ نہ ہوا۔

نصف صدی سے زیادہ عرصے تک خواجہ حسن نظامی کا مضمون ”مسکد ایک دھوبی“ نصابی کتابوں میں بھی، مذہبی رسالوں میں بھی اور عام کتب و جرائد میں بھی شائع ہوتا رہا، لیکن جب کسی نے ضرورت محسوس کی تو خواجہ حسن نظامی پر توہین رسول ﷺ کا الزام لگا کر اس

مضمون کو میسرک کی نصابی کتاب سے نکلا دیا گیا۔

کیا حضور اکرم ﷺ کی عزت و حرمت کی حفاظت اور ناموس سرکار ﷺ کا احساس ایمان کی ہمہ وقتی ضرورت نہیں؟ کیا توہین رسول ﷺ کی کسی گستاخانہ کوشش پر خاموشی ایمان کی سلامتی کی ضمانت دیتی ہے؟

سچی بات یہ ہے کہ ہم عیسائی شعراء، دنیا دار لوگ ایمان کی کمزوری کا شکار ہیں لیکن کیا ہماری مصلحتیں ہمیں زبان سے بھی توہین حبیب کبریا ﷺ کے مرتکب لوگوں کے خلاف



کوئی بات کرنے کی اجازت نہیں دیتیں۔

یا کوئی شخص سامنے آئے اور ہماری رہنمائی کرے کہ کس طرح حضور ﷺ کو بشیر حسین ناظم کا "کائنات شقا" لکھا درست ہے، اور حقیقتاً تب کو "خلی از معائب" قرار دینا توہین رسالت نہیں ہے؟

یہ بات پہلے بھی لکھی جا چکی ہے کہ بشیر حسین ناظم کے نام سے جو بے دستخط خط مدیرِ نعت کو ستمبر ۱۹۹۶ء کے اواخر میں ملا تھا، اس میں تحریر تھا کہ اصل مسودے میں "کائنات شقا" تھا۔ یار مار اقبال احمد فاروقی نے اپنی کم قسمی کی بنا پر یہ حرکت مذہبی کی ساری کی ساری ذمہ داری اقبال احمد فاروقی کی ہے۔ مدیرِ نعت نے ۳۰ ستمبر کو رجسٹرڈ پوسٹ سے ایک خط بنام بشیر حسین ناظم بھیجا اور اس سے پوچھا کہ کیا یہ خط اسی نے لکھا ہے۔ لیکن اس نے آج (۱۹- مارچ ۱۹۹۷ء) تک اس کی وضاحت نہیں کی۔

چنانچہ صورت حال یہ بنی کہ

○ (الف) بشیر حسین ناظم کی جو تفصیل مرکزی مجلس رضا لاہور نے ۱۹۹۳ء میں شائع کی، اس میں حضور ﷺ کو (نمود پائند) "کائنات شقا" لکھا گیا۔

○ (ب) آج کل مرکزی مجلس رضا پر اقبال احمد فاروقی قابض ہے۔

○ (ج) پروفیسر منیر الحق کعبی بل پوری نے اپنی کتاب "سلام رضا" تفصیل، تفہیم اور تجزیہ "مطبوعہ جولائی ۱۹۹۵ء میں اس جسارت کی نشان دہی کی۔

○ (د) اسی کتاب میں اس حرکت کی نشاندہی بھی کی گئی کہ بشیر حسین ناظم نے اپنے استاد حقیقتاً تب کو "خلی از معائب" لکھا ہے۔

○ (ه) "خلی از معائب" صرف حضور اکرم ﷺ کی ذات گرامی ہو سکتی ہے۔ صحابہ کرام بھی معصوم عن الخافض ہیں۔

○ (و) منیر الحق کعبی کی یہ کتاب بھی اقبال احمد فاروقی کے مکتبہ نبویہ لاہور ہی سے فروخت ہوئی۔

○ (ز) اقبال احمد فاروقی نے ماہنامہ "جہان رضا" (مرکزی مجلس رضا کے

آرگن) کی دسمبر ۱۹۹۵ء کی اشاعت میں لکھا کہ وہ کعبی کی تنقید "بلکہ تنقیص" کو داو تحسین نہیں دے سکتا۔

○ (ح) بشیر حسین ناظم کعبی کی کتاب کی اشاعت کے بعد سے ستمبر ۱۹۹۶ء تک مکتبہ نبویہ پر بیٹھ کر اقبال احمد فاروقی کی موجودگی میں کعبی کو گالیاں دیتا رہا۔

○ (ط) ماہنامہ "نعت" کی اشاعت خصوصی "اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا" حصہ دوم (ستمبر ۱۹۹۶ء) کے مقدمے میں، اور پھر ماہنامہ نعت کی ہر اشاعت میں بشیر حسین ناظم کی اس حرکت کے خلاف لکھا گیا۔

○ (ی) اس پر ماہنامہ "جہان رضا" لاہور کی ستمبر اکتوبر ۱۹۹۶ء کی اشاعت میں "صحیح" کے عنوان سے لکھ دیا گیا کہ قارئین "کائنات شقا" کو "کائنات شقا" پڑھیں۔

○ (ک) اس طرح توہین رسول کریم ﷺ کی اس جسارت کی نشاندہی کرنے والے پروفیسر منیر الحق کعبی کو دشنام طرازی کا ہدف بنانے اور کعبی کی اس تنقید کو ناقابل تحسین قرار دینے والوں نے توبہ تو کہا، ندامت کی بھی ضرورت محسوس نہ کی۔

○ (ل) بشیر حسین ناظم کی آج تک اس سلسلے میں کوئی تحریر سامنے نہیں آئی۔ اقبال احمد فاروقی نے کعبی کی اس جسارت کو پچھندیدہ قرار دیا۔ جب ماہنامہ "نعت" نے تعاقب کیا تو "صحیح" چھاپنے کو کافی سمجھا۔

○ (م) حقیقتاً تب کو "خلی از معائب" قرار دینے پر تو کسی صحیح کی بھی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ حالانکہ حقیقتاً تب نے مدیرِ نعت کے نام اپنے مکتوب (مشمولہ ماہنامہ نعت بابت مارچ ۱۹۹۷ء) میں لکھا ہے کہ "خلی از معائب ہوتا کسی عام انسان کیلئے سوچا تک نہیں جاسکتا۔"

"نعت" کے دفتر میں کئی حضرات نے خطوط کے ذریعے اور کئی قارئین نے ہاشمہ ملاقات پر ماہنامہ "نعت" کی اس جرات کی داو دی ہے، لیکن ہمارا گزشتہ سوانو سل کامیابی



گواہ ہے کہ ہم باہتمام "نعت" کی تعریف میں آنے والے خطوط کو رسالے میں جگہ نہیں دیتے۔ اگر ہم درست سمت کے راہی ہیں تو اللہ کریم جل شانہ العظیم اور اس کے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار میں اپنی تحریروں کی پذیرائی کے تمنائی ہیں۔ اگر خدا ناکرہ ہماری کوئی تحریر منافقت پر مبنی ہوئی تو ہمیں بارگاہ خدا اور رسول خدا (جل شانہ) و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مار پڑ سکتی ہے۔ لیکن ہمیں حضور ﷺ سے محبت کے دعویداروں، اسلام کے ٹھیکیداروں، اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کے علمبرداروں کے اس رویے پر تعجب ضرور کرنے دیجئے کہ ان کی مصلحتیں حضور اکرم ﷺ کی عزت و ناموس کی حرمت و تقدیس کے احساس پر غالب ہیں۔

ایک صاحب نے ہمیں اپنے خط میں لکھا ہے کہ اس سلسلے کو ختم کر دیجئے، اب تو قارئین بھی اکتانے لگے ہیں۔ اگر یہ بات کسی ایک قاری نعت کے بارے میں بھی درست ہے تو معنی یہ ہوا کہ اب لوگ نہ صرف یہ کہ توہین رسول اکرم ﷺ کو برداشت کرتے ہیں بلکہ نشانہ ہی کی جرات کرنے والوں پر ناراض ہوتے ہیں۔ کیوں؟ صرف اس لئے کہ حضور اکرم ﷺ کی توہین ہی ہوئی ہے نہ۔ یہ اتنی بڑی بات کہل سے ہو گئی کہ اس پر "نعت" کے صفحات اور لوگوں کا وقت ضائع کیا جائے۔ یہ بھی تو دیکھو کہ تم بشیر حسین ناظم وغیرہ کی توہین کی مرکب ہو رہے ہو اور یہ جرم ناقابلِ معافی ہے۔

شاید ایسے اکتانے والوں کے نزدیک حضور ﷺ کی توہین کرنے والے قیامت کے دن لواء الحمد کے سائے میں ہوں گے اور بشیر حسین ناظم وغیرہ کی شان میں گستاخی کرنے والے دوزخی ٹھہریں گے۔ یا للعجب!

ضروری گزارش : ہم بودیانہ گزارش کرتے ہیں جناب فاروقی صاحب اور جناب ناظم صاحب کی خدمت میں کہ وہ اس معاملے کو الجھانے کی بجائے سلجھانے کی کوشش کریں اور توبہ نامہ شائع فرمادیں اگر یہ حضرات اس طرف نہیں آتے تو راجہ صاحب کی خدمت میں گزارش ہے کہ آپ نے تعاقب کا حق ادا کر دیا ہے اگر اب بھی کوئی بے راہ روی کو اپنائے رکھنے پر مصر ہے تو اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیں۔ کیونکہ اگر کوئی گستاخی پر بضد ہے تو وہ خود ہی اپنے انجام کو انشا اللہ تعالیٰ ضرور پہنچ جائے گا۔





بقعہ خضر اور منار نور کے سائے میں شہر محبت و عطا

"NAAT"  
CPL 106

